

الانوار المحمدية

في

السيرة المصطفوية

قادرى كُتُوب خانة تحصيل نازر سياتكم



انوار المحرم

السيرة المصطفوية

مُصَنَّف

مقبول عرب وعجم، مناظر اسلام

مولانا ابوالخايد محمد ضياء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

ایڈیٹر، مساهنامہ مسرہ طیبہ - سیالکوٹ

خطیب اعظم جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

نام کتاب ————— الانوار المحمدیہ فی السیرت المصطفویہ
 تالیف ————— مناظر اسلام علامہ ابو الحامد
محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

طابع ————— صاحبزادہ محمد حامد ضیاء قادری رضوی

کتابت ————— جمیل مرزا بی بی رنگ پورہ سیالکوٹ

ٹائپل ————— محمد ارشد سلیم قادری چٹوڑم سیالکوٹ

طباعت ————— ششم بار

تاریخ ایستادگی ————— جولائی ۲۰۰۴ء / جمادی الاول ۱۴۲۵ھ

صفحات ————— ۳۲۲

قیمت ————— ۲۵۰ روپے

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نُورٍ كَرُوسٍ نُورٍ بِإِذَا
 زَيْلٍ دُرُجَتٍ أَوْ سَاكِنٍ فَلَكَ دُرُجَتٌ أَوْ شَيْدَا
 دُوحَتِيمٍ زَكِينَتِش رَاكِهِ مَزَاغِ الْبَصْرِ خَوَانِد
 دُوزَلَفِ عَنَبَرِ بِنَش رَاكِهِ وَاللَّيْلِ إِذَا لَيْشَ
 أَكْرَامِ مُحَمَّدٍ رَانِيَا وَرَدِ شَفِيعِ آدَمِ
 نَهْ آدَمِ يَانَتِ تَوْبَهُ نَهْ نُوْحِ أَذْغَرِ قِ نَجِينَا
 زَمْرَسِينِ أَشْ جَا مَحِي اَنْ شَرْحِ لَكَ بِرِخْوَالِ
 زَمْعَرَجَشِ چِرْمِ پُرسِ كِه سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى

علامہ جامی علیہ الرحمۃ

نگین ختم رسالت محمد عربی
 شفیع روز قیامت محمد مختار
 اگر نہ واسطہ روئے و موسے اوبوسے
 خدائے خلق نہ گفتے قسم بہ لیل و نہار

اشیخ سعدی علیہ الرحمۃ

انتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پر نور، نور علی نور، شافع یوم النشور، رسول مکرّم، شفیع معظم،
 نور مجتہم، سید مرسلاں، شفیع عاصیاں، نبی غیب داں، وسیلہ بکیاں، سیاح لامکاں،
 مالک کون و مکاں، محبوب رب دو جہاں، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین،
 رحمۃ للعالمین، مدنی تاجدار، مطلوب کردگار، سرور کائنات، مغیر موجودات، باعث تخلیق کائنات،
 منبع کمالات، مختار کائنات، خلاصہ موجودات، حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا، شافع روز جزا،
 رازدار رب العلاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیما
 کی بارگاہ بکس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔
 ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
 مجھ سے سولاکھ کو کافی ہے اشارتیرا

۱۸ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

بروز جمعرات

فقیر الہامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ
 سیالکوٹ

فہرست

- ۱۔ ماخذ کتاب ۹
- ۲۔ دعوتِ غور و فکر ۱۷
- ۳۔ معقود تالیف ۱۹
- ۴۔ حرفِ آغاز ۲۴
- ۵۔ مئی تاجدار ۳۱
- ۶۔ خطبہ ۳۶
- ۷۔ قد جبار کم من اللہ نور کی آیت کی ۱۶ مستند مغتربین کے تفسیر ۳۷
- ۸۔ قد جبار کم من اللہ نور کی دہائیوں دیوبندیوں کے ۱۷ مغتربین کے تفسیر ۴۴
- ۹۔ مثل نورہ مشکوٰۃ آیت کی ۱۲ مغتربین سے تفسیر ۵۱
- ۱۰۔ سراجا منیرا کی اکابرین سے تشریح ۵۵
- ۱۱۔ سراجا منیرا کی دیوبندیوں اور دہائیوں سے تشریح ۵۶
- ۱۲۔ نورِ مصطفوی کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۶۴
- کا عقیدہ
- ۱۳۔ سرکارِ ستیہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۶۶
- ۱۴۔ ستیہ نا آدم علیہ السلام کا عقیدہ ۶۹
- ۱۵۔ ستیہ ناجبہ علیہ السلام کا عقیدہ ۷۱
- ۱۶۔ ستیہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۷۲
- ۱۷۔ ام المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۷۴
- ۱۸۔ ستیہ ناعلی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۷۵
- ۱۹۔ ستیہ نا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۷۶
- ۲۰۔ ستیہ ناعباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۷۷
- ۲۱۔ ستیہ ناعبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ۷۸
- ۲۲۔ ستیہ نا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۷۹
- ۲۳۔ ستیہ نا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۰
- ۲۴۔ ستیہ نا عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۲
- ۲۵۔ ستیہ ناکعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۳
- ۲۶۔ ستیہ نا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۴
- ۲۷۔ ستیہ نا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۴
- ۲۸۔ ستیہ ناعمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۵
- ۲۹۔ ستیہ ناجابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۵
- ۳۰۔ ستیہ نا برار بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۷
- ۳۱۔ ستیہ ناجابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۸
- ۳۲۔ ستیہ ناعبداللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۸
- ۳۳۔ ستیہ ناعبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۹
- ۳۴۔ ستیہ ناکعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۹
- ۳۵۔ ستیہ ناعبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ۹۰
- ۳۶۔ مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ ۹۱
- ۳۷۔ ستیہ ناعوف بن ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۹۱
- ۳۸۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ ۹۲
- ۳۹۔ ستیہ علیہ سعید رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ۹۴
- ۴۰۔ ستیہ اُثم عثمان ثقیف رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ۹۵
- ۴۱۔ حضرت ریح بنت سعید رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ۹۶
- ۴۲۔ سہالی صحابیہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ۹۷
- ۴۳۔ ستیہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۹۸
- ۴۴۔ ستیہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۹۹
- ۴۵۔ ستیہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۱۰۰

۴۶. حضرت ہند بنت اٹاشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۱۰۱
 ۴۷. مفسرین محدثین اور سلف صالحین کا عقیدہ۔ ۱۰۴
 ۴۸. سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۱۰۴
 ۴۹. سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۱۰۷
 ۵۰. حضرت عبداللہ بن مبارک اور ابن جوزی کا عقیدہ۔ ۱۰۸
 ۵۱. محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۱۰
 ۵۲. امام ابوالحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۱۱
 ۵۳. علامہ نیشاپوری اور قسطلانی کا عقیدہ۔ ۱۱۲
 ۵۴. امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۱۳
 ۵۵. علامہ عبدالغنی نابلسی اور مجد الف ثانی کا عقیدہ۔ ۱۱۴
 ۵۶. علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۱۵
 ۵۷. امام غزالی اور اسماعیل حقی کا عقیدہ۔ ۱۱۶
 ۵۸. علامہ جلال الدین سیوطی اور زرقانی کا عقیدہ۔ ۱۱۶
 ۵۹. شیخ ابوالواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۱۸
 ۶۰. شیخ احمد بدوی احمد بغدادی اور طاعلی قاری کا عقیدہ۔ ۱۱۸
 ۶۱. علامہ سبیل قاضی عیاض اور علامہ حلبی کا عقیدہ۔ ۱۲۰
 ۶۲. سید عبدالرحمن العیدوس اور سلیمان جزولی کا عقیدہ۔ ۱۲۱
 ۶۳. علامہ شہاب الدین خفاجی اور عبدالحق محدث کا عقیدہ۔ ۱۲۲
 ۶۴. علامہ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۳
 ۶۵. علامہ فریوقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۴
 ۶۶. شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۴
 ۶۷. مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۵
 ۶۸. علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۶
 ۶۹. علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۸
 ۷۰. علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۸
 ۷۱. شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۸
 ۷۲. علامہ عبدالرحمن جامی فرید الدین عطار اور محمد عبید اللہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۸
 ۷۳. شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۲۹
 ۷۴. شاہ ولی اللہ کا عقیدہ۔ ۱۳۱
 ۷۵. شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۳۳
 ۷۶. علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۳۷
 ۷۷. اکابرین و بابیہ اور دیانہ کا عقیدہ۔ ۱۳۹
 ۷۸. ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات۔ ۱۴۳
 ۷۹. تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول۔ ۱۷۰
 ۸۰. محمد نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ ۱۷۲
 ۸۱. حضرت آدم علیہ السلام کی کیفیت۔ ۱۷۳
 ۸۲. اول ماخلق اللہ نوری۔ ۱۷۴
 ۸۳. اصل کائنات حضور ہیں۔ ۱۷۵
 ۸۴. من نور کا مطلب۔ ۱۸۱
 ۸۵. جب سبیل امین کی عمر۔ ۱۸۲
 ۸۶. حضور علیہ السلام کی حقیقت بشر نہیں۔ ۱۸۳
 ۸۷. لولاک لما خلقت الافلاک۔ ۱۸۵
 ۸۸. پیشانی آدم میں نور محمدی۔ ۱۸۷
 ۸۹. نور محمدی کی تسبیح کی آواز۔ ۱۸۸
 ۹۰. حضرت خواکِ پیدائش اور مہر۔ ۱۸۹
 ۹۱. حضرت خواکِ ملائکہ کی مبارک۔ ۱۹۰
 ۹۲. پیشانی شیت میں نور محمدی اور عہدہ کا تذکرہ۔ ۱۹۱
 ۹۳. زوجہ شیت کو مبارک اور انوش سے عہدہ۔ ۱۹۲
 ۹۴. انبیاء کا نور محمدی سے مستفیض ہونا۔ ۱۹۲
 ۹۵. مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ۔ ۱۹۵
 ۹۶. امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ ۱۹۷
 ۹۷. نور محمدی کی بتری اور عظمت۔ ۱۹۹
 ۹۸. بے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی۔ ۲۰۰
 ۹۹. دعائے خلیل اور نوید مسیحا۔ ۲۰۱

- ۱۰۰۔ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں کی شان ۲۰۳
- ۱۰۱۔ یہود کا حضور کی آمد سے پہلے لڑکے و سید سے فتوحات اور نفع حاصل کرنا۔ ۲۰۸
- ۱۰۲۔ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا کی مستند مفسرین اور دیوبندی اور دہلوی مولویوں کی کتب سے تفسیر ۲۰۹
- ۱۰۳۔ موجودہ تورات میں نبی آخر الزماں کی نشانی ۲۱۵
- ۱۰۴۔ ہجرت مصطفیٰ کا تذکرہ۔ ۲۱۸
- ۱۰۵۔ بنی تبار کی لڑکیوں کے گیت کا تذکرہ۔ ۲۱۹
- ۱۰۶۔ حضور پر نور کی تشریف آوری کا انتظار ۲۲۱
- ۱۰۷۔ شان مصطفوی کے متعلق علماء یہود کا اقرار ۲۲۱
- ۱۰۸۔ ۴۲۰ یہودیوں کا مسلمان ہونا۔ ۲۲۴
- ۱۰۹۔ مارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں قیام کرنا ۲۲۵
- ۱۱۰۔ تورات میں سیرت مصطفیٰ ۲۲۶
- ۱۱۱۔ یہود کا اپنے بچوں کو شان محمدی بتانا اور ذکر رسول کرنا ۲۲۷
- ۱۱۲۔ حضرت عبداللہ بن سلام کا مسلمان ہونا۔ ۲۳۱
- ۱۱۳۔ حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب ۲۳۲
- ۱۱۴۔ وَ اِنَّهُ اَنَا ذَا الْيَكِّ النُّور ۲۳۳
- ۱۱۵۔ تورات اور انجیل میں نسبت مصطفیٰ ۲۳۵
- ۱۱۶۔ انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات ۲۳۶
- ۱۱۷۔ اسم محمد کو چومنے کی برکت۔ ۲۳۸
- ۱۱۸۔ اسم محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام ۲۳۹
- ۱۱۹۔ یہودی مولوی کا اقرار: نور محمدی کو کوئی سمجھا نہیں سکتا۔ ۲۴۰
- ۱۲۰۔ سیدنا عبداللہ کو قتل کرنے کا ارادہ ۲۴۱
- ۱۲۱۔ حضرت عبداللہ بن سلام کی پھوپھی کا بیان ۲۴۲
- ۱۲۲۔ بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔ ۲۴۳
- ۱۲۳۔ حضرت حسان بن ثابت کا بیان ۲۴۴
- ۱۲۴۔ حضرت عبدالطلب کا خواب ۲۴۵
- ۱۲۵۔ اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی ۲۴۶
- ۱۲۶۔ اُمت محمدیہ کی شان ۲۴۷
- ۱۲۷۔ حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان ۲۴۸
- ۱۲۸۔ تورات میں مدینہ منورہ کے نام ۲۴۹
- ۱۲۹۔ حضرت موسیٰ کا اُمت محمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش کرنا۔ ۲۴۹
- ۱۳۰۔ موجودہ انجیل میں نبی آخر الزماں کی شان ۲۵۲
- ۱۳۱۔ نور کی گواہی ۲۵۵
- ۱۳۲۔ غیب کی خبریں دینے والا نبی ۲۵۵
- ۱۳۳۔ دُنیا کا سردار ۲۵۶
- ۱۳۴۔ شان مصطفوی کے متعلق عیسائی علماء کا اقرار ۲۵۸
- ۱۳۵۔ موقوف شاہ مصر کا بیان ۲۶۱
- ۱۳۶۔ سطح نامی کا بن کا بیان ۲۶۱
- ۱۳۷۔ رسالت مصطفیٰ تا قیامت ہوگی۔ ۲۶۲
- ۱۳۸۔ آل غالب کے لیے دُعا۔ ۲۶۳
- ۱۳۹۔ شاہ ہرقل کے پاس تصویر ۲۶۴
- ۱۴۰۔ حضرت عیسیٰ کے وصی کا بیان ۲۶۷
- ۱۴۱۔ شاہ حبش اور حضرت عبدالطلب ۲۷۰
- ۱۴۲۔ اُمیہ بن اُصلت کا واقعہ ۲۷۲
- ۱۴۳۔ حضرت جابر و بن عبداللہ بارگاہِ رسالت میں ۲۷۳
- ۱۴۴۔ درقہ بن نوفل کی شہادت ۲۷۴
- ۱۴۵۔ حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا ۲۷۵
- ۱۴۶۔ احمد مجتبیٰ کی آمد ۲۸۰

۱۴۷. انجیل برنا باس کے حوالہ جات ۲۸۱
۱۴۸. نبیوں کا سراج ۲۸۱
۱۴۹. محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ ۲۸۲
۱۵۰. آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جاتا ہے۔ ۲۸۲
۱۵۱. مالک و مختار حضور کی آمد کی خواہش ۲۸۳
۱۵۲. شانِ مصطفویٰ اور دینِ محمدی ۲۸۴
۱۵۳. باعثِ تخلیق کائنات، نبی کریم کے مددے میں برکت۔ ۲۸۵
۱۵۴. عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۸۶
۱۵۵. قیامت کو شانِ محبوبی ۲۸۷
۱۵۶. مقامِ محمود، شفاعتِ کبرے ۲۸۹
۱۵۷. رسولوں کی گواہی ۲۹۰
۱۵۸. انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی ۲۹۲
۱۵۹. جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو ۲۹۳
۱۶۰. بادل کا سایہ کرنا ۲۹۳
۱۶۱. چاند کا کلام کرنا ۲۹۴
۱۶۲. مبارکبادی کی لہر رحمتہ للعالمین ۲۹۵
۱۶۳. خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹۸
۱۶۴. محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹۸
۱۶۵. دینِ محمدی کا فاترہ، میرا رسول چاند ہے۔ ۳۰۰
۱۶۶. زبور میں داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ ۳۰۱
۱۶۷. سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی ۳۰۲
۱۶۸. انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکرِ مصطفیٰ کرنا ۳۰۵
۱۶۹. سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکرِ خاتم الانبیاء۔ ۳۰۶
۱۷۰. سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکرِ مصطفیٰ ۳۰۷
۱۷۱. حضرت موسیٰ علیہ السلام ۳۰۷
۱۷۲. حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۰۸
۱۷۳. حضرت ذکریا علیہ السلام ۳۱۰
۱۷۴. حضرت ارمیاہ و سلیمان علیہما السلام ۳۱۱
۱۷۵. حضرت شعیب علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی ۳۱۲
۱۷۶. حضرت شعیب علیہ السلام ۳۱۲
۱۷۷. حضرت جبریل حضرت دانیال علیہما السلام ۳۱۵
۱۷۸. بتوں اور جنوں کی گواہی ۳۱۷
۱۷۹. سواع نامی بت کی گواہی ۳۱۷
۱۸۰. غنسان عامری کا ایمان لانا ۳۱۸
۱۸۱. صنمار نامی بت کی گواہی ۳۱۹
۱۸۲. درختوں اور پتھروں کی گواہی ۳۲۰
۱۸۳. درخت کے سلام عرض کرنے پر یہودی کا مسلمان ہونا۔ ۳۲۷
۱۸۴. سنگریزوں کا رسالت کی گواہی دینا ۳۲۷
۱۸۵. لیکر کے درخت کی گواہی ۳۳۸
۱۸۶. درخت کا صدیق اکبر کو پہلا مسلمان ہونے کی بشارت دینا ۳۳۹
۱۸۷. کھجور کے گچھے کی گواہی ۳۳۹
۱۸۸. درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا ۳۴۰
۱۸۹. دردِ دیوار کا آمین کہنا ۳۴۱
۱۹۰. غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجا ۳۴۱
۱۹۱. صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر ۳۴۲
۱۹۲. کتابوں کے اشتہار ۳۴۳

ماخذ کتاب

۱. قرآن پاک

مستند مفسرین کی کتب تفاسیر

۲. تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
۳. تفسیر ابوالسعود از امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ
۴. تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
۵. تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
۶. تفسیر غرائب القرآن از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ
۷. تفسیر قرطبی از علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ
۸. تفسیر روح البیان از علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ
۹. تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ
۱۰. تفسیر عرائس البیان از
۱۱. تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
۱۲. تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شریب علیہ الرحمۃ
۱۳. تفسیر مدارک از امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
۱۴. تفسیر ابن عباس از سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
۱۵. تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بنوی علیہ الرحمۃ
۱۶. تفسیر مضیادی از امام عبدالرحمن بیضادی علیہ الرحمۃ
۱۷. تفسیر صاوی از امام احمد الصاوی علیہ الرحمۃ
۱۸. تفسیر منطہری از قاضی شمس الدین بانی پتی علیہ الرحمۃ
۱۹. تفسیر حسینی از علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ
۲۰. تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ
۲۱. تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۲۲. تفسیر مواہب الرحمن از علامہ سید امیر علی علیہ الرحمۃ
۲۳. تفسیر جامع البیان از شیخ سید معین الدین علیہ الرحمۃ

۲۴. تفسیر محسن التاویل از محمد جمال الدین قاسمی

۲۵. تفسیر موضح القرآن از عبد القادر دہلوی

دہلوی، دیوبندی مولویوں کی تفاسیر

۲۶. تفسیر شتائی از شاعر اللہ امرتسری
۲۷. تفسیر القرآن بکلام الرحمن از شاعر اللہ امرتسری
۲۸. تفسیر محمدی از حافظ محمد آف بکھو کے
۲۹. تفسیر فتح القدر از قاضی محمد بن علی شترکانی
۳۰. تفسیر فتح البیان از نواب صدیق حسن خان بھولوی
۳۱. تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن خان بھولوی
۳۲. تہذیب القرآن از وحید الزمان
۳۳. تفسیر عثمانی از شبیر احمد عثمانی
۳۴. معارف القرآن از ادریس کاندھلوی
۳۵. معالم القرآن از محمد علی کاندھلوی

مستند محدثین کی کتب احادیث

۳۶. صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۳۷. صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
۳۸. جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
۳۹. ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد علیہ الرحمۃ
۴۰. مظاہر حق از علامہ محمد قطب الدین علی خاں علیہ الرحمۃ
۴۱. فتح الباری از امام شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
۴۲. جہرانی شریف از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ
۴۳. مشکوٰۃ المصابیح از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
۴۴. سنن دارمی از امام عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی علیہ الرحمۃ

۴۵. یسن بنانی از امام احمد بن شعيب النسانی علیه الرحمة
 ۴۶. اشعة اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیه الرحمة
 ۴۷. مرقات از علامہ علی قاری حنفی علیه الرحمة
 ۴۸. مستدرک از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیه الرحمة
 ۴۹. تلخیص المستدرک از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی
 ۵۰. ابوداؤد طیبی از علامہ سلیمان بن اودطیبی علیه الرحمة
 ۵۱. یسنی ابوداؤد از امام سلیمان بن الاشعث علیه الرحمة
 ۵۲. مصنف عبد الرزاق از امام عبد الرزاق محدث علیہ الرحمة
 ۵۳. منتخب الصحیحین از امام یوسف نجفی علیه الرحمة
 ۵۴. بیجة النفوس از امام ابو محمد عبد اللہ بن ابو حجر علیه الرحمة
 ۵۵. عمدة القاری از امام بدر الدین عینی علیه الرحمة
 ۵۶. ارشاد الساری از امام شهاب الدین احمد قسطلانی علیه الرحمة

اکابر محدثین اور اہل سیر محققین کی مستند کتب

۵۷. تاریخ کبیر از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیه الرحمة
۵۸. مواهب اللدنیة از امام احمد قسطلانی علیه الرحمة
۵۹. زرقانی از امام محمد بن عبد الباقي علیه الرحمة
۶۰. کلیة الاولیاء از امام ابو نعیم احمد بن عبد الله صحنی علیه الرحمة
۶۱. دلائل النبوة از " " " " "
۶۲. خصائص الکبریا از امام جلال الدین سیوطی علیه الرحمة
۶۳. انیس المجلس از " " " " "
۶۴. مسالك المخفاه از " " " " "
۶۵. مقامات السندیه از " " " " "
۶۶. الدرج المنیفة از " " " " "
۶۷. تعظیم و المننة از " " " " "
۶۸. نظم الحقائق از " " " " "
۶۹. دلائل النبوت از امام ابوبکر احمد بن الحسین سہیتی علیه الرحمة

۱. کتاب الوفا از امام عبدالرحمن بن جوزی علیه الرحمة
۲. تلخیص المیس از « « « « «
۳. بیان میلاد النبوی از « « « « «
۴. جواهر البحار از علامه یوسف نجفانی علیه الرحمة
۵. حجة الله العالمین از علامه یوسف نجفانی علیه الرحمة
۶. شواهد الحق از « « « « «
۷. جامع کرامات الاولیاء از « « « « «
۸. انوار المهدیه از « « « « «
۹. طیب الغرار « « « « «
۱۰. الدلالات الواضحات « « « « «
۱۱. فضل الصلوة از « « « « «
۱۲. وسائل الوصول از « « « « «
۱۳. شفا شریف از « « « « «
۱۴. نسیم الریاض از علامه شهاب الدین خفاجی علیه الرحمة
۱۵. شرح شفا از ملا علی قاری علیه الرحمة
۱۶. جمع الوسائل از « « « « «
۱۷. موضوعات کبیر از « « « « «
۱۸. شرح قصید امالی از « « « « «
۱۹. کتاب الموفق از امام موفق بن احمد بن علی علیه الرحمة
۲۰. وفار الوفا از علامه سمهودی علیه الرحمة
۲۱. اعلام النبوة از قاضی ابوالحسن ماوردی علیه الرحمة
۲۲. شرح الطحاویه از صدرالدین علی
۲۳. نزہة المجالس از علامه عبدالرحمن صفوری علیه الرحمة
۲۴. القول البدیع از علامه محمد بن عبدالرحمن سخاوی علیه الرحمة
۲۵. مقاصد الحسنة از « « « « «
۲۶. الضوال للامع از « « « « «
۲۷. طبقات ابن سعد از

۹۷- سیرت حلبیة از علامہ علی بن برهان الدین حلبی علیہ الرحمۃ
۹۸- فتاویٰ حدیثیہ از علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
۹۹- شرح قصیدہ ہمزبہ از علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
۱۰۰- مجمع الزوائد از " " " " "
۱۰۱- لبستان العارفین از فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ
۱۰۲- عمدة التحقيق از علامہ ابراہیم مالکی علیہ الرحمۃ
۱۰۳- الابریزہ از امام احمد بن مبارک سلجاسی علیہ الرحمۃ
۱۰۴- طبقات النجرانی از امام عبد الوہاب شحرانی علیہ الرحمۃ
۱۰۵- میزان الکبریاء از " " " " "
۱۰۶- رد من الالف از علامہ عبدالرحمن سیسی علیہ الرحمۃ
۱۰۷- دلائل الخیرات از علامہ عبدالرحمن جزولی علیہ الرحمۃ
۱۰۸- مطالعہ المسررت از علامہ محمد المہدی بن احمد ناسی علیہ الرحمۃ
۱۰۹- سیرت النبویہ از علامہ سید احمد بن فیسی و حسان مکی علیہ الرحمۃ
۱۱۰- موطاء امام محمد از امام محمد علیہ الرحمۃ
۱۱۱- قصص الانبیاء از علامہ عبد الواحد علیہ الرحمۃ
۱۱۲- شواہد النبوت از علامہ عبدالرحمن جامی
۱۱۳- کلیات جامی از " " " "
۱۱۴- بحوثات شریف از شیخ احمد سرمدی علیہ الرحمۃ
۱۱۵- مولد النبی از امام بزرگنجی علیہ الرحمۃ
۱۱۶- مفردات از امام راعب اصغہانی علیہ الرحمۃ
۱۱۷- قصیدہ بردہ شریف از علامہ شرف الدین بو صیری علیہ الرحمۃ
۱۱۸- قصیدۃ الغمان از امام نعمان بن ثابت علیہ الرحمۃ
۱۱۹- مثنوی شریف از مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ
۱۲۰- دقائق الاخبار از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
۱۲۱- شہر الاولیاء از امام محمد نور بخش قہستانی علیہ الرحمۃ
۱۲۲- اسعاف الراغبین از شیخ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ
۱۲۳- زیلعی از امام زیلعی علیہ الرحمۃ

۱۲۴. ریاض النفره از امام ابو جعفر احمد علیه الرحمة
 ۱۲۵. الامتقاب از امام ابن عبد البر علیه الرحمة
 ۱۲۶. شمائل ترمذی از علامه محمد بن یحیی ترمذی علیه الرحمة
 ۱۲۷. شرح شمائل محمدیه از علامه ابراهیم بجوری علیه الرحمة
 ۱۲۸. معارج النبوت از علامه معین الدین اعظمی شافعی علیه الرحمة
 ۱۲۹. تقریب التهذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیه الرحمة
 ۱۳۰. تهذیب التهذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیه الرحمة
 ۱۳۱. اصابه از امام ابن حجر عسقلانی علیه الرحمة
 ۱۳۲. دیوان حسان از
 ۱۳۳. تذکرة الحفاظ از علامه ابو عبد الله محمد بن احمد فی
 ۱۳۴. میزان الاعتدال از امام ابن حجر عسقلانی علیه الرحمة
 ۱۳۵. قصص الانبیاء از علامه عبد الواحد علیه الرحمة
 ۱۳۶. لسان العرب از علامه ابو الفضل محمد بن یحیی الاصفهانی
 ۱۳۷. نخبة اللآلی از علامه محمد بن سلیمان علی علیه الرحمة
 ۱۳۸. تاریخ ابن بشام از علامه ابن بشام المعافری علیه الرحمة
 ۱۳۹. سیرت ابن بشام از
 ۱۴۰. الملل والنحل از علامه عبد الکریم شهیدستانی علیه الرحمة
 ۱۴۱. احادیث المتقاء از علامه عبد الله بن محمد الغماری علیه الرحمة
 ۱۴۲. تاریخ طبری از علامه محمد بن جریر طبری علیه الرحمة
 ۱۴۳. الانوار مصباح السیر ^{والانفکاة} از علامه احمد بن عبد البر علیه الرحمة
 ۱۴۴. بوستان از شیخ مصلح الدین سعدی علیه الرحمة
 ۱۴۵. النوافح العطرة از علامه محمد غنیم علیه الرحمة
 ۱۴۶. عصیة المشبهه از علامه عمر بن احمد خروطی علیه الرحمة
 ۱۴۷. بشرح برده از علامه محمد بن مصطفی شیخ زاده علیه الرحمة
 ۱۴۸. مدارج النبوت از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیه الرحمة
 ۱۴۹. جذب القلوب از
 ۱۵۰. ما ثبت من السنة از

- ۱۵۱- انکس رحیمہ از شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۵۲- انتباه فی سلاسل انبیاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۵۳- الطیبۃ النغمہ از
 ۱۵۴- بہیات از
 ۱۵۵- قرۃ العینین از
 ۱۵۶- تفسیر عزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۵۷- بستان المحشین از
 ۱۵۸- سنی المطالب از شیخ محمد بن سید درویش علیہ الرحمۃ
 ۱۵۹- گلزار معرفت از حاجی امداد اللہ ہاجر مکی
 ۱۶۰- مشکوی تحفۃ العشاق از حاجی امداد اللہ ہاجر مکی
 ۱۶۱- نالہ امداد غریب از
 ۱۶۲- جہاد اکبر از
 ۱۶۳- بال جبریل از علامہ اقبال علیہ الرحمۃ
 ۱۶۴- ارغوان حجاز از
 ۱۶۵- اسرار و رموز از
 ۱۶۶- اقبال نامہ
 ۱۶۷- سیف الملوک از میان محمد جہلمی علیہ الرحمۃ
 ۱۶۸- التعلیق العجیب از علامہ عبدالحی لکھنوی
 ۱۶۹- الفوائد البہیہ از
 ۱۷۰- حجتہ الاسلام از اکبر شاہ نجیب آبادی
 ۱۷۱- رد المحتار از
 ۱۷۲- تنویر القلوب از
 ۱۷۳- ختم النبوة از علامہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۷۴- صلوة الصفاۃ از
 ۱۷۵- حدائق بخشش از
 ۱۷۶- ذوق نعت از علامہ حسن بریلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۷۷- تاریخ الخلفاء

- ۱۷۸- حدیقہ ندیہ
 ۱۷۹- موارد الحسنیہ
 ۱۸۰- خیر الموائس
 ۱۸۱- فوائد طیبیہ
 ۱۸۲- انسان کامل
 ۱۸۳- التوشل بالنبی از ابو حامد بن مرزوق علیہ الرحمۃ

دیوبندی اور دہلی اکابرین کی کتب

- ۱۸۴- الجواب الصیح از ابن تیمیہ
 ۱۸۵- اعلام الموقعین از ابن قیم
 ۱۸۶- کتاب الروح از ابن قیم
 ۱۸۷- زاد المعاد از
 ۱۸۸- بدائع الفوائد از
 ۱۸۹- مجموعۃ الرسائل والمسائل از محمد بن عبدالوہاب نجدی
 ۱۹۰- صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی قیتل
 ۱۹۱- منصب امامت از
 ۱۹۲- فنح الطیب از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی
 ۱۹۳- ہدیۃ السائل از
 ۱۹۴- خطبۃ القدس از
 ۱۹۵- آثار القیامہ از
 ۱۹۶- المقالة الفعیۃ از
 ۱۹۷- اختلاف النبلاء از
 ۱۹۸- افاضات البیومیہ از اشرف علی تھانوی
 ۱۹۹- ادراج ثلاثہ از
 ۲۰۰- حسن العزیز از
 ۲۰۱- قصص الاکابر از
 ۲۰۲- نشر الطیب از

۲۰۳. اشرف المواعظ از اشرف علی تھانوی
 ۲۰۴. بہشتی زیور از " " "
 ۲۰۵. شمع الصدور از " " "
 ۲۰۶. التذکیر از " " "
 ۲۰۷. النور از " " "
 ۲۰۸. جمال الاولیاء از " " "
 ۲۰۹. کلید مشنوی از " " "
 ۲۱۰. دعوات عبدیت از " " "
 ۲۱۱. شکر النعمہ از " " "
 ۲۱۲. امداد المشتاق از " " "
 ۲۱۳. الاقتصاد فی التعلیۃ والاجتہاد از اشرف علی تھانوی
 ۲۱۴. قصائد قاسمی از قاسم نانوتوی
 ۲۱۵. تمذیر الناس از " " "
 ۲۱۶. معیار الحق از میاں بدرالدین دہلوی
 ۲۱۷. الطالع از قاضی محمد بن علی شوکانی
 ۲۱۸. سیرت النبی از شبلی نعمانی
 ۲۱۹. ترجمان السنۃ از بدر عالم میرٹھی
 ۲۲۰. التوہیل از مشتاق احمد دیوبندی
 ۲۲۱. برایین قاطعہ از خلیل احمد انیسوی
 ۲۲۲. خطبات مداس از سلیمان ندوی
 ۲۲۳. شیم الحبیب از مفتی الہی بخش کاندھلوی
 ۲۲۴. اکمال الشیم از عبداللہ گنگوہی
 ۲۲۵. دیباچہ شمائل رسول از محمد میاں مدنی
 ۲۲۶. سیرت المصطفیٰ از ادیس کاندھلوی
 ۲۲۷. عقائد الاسلام از " " "
 ۲۲۸. مقدمہ مقامات حریری از ادیس کاندھلوی
 ۲۲۹. بشار النبیین از " " "
۲۳۰. آفتاب نبوت از قاری محمد طیب
 ۲۳۱. راہ سنت از سر فزاد گنگوٹوی
 ۲۳۲. تبرید النواظر از " " "
 ۲۳۳. تبلیغ الاسلام از " " "
 ۲۳۴. سیرت خاتم الانبیاء از مفتی محمد شفیع کراچی
 ۲۳۵. میلاد نامہ از خواجہ حسن نظامی
 ۲۳۶. معارف مشنوی از محمد اختر دیوبندی
 ۲۳۷. حیات اشرف از غلام محمد
 ۲۳۸. رحمۃ للعالمین از عابد میاں
 ۲۳۹. اسلام از عاشق الہی میرٹھی
 ۲۴۰. تذکرۃ الخلیل از " " "
 ۲۴۱. عقیدہ الاسلام از انور شاہ کاشمیری
 ۲۴۲. امداد السلوک از رشید گنگوہی
 ۲۴۳. بیاض یعقوبی از محمد یعقوب نانوتوی
 ۲۴۴. عقائد الاسلام از مولوی طاہر قاسمی
 ۲۴۵. عطر الوردہ از ذوالفقار علی دیوبندی
 ۲۴۶. المہند از حسین احمد مدنی
 ۲۴۷. شہاب المشتاق از " " "
 ۲۴۸. مجموعہ کلمات عزیز ز از " " "
 ۲۴۹. فضائل رود شریف از ذکریا سہارنپوری
 ۲۵۰. شمع توحید از شار اللہ امرتسری
 ۲۵۱. ترک اسلام از " " "
 ۲۵۲. مظالم روپڑی از " " "
 ۲۵۳. رحمۃ للعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری
 ۲۵۴. سنیۃ البشر از " " "
 ۲۵۵. شرح اسرار الحسنی از " " "
 ۲۵۶. الفلورۃ والسلام از " " "

۲۸۱۔ فتاویٰ ستاریہ از عبدالستار دہلوی

ہندوؤں سکھوں مرانیوں اور عیسائیوں کی کتب

- ۲۸۲۔ جنم ساکھی بالا از
۲۸۳۔ میثاق البنین از عبدالحق و دیار حق
۲۸۴۔ عرب کا چاند از سوامی لکشمی
۲۸۵۔ رسولِ عربی از پروفیسر جی ایس
۲۸۶۔ ائمہ وید از سام
۲۸۷۔ مقدمہ ترجمہ قرآن از پادری

یہودیوں اور عیسائیوں کے موجودہ آسمانی نکتے کتب

- ۲۸۸۔ انجیل یوحنا از
۲۸۹۔ انجیل برنابا بس
۲۹۰۔ تورات استنار
۲۹۱۔ زبور
۲۹۲۔ بیعیاہ
۲۹۳۔ سفر پیدائش
۲۹۴۔ ملاکی
۲۹۵۔ مکاشفہ
۲۹۶۔ اگر تحقیقوں
۲۹۷۔ رسولوں کے اعمال

ہفت روزہ اخبار المحدثات

- ۲۹۸۔ المحدثات اتر ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء
۲۹۹۔ " " ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء
۳۰۰۔ " " ۲۱ اپریل ۱۹۳۷ء

۲۵۷۔ الجہال و الکمال از قاضی سلیمان منصور پوری

- ۲۵۸۔ سیرت ثنائی از عبدالمجید سوہدروی
۲۵۹۔ خطبات سلمان از " "
۲۶۰۔ تاریخ التقلید از اشرف سندھو بلوکی
۲۶۱۔ ہندوستان میں المحدثات کی خدمات از
الوجہی امام خاں نوشہری
۲۶۲۔ تراجم المحدثات ہند از " "
۲۶۳۔ نقوش ابوالوفار از " "
۲۶۴۔ حیات انبی از اسماعیل سلفی گوجرانوالہ
۲۶۵۔ فضائلِ مصطفیٰ از نوحہ حسین گرجاگھی
۲۶۶۔ حلیہ مصطفیٰ از علی محمد مصمصام
۲۶۷۔ تعلیماتِ مجددیہ از ملک حسن علی جامعی
۲۶۸۔ حیات و حیل الزماں از عبدالحلیم شذر
۲۶۹۔ مسدس حالی از الطاف حسین حالی
۲۷۰۔ تاریخ المحدثات از ابراہیم میرسیالکوٹی
۲۷۱۔ سر اجا منیر از " "
۲۷۲۔ احیاء المیت از " "
۲۷۳۔ واضح البیان از " "
۲۷۴۔ طماتے اسلام از " "
۲۷۵۔ بشاراتِ محمدیہ از " "

وہابیوں دیوبندیوں کی کتب فتاویٰ

- ۲۷۶۔ فتاویٰ اشرفیہ از اشرف علی تھانوی
۲۷۷۔ فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی
۲۷۸۔ فتاویٰ نذیریہ از نذیر حسین دہلوی
۲۷۹۔ فتاویٰ ثنائیہ از ثناء اللہ امرتسری
۲۸۰۔ فتاویٰ المحدثات از عبداللہ روپڑی

۳۲۸	-	الجمدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۴۲ء
۳۲۹	-	یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء
۳۳۰	-	۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء
۳۳۱	-	۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء
۳۳۲	-	۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء
۳۳۳	-	۱۴ مئی ۱۹۴۲ء
۳۳۴	-	۱۳ مارچ ۱۹۳۱ء
۳۳۵	-	۲۱ جون ۱۹۱۲ء
۳۳۶	-	۷ جون ۱۹۴۰ء
۳۳۷	-	۲۱ جون ۱۹۴۰ء
۳۳۸	-	۲۴ ستمبر ۱۹۴۱ء
۳۳۹	-	۶ جون ۱۹۴۱ء
۳۴۰	-	۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء
۳۴۱	-	۳۰ جون ۱۹۴۲ء
۳۴۲	-	۵ فروری ۱۹۰۹ء
۳۴۳	-	۲۹ اپریل ۱۹۲۸ء
۳۴۴	-	۶ مئی ۱۹۳۸ء
۳۴۵	-	۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء

اخبار الاعضام

۳۴۶	-	الاعضام ۳ فروری ۱۹۵۶ء
۳۴۷	-	۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء
۳۴۸	-	۱۵ جون ۱۹۶۲ء
۳۴۹	-	۹ مارچ ۱۹۵۹ء
۳۵۰	-	۲ جنوری ۱۹۵۹ء
۳۵۱	-	۶ دسمبر ۱۹۵۷ء
۳۵۲	-	۲۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

۳۰۱	-	الجمدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء
۳۰۲	-	۷ اگست ۱۹۰۸ء
۳۰۳	-	۴ فروری ۱۹۱۶ء
۳۰۴	-	۷ جنوری ۱۹۴۱ء
۳۰۵	-	۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء
۳۰۶	-	۱۲ جون ۱۹۱۴ء
۳۰۷	-	یکم جنوری ۱۹۱۵ء
۳۰۸	-	۲۵ فروری ۱۹۴۴ء
۳۰۹	-	۳۰ مئی ۱۹۴۱ء
۳۱۰	-	۱۲ فروری ۱۹۱۵ء
۳۱۱	-	۵ نومبر ۱۹۴۳ء
۳۱۲	-	یکم اگست ۱۹۴۱ء
۳۱۳	-	۱۹۳۱ء
۳۱۴	-	نومبر ۱۹۴۳ء
۳۱۵	-	۲۱ مئی ۱۹۱۲ء
۳۱۶	-	۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء
۳۱۷	-	۲۶ جون ۱۹۳۶ء
۳۱۸	-	۱۴ اگست ۱۹۳۶ء
۳۱۹	-	۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء
۳۲۰	-	۱۲ جون ۱۹۱۴ء
۳۲۱	-	۲۹ جون ۱۹۴۰ء
۳۲۲	-	۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء
۳۲۳	-	۲۷ اگست ۱۹۰۹ء
۳۲۴	-	۲۴ جولائی ۱۹۱۴ء
۳۲۵	-	۵ نومبر ۱۹۳۷ء
۳۲۶	-	۲۸ جون ۱۹۱۲ء
۳۲۷	-	۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

اخبار محمدی دہلی

- ۳۷۷۔ اخبار محمدی دہلی از ۱۵ مئی ۱۹۴۲ء
 ۳۷۸۔ " " " " ۱۵ جولائی ۱۹۴۲ء
 ۳۷۹۔ " " " " ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء
 ۳۸۰۔ " " " " یکم ستمبر ۱۹۴۸ء
 ۳۸۱۔ " " " " یکم مئی ۱۹۴۲ء
 ۳۸۲۔ " " " " ۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء
 ۳۸۳۔ " " " " یکم جنوری ۱۹۴۲ء

دیگر مابیناے اور ہفت روزہ رسائل

- ۳۸۴۔ خدام الدین لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء
 ۳۸۵۔ ترجمان الحدیث لاہور فروری ۱۹۶۱ء
 ۳۸۶۔ تنظیم الحدیث روپڑ ۲۹ فروری ۱۹۳۵ء
 ۳۸۷۔ سوادِ اعظم مراد آباد ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ
 ۳۸۸۔ الاسلام دہلی فروری ۱۹۵۸ء
 ۳۸۹۔ تنظیم الحدیث لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء
 ۳۹۰۔ الحدیث دہلی یکم ستمبر ۱۹۵۴ء
 ۳۹۱۔ الحدیث دہلی یکم جنوری ۱۹۵۵ء

- ۳۵۳۔ الاعتصام ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء
 ۳۵۴۔ " " ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء
 ۳۵۵۔ " " ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء
 ۳۵۶۔ " " ۱۵ فروری ۱۹۵۴ء
 ۳۵۷۔ " " ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء
 ۳۵۸۔ " " ۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء
 ۳۵۹۔ " " یکم جولائی ۱۹۶۰ء
 ۳۶۰۔ " " ۱۴ ستمبر ۱۹۵۶ء
 ۳۶۱۔ " " ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء
 ۳۶۲۔ " " یکم مارچ ۱۹۵۷ء
 ۳۶۳۔ " " ۷ دسمبر ۱۹۵۶ء
 ۳۶۴۔ " " ۲۲ جون ۱۹۵۶ء
 ۳۶۵۔ " " ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء
 ۳۶۶۔ " " ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء
 ۳۶۷۔ " " ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء
 ۳۶۸۔ " " ۳ جون ۱۹۵۵ء
 ۳۶۹۔ " " ۱۹ مارچ ۱۹۵۹ء
 ۳۷۰۔ " " ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء
 ۳۷۱۔ " " ۱۲ اپریل ۱۹۶۳ء
 ۳۷۲۔ " " ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء
 ۳۷۳۔ " " ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء
 ۳۷۴۔ " " جون ۱۹۵۹ء

الارشاد جدید کراچی

- ۳۷۵۔ الارشاد جدید ۱۴ مئی ۱۹۵۷ء
 ۳۷۶۔ " " " " یکم مئی ۱۹۵۶ء

دعوتِ غور و فکر

موجودہ دور میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حق کو دانستہ طور پر قبول نہ کرنا اور باطل کی بلاوجہ حمایت کرنا ہے جو کہ آج ضرورتاً ہٹ دھرمی، عناد اور بغض کی صورت میں ہے۔ انسان کو یہ اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیے کہ اس نے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ عقائد اور اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ پھر اُس کی جزا اور سزا جھگٹنا ہوگی۔ اس لیے اس تباہ کن دوش کو چھوڑ کر عدل و انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر مسئلہ کے پہلو پر غور و غور کرے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ہٹ دھرمی، بغض، عناد اور بات بات پر بدعت، شرک اور کفر کے فتوے لگانے والے حضرات کا مبلغِ علم کتنا ہے۔ کیا وہ عالم کہلانے، مسجدوں اور منبروں پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت اور تقریر کرنے کے حقدار بھی ہیں یا کہ نہیں؟

آپ کے ہاتھ میں جو کتاب **الانوار المحمدیہ فی التبیان المصطفویہ** ہے۔ اس کی ترتیب و تالیف کے وقت فقیر نے اس امر کو خصوصی طور پر مد نظر رکھا ہے کہ حضور پر نور ﷺ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق جو پہلو بھی بیان کیا جائے تو بیان کرتے وقت تمام مذاہب کے ان کے اپنے مسئلہ اکابرین یا جن محدثین، مفسرین اور متوہین کی کتب کے حوالہ جات اپنی کتب میں انہوں نے درج کیے ہیں یا ان کے نزدیک جو جو مفسرین، محدثین اور متوہین مستند ہیں ان کی کتب کے حوالہ جات درج کیے جائیں۔

بلکہ عدل و انصاف کا دامن ہاتھ میں لے کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے پر حقانیت واضح ہو جائے گی۔ اور وہ ایسے نتیجہ پر یقیناً پہنچ جائے گا۔ کہ یہ جو اختلافات ہیں صرف اور صرف اُن حضرات کے ہی پیدا کردہ ہیں جو علم سے کورے ہیں جن کو قرآن پاک، کتب احادیث اور کتب سلف صالحین کا مطالعہ نہیں۔ نہ ہی اس پر عبور ہے۔ اور نہ ہی ان کی سمجھ ہے بلکہ ان کو تو اپنے مسلک

ہی کے اکابرین کی کتب کا بھی مطالعہ نہیں۔ اگر مطالعہ کیا ہوتا یا اوراق گزرائی کی ہوتی تو کبھی اختلاف نہ رکھتے بلکہ اتفاق اور اتحاد سے اسلام کی تبلیغ و تشہیر کرتے۔

اس لیے فقیر نے اس کتاب کی ترتیب اور تالیف کے وقت کافی کتب کا مطالعہ کیا۔ اوراق گزرائی کی اور کتب کی اصل عبارات اور صفحات درج کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ جات کی کتابوں کے ناموں کی آپ کو کئی کئی سطور نظر آئیں گی۔

بعض عناد، ہٹ دھرمی اور باطل پرستی کو تار مار کرنے کی خاطر اس کتاب کے حاشیہ پر فقیر نے نہ ماننے والوں کے مسئلہ اکابرین اور دیگر متبعہ اکابرین کی شخصیت کے متعلق ان کی مستند کتب کے حوالہ جات مع صفحات درج کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اجل جلالہ اپنے پیارے محبوب سرور کائنات، مغیر موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، سرکار دو عالم، شہنشاہ عرب و عجم، نور مجسم، شفیع معظم، رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے صدقہ حق بیان کرنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الداعی

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری عفرہ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازاریہ لکھنؤ

انعام | اس کتاب میں درج کردہ حوالہ جات
میں سے حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو
فی حوالہ یک ضد رویہ انعام دیا جائے گا جو
کو غلط کہنے کی جسارت کرنے والا اگر غلط ہونا ثابت
نہ کر سکے تو اسے کو دو ضد رویہ فی حوالہ ماد اکرا پڑے گا
فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرہ

نَحْمَدُكَ وَلُفِّتْ وَلُفِّتْ عَلَی رَسُوْلِهِ الْكَوْنِیْمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مقصود تالیف

زیر نظر کتاب اُس مبارک ذات کی سیرت پر لکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ہیں۔ جو سرور کائنات اور مغرور موجودات میں بلکہ کون و مکان کا وجود انہیں کی ذات والا صفات سے ہی معرزی وجود میں آیا۔ اور اس کائنات کی بستی ان ہی کے دم قدم سے قائم ہے۔ کوئی انسان اس شخصیت کے تمام پہلو تو کما صرّف ایک ہی پہلو عظمت اور برکات کا حقہ نہ بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی احاطہ تحریر میں لاسکتا ہے وہ ذات کس قدر عظیم ہے کہ جس کے صرف ایک وصفِ کریم کا تذکرہ قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے اِنَّكَ لَعَلَّ اَخْلُقْتَ عَظِیْمٌ بیان فرمایا ہے۔ وہ وجود باوجود کس قدر مبارک ہے جس کو حقیقی معبود نے اپنی دلیل قرار دیتے ہوئے قرآن مجید میں یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَّبِّكُمْ کا اعلان فرمایا۔ اُس کی شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کی رضا قادرِ مطلق چاہتا ہے اور اعلان فرماتا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ دَبْلُكَ فَتَرْضٰی جس کے ذکرِ خیر کی رفعت و عظمت کا بیان کرنا محال ہے جس سے خداوندِ قدوس کا یہ وعدہ ہو۔ اِذَا ذُكِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیْ اُس کی شوکت کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کے لیے ربِّ دو جہاں مجملہ انبیاء کرام علیہم السلام سے یومِ میثاق کو لَتَوْا مِنْتَ بِہِمْ وَلَتَنْصُرُنَّهُ کا عہد لے اور اس عہد پر خود اپنی گواہی کا بھی اعلان فرمائے۔ جس کی محبوبیت کا عالم تو یہ ہو کہ ربِّ انس و جان ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی فَرَاکِرَ اِنَّا تَعَارَنَ کہتے۔ اس کے جود و سخا کا شمار کون کر سکتا ہے کہ انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو بھی ملا اُسی کے صدقہ میں بلا اُس سے نسبت رکھنے کی برکات کا تصور کون کر سکتا ہے جس کے اُمتی ہونے کی خواہش مرسلین اور انبیاء علیہم السلام نے کی ہو۔ اس کے فیوض و برکات کا کون حساب کر سکتا ہے جس کے نام مبارک کا وسیلہ لینے سے سیدنا آدم علیہ السلام کی مغزش معاف ہوئی ہو، اُس کی نورانیت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس کے نور سے کائنات کے ذرے ذرے کو وجود

حاصل ہو جس کے مقامِ قُرب کو سوچنے اور سمجھنے کے لیے عقل و فکر بالکل عاجز ہیں اور ایسا قُرب مُرسلینِ انبیاء اور ملائکہ میں سے کسی کو بھی حاصل نہ ہوا اور نہ ہی ہو سکا۔ اس قُرب کا بیان خود خالق کون و مکان جلّ جلالہ نے سورۃ النجم میں دَلٰی اَفْتَدٰی فَاَنْقَذٰ نَفْسًا مِّنْ ذٰلِکَ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اُمّٰرَکَ الْفَاظِ میں فرمایا ہے جس کی حکومت اور تصرف زمین و آسمان میں مستقیم ہے جس کی آمد آمد کی بشارتیں رسولوں اور نبیوں نے دی ہیں جس کے مرتبہ بلندی اور برتری کی سند و لَآخِرَۃٌ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ الْاَوَّلٰی آیتِ کریمہ ہو اُس کی بزرگی کا کیا کہنا کہ سید الملائکہ جس کے سامنے زانوئے ادب تہ کرے اس کی شان ارفع اعلیٰ ہونے میں کون شک کر سکتا ہے جس کے رب ہونے پر اللہ تعالیٰ کو بھی خیر ہو۔ اُس کی سیرت کا کائنات بھر میں کما حقہ بیان کرنے کا کس کو دعویٰ ہو سکتا ہے۔ جس کے بارے میں خالق کائنات کی یہ گواہی ہو۔ لَقَدْ جَاۤءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَوِّفٌ لِّلْزَحٰیمِ۔ اس کی سیرت مطہرہ پر چلنا دین و دنیا کی خیرات اور بھلائیوں جمع کرنا ہے جس کے متعلق ارشادِ ربانی یہ ہے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اَحَدٍ اُسُوۃٌ حَسَنَةٌ۔

ان سب حقائق کا اعتراف کرتے ہوئے اور ایمان لاتے ہوئے مفسرین، محدثین، مؤرخین اور اہل سیر نے اس رب کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن کل عیوب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ بکس پناہ میں اپنے عشق و محبت و اُلفت کا اظہار ان کے اُمن رحمت سے وابستگی کو ذریعہ نجات ان کے ذکرِ اقدس کو قلوب کی ضیاء اور روشنی کا عقیدہ، زندگی کا ستارہ، عذابِ بچنے کا وسیلہ، میدانِ محشر کی قیش گرمی اور پیاس سے محفوظ رہنے کا سبب، پُلِ صراط سے سلامتی سے گزرنے کی اہدایا قیامت کے روز آپ کے جھنڈے کے نیچے جگہ مل جانے اور بارگاہِ رب جبار و قہار میں سرخرو ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہوئے سیرت کے موضوع پر کتب کے نذرانے اور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔

فقیر تو علم کے میدان میں بھی ہیچ اور عمل کے میدان میں تو اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سبکدوش گر گنہگار ہے۔ حقیقت پر مبنی اس اعتراف کے باوجود بارگاہِ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم میں یہ ہر یہ حقیر بغایت سیدی، سنڈی، نرشدی، مرنی، مخدومی، محشمی، منیعِ رشد و ہدایت، مخزنِ علم و حکمت، پیرِ طریقت، صاحبزادہ محمد شفیع صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین

ہمساد عالیہ ٹھوڈا شریف ضلع گجرات پیش کر رہا ہے کہ میرا صرف اور صرف انحصار اور دار و مدار اسی پر ہے کہ

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کر یا تیرا
اور یہ سیرت کا نذرانہ اُس کریم روف اور رحیم رسول امین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں
پیش کر رہا ہوں جس کی رحمت کا سمندر بے کنار ہے۔ اُس میں میں کیا مجھ جیسے کروڑوں بلکہ بے شمار
اور لاتعداد گنہگار بھی ہوں تو اُن کے صرف ایک ہی اشارہ سے ہمنار اور مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں
میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی! مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا
یہ مدعا اور عقیدہ صرف فقیر کا ہی نہیں اور نہ ہی اس کو شرک قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مدرسہ
دیوبند کے بانی مولوی قاسم صاحب نانوتوی بھی اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنے مریدین اور
معتقدین کو بھی یہی درس اور تعلیم دیتے ہوئے حضور پر نور نور علیٰ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ
میں عرض گزار ہیں۔

مدد کر اے کریم احمدی کہ نہیں تیرے سوا مجھ قاسم بکس کا کوئی حامی و کار!
دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی بھی بارگاہِ مصطفویٰ میں فریادِ غلط انداز سے اس
طرح کرتے ہیں۔

يَا مُنْفِعَ الْعِبَادِ حُذِّبِي
دستگیری کیجئے میرے نبی
لَيْسَ لِي مَلْجَأٌ سِوَاكَ اَعِثْ
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
عَثْنِي الذَّهْرُ يَا بَنَ عَبْدِ اللَّهِ
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف
لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ
نہ کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس
يَا رَسُولَ الْإِلَهِ يَا بَكْرَ بْنَ
اَنْتَ فِي الْاَضْطِرِّ مُعْتَصِدِي
کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
مَسْنِي الضُّرِّ سَيِّدِي سَنَدِي
فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی!
كُنْ مُغِيثًا فَاَنْتَ لِي مَدَدِي
اے میرے مولا خبر یہ لیجئے میری
بِيَدِ حَبِيْبِكَ فَهَوِيَ عَتَدِي
ہے مگر دل میں محبت آپ کی
مِنْ غَمَامِ الْغُومِ مُلْتَقِدِي

میں ہوں بس اور آپ کا دریا رسول اللہ ابرہہ غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی !!

(نشر الطیب ص ۱۹ مطبوعہ دیوبند)

مولوی اشرف علی تھانوی مسلک حق اہلسنت وجماعت کے اس عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے عارفِ رومی مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ کا شعر لکھتے ہیں

اے لقائے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

(ماہنامہ العادی ص ۲۵ ماہ رمضان ۱۳۴۸ھ حیوۃ المسلمین ص ۹۹ النخب ص ۲)

مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ دیوبندی حضرات کے اکابرین میں سے ہیں کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی بھی بارگاہ نبوی میں استغاثہ اس انداز میں پیش کرتے ہیں۔

جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
پھنسا ہوں بے طرح گردِ ابِ غم میں ناخدا ہو کر
شفیع عاصیاں ہو تم و سیدہ بکیاں ہو تم
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
تمہیں چھوڑا اب کہاں جاؤں تباؤ یا رسول اللہ
(گلزارِ معرفت ص ۱۷ مطبوعہ دیوبند)

محسن کا کوری بھی اس طرح استغاثہ کرتے ہیں۔

عائشہ کی محبت ہے فانی الرسول ہوں اے بحرِ فیض لے خبر اپنے احباب کی!
(سیرت الرسول ص ۷)

فقیر کے اسی مدعا اور عقیدہ کی تائید غیر مقلدین و ہابی حضرات کے قاضی سلیمان منصوب پوری کی عبارت سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ یہ القاب انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی سرحدیں دے کر لکھے ہیں۔

غریبوں کا محبت، مسکین کا سامتی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، غلاموں کا محسن، یتیموں کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، درد مندوں کی دوا، چارہ گروں کا درمند۔
(نیل البشر ص ۱۷ ج ۲)

مولوی الطاف حسین صاحب حالی بھی بارگاہ بکس پناہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتسلیہ میں فریاد

کُٹاں ہیں۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے اُمتِ پہ تری آن کے عجب وقتِ بڑا ہے
(مسدس حالی ص)

سُردارِ ولایتِ مولوی شہار امداد امیر تہری نے بھی رحمتِ کائنات، شافعِ روزِ جزا، مالکِ ہر دوسرا
محمد مصطفیٰ علیہ التَّحیۃ و التَّنَا کی نعتِ شریفہ کالی کالی دے آقا ذرا خبر لے، نمایاں سُرخ سے درج
کی ہے۔ جس میں مسلکِ حقِ اہلسنت و جماعت کے اس عقیدہ اور نظریہ کی تائید ان اشعار سے ہو رہی ہے۔
کالی کالی دے آقا ذرا خبر لے منجد ہمار میں ہے بیڑا خیر الانام اپنا
اے ناخدا اے اُمتِ اب آنکر ترا دد عالم سے ورنہ شاہِ مٹا ہے نام اپنا
(المحدث امیر تہری ص ۷ جولائی ۱۹۱۶ء)

فخرِ ولایتِ مولوی نور حسین صاحب گرجا کھی کار کا راسخ عرفانی بھی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ
التَّحیۃ و التَّنَا کو چارہ ساز جانتے اور سمجھتے ہوئے عرض گزار ہے کہ
میں بھی ہوں اُن کی چشمِ شفاعت کا منتظر اے چارہ ساز میں بھی ہوں بیمارِ مصطفیٰ
(الاعتماد لاہور ص ۱۵۷ تاریخ ۱۹۵۷ء)

حضرت قطبِ الاقطاب، فردِ الافراد، غوثِ الاعلیٰ، سیدِ الاسیاد، شیخِ الملک و الحق
والانس علی الاطلاق بالاتفاق غوثِ الاعظم، غوثِ العالمین، شہنشاہِ بغداد، سیدنا شیخ
محمی الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی الحسینی الحسینی البھغری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنہا کے سید
سے اللہ کریم جل جلالہ اور رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم قبول اور منظور فرمائیں ذریعہ نجات بنائیں
اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازیں آمین ثم آمین۔

طالبِ شفاعت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
فقیرِ الباحامد محمد ضیاء اللہ الفتوری غفرلہ
خطیبِ مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیانکوٹ۔

عرفِ آغاز

اہل دنیا گتھیاں دنیا کی سلجھاتے رہیں اپنا تو بس کام ہے مدح و ثناء مصطفیٰ علیہ السلام
 حمد بے حد ہے اس خالق یکتا کی جس نے دُوبتی انسانیت کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کے لیے
 ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لال کو ناسخِ انا کر بھیجا اور رحمتہ للعالمین و خاتم النبیین
 جیسے مناسب جلیلہ پر فائز کر کے کائنات کی صلاح و فلاح انہی کے اتباع پر موقوف کر دی۔ درود و سلام
 اُس سیدِ برابر پر جس نے بھولے بھگوں کو عبادۃ اسلام پر ڈال کر ربِّ العالمین کے دربار تک پہنچایا حقیقت
 یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو جانے اور خلق کے لیے سب سے بڑی نعمت
 یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے یہ مسئلہ سیدِ کل ختمِ الرسل حضور سرورِ دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ السلام و اثنائے
 حل فرمایا اور یہ نعمت انسان کو شہنشاہِ ارض و سما، تاجدارِ لولاک لما حضور احمد مجتبیٰ علیہ السلام و اثنائے
 طفیل ملی۔ گویا شیخ عطار کے بقول یہ بھی جائز ہے۔

حمد بے حد مر خدا سے پاک را اک کہ ایماں داد مشّتِ خاک را
 اور بقول اقبال یوں بھی ٹھیک ہے۔
 حمد بے حد مر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم آں کہ ایماں داد مشّتِ خاک را
 بات ایکہری ہے اذاز میں فرق ہے پہلے شعر میں حقیقت کا رنگ ہے اور دوسرے
 میں مجاز کا۔ وہاں بذاتہ یہاں بفضلہ۔

دوسرے الفاظ میں انسانیت کی توجہی سیاسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب پہلے وجود
 خدا (Existence of God) کا اقرار کیا جاتے اور معرفانِ خدا حاصل ہو جاتے۔
 وجودِ خدا کے منکروں نے خانہ پُری کے لیے اندھے مادے کو خدا ٹھہرایا اور شکم کی تاریک گڈیوں
 میں آوارہ ہو کر عبادہ و منزل سے بے خبر ہو گئے۔ دوسروں نے خدا کا وجود تو تسلیم کر لیا۔ مگر خدا کو
 پہچاننے میں ٹھوکر کھائی۔ مظاہرِ قدرت سے لے کر سنگ و آتش تک کو خدا بنالیا اور اشراف المخلوقات
 ہو کر ہر قسم کی مخلوق کو اپنا معبود گردان لیا۔ آخر فاران کی چوٹیوں سے رسالت کا آفتاب عالمات

اُبھر جس سے کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے۔ اور انسان کے فکر و نظر کو توحیدِ ایمان کے اُجالوں سے منور فرمایا گیا۔ ہاں حبیبِ اکرم نورِ مجتہم رسولِ محترم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جلوہ فرمائے گیتی ہو کر کائنات کا سب سے دقیق مسئلہ حل فرما دیا۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور کتہ و ردوں سے کھل نہ سکا !

وہ رازِ اکِ کلی واسے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں !

کائنات کے محسنِ اعظم نے انسان کو ایمان دے کر نظامِ حیات بخشا اور ضابطہٴ اخلاق دے کر اسے انسانیت کے عُن سے آراستہ فرما دیا۔

ہوں لاکھ سلام اُس آقا پر بُت لاکھوں جس نے توڑ دیئے

دُنیا کو دیا پیغامِ سکون، طوفانوں کے رُخ موڑ دیئے

اُس رحمتِ عالم نے حساں کیا کیا نہ دیا انسانوں کو !!

دستور دیا، منشور دیا کچھ راہیں دیں کچھ موڑ دیئے

میرے آقا و مولا میرے ہی نہیں کائنات کے آقا و مولا، دارین کے ملجا و ماویٰ، عرش و

فرش کے شہریارِ ارض و سما کے تاجدار، حضورِ احمد مختار علیہ التَّحیۃ والثناء نے انسان کو اس کا اپنا بھی

عرفان بخشا اور خدا کا بھی۔ اُسے خالقِ کائنات کا بندہ بنا کر کائنات کا حاکم بنا دیا۔

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خودِ آگاہی کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

اب انسان مرکزِ عالم بن گیا۔ گردشِ لیل و نہار کا محور ٹھہرا، حاصلِ کشتِ حیات ہوا۔ اس

نے مہر و ماہ پر کمندیں ڈالیں۔ مشرق و مغرب کے فاصلوں کو سمیٹا اور اپنوں بیکانوں کو وحدتِ نسلِ انسانی

کا درس دیا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کم از کم تہذیب و سائنس کی چکا چوند تو مغرب سے شروع ہوئی، نہیں

بلکہ عرب سے شروع ہوئی اور کثافِ عالم میں اس کی شاعیں سنیں۔ اوہام کی زنجیریں ٹوٹیں اور افکار

کی ظلمتیں دُور ہوئیں۔

انسان کو کمالات اس دربارِ دُربار سے ملے اور اب بھی انسان کمالات کے حصول میں اسی

سرکارِ کا محتاج ہے۔ تہذیب و تمدن فلسفہ و منطق سائنس کی ترقی، انسان کے لیے سب سے بڑا کمال

نہیں بلکہ اس کی انسانیت اس کا عظیم ترین کمال ہے۔ سمندوں کی تہ میں غوطہ زنی، فضا کی وسعتوں

میں جست، زمین کے سینے میں اترنا، پہاڑوں کی چوٹیوں کی سیر سے اُس کی انسانیت کا کوئی تعلق نہیں پھیلیا سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں، پرندے ہوا میں اڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہاں ہاں چاند پر چڑھنا کمال نہیں۔ چاند کو مسخ کرنا کمال ہے (ذہیر تصرف لانا)

افسوس صد افسوس دورِ حاضر کے انسان نے سائنس کے ارتقا کو ہی اپنا ارتقا خیال کیا اور چند اشیاء کے فوائد و مصارف کے سمجھنے کو ہی معراجِ علم سمجھ لیا حالانکہ اسلام کے نور سے پھیلنے والی شعاعوں کا یہ صرف ایک ہی پہلو تھا۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا ! درنہ گلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے نتیجہ یہ نکلا کہ ۔

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی مشبِ تار یک سحر کرنے سکا !
 ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا اپنے افکار کی دنیا میں سفر کرنے سکا !
 یہ دور سائنس کا دور ہے۔ اس میں لوہے بجلی بھاپ وغیرہ کے خواص تو معلوم ہیں مگر انسانیت کے خواص اور جبل ہیں، فاصلے سمٹ رہے ہیں انسان بہم کٹ رہے ہیں۔ تہذیب کی روشنی بڑھ رہی ہے دل تاریک ہو رہے ہیں۔ خود غرضی، افراتفری، انتشار و اختلال یہ اس دور کے خاص تحفے ہیں۔ آدمیت چمچ زہی ہے۔ اخلاص لٹ رہا ہے شرافت ماتم کناں ہے اخلاقی اقدار دم توڑ رہی ہیں، مروت نالہ زن ہے انسانیت سسک رہی ہے اور تہذیبِ حاضر کے پاس اس کے دکھوں کا قطعاً کوئی مداوا نہیں اس سسکتی انسانیت کو صرف اور صرف رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آستانہ ہی بچا سکتا ہے اور اس کا علاج ہے تو صرف انہی کا دیا ہوا نسخہ کیمیا ۔

آں کتابِ زندہ تدریجِ حکیم حکمتِ اولیٰ ز اہل است و قدیم
 نوعِ انساں را پیغامِ آخری ! حاملِ اورِ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
 گویا کائنات کو اب بھی ہمیشہ کی طرح قرآن کے دستور اور صاحبِ قرآن کے نور کی ضرورت ہے۔ قدس بارک من اللہ نور و کتابِ مبین کے ابدی پیغام میں اسی طرف اشارہ ہے۔

امتِ مسلمہ کا جو خیر الائم ہے اور جسے اقوامِ عالم کی امامت کا منصب دیا گیا ہے۔ فرضِ اولین ہے وہ دوسری تک سیرتِ مصطفیٰ کے انوار بھی پہنچائے اور قرآنِ حکیم کی تبلیغ بھی کرے۔

اس مقصد کے تحت ہر دور میں کام ہوا مفسرین، مؤرخین اہل حال و قال نے اپنے اپنے رنگ میں بارگاہ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قلم کا خراج عقیدت پیش کیا اور وقت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسلام کی اشاعت فرمائی۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ دورِ حاضر کے ایک عظیم مصنف و محقق یعنی حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ نے اسے تحریر فرمایا ہے۔ قادری صاحب چوتھویں صدی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ صدی الحادی فتنوں اور گستاخانہ رجحانات کے اعتبار سے پہلے اودار سے مختلف ہے۔ خارجی اور داخلی دشمنوں نے اسلام کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اسلامی کے معاشی و سیاسی نظریات پر اعتراضات وارد کر کے طرح طرح کے شکوک و شبہات پھیلانے جا رہے ہیں اور نوجوان نسل کے ذہنوں کو مسموم اور ان کی فکر کو مفلوج کیا جا رہا ہے۔ اس بے پروائی حملے کا مکیاب جواب اسی صورت میں ممکن تھا کہ داخلی طور پر ملت کی شیرازہ بندی ہو مگر ایسا بھی نہ ہو سکا۔ فردِ بند شجرِ اسلام کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ حیرت ہے جن مسائل پر آج تک کسی اختلاف نہ ہوا یا لوگوں کی جدت پسندی نے انہیں بھی معاف نہ کیا۔ زیادہ افسوس اس کا ہے کہ اکثر اختلافات نشانِ سالِ کتاب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت سے متعلق ہیں مسئلہ نور، علم غیب، حاضر و ناظر، ندائے یارِ رسول اللہؐ یہ وہ مسائل ہیں جن پر کبھی دو رائیں نہیں ہوتیں۔ اور اب اسلام کی داخلی فضا میں انہی مسائل پر جنگ و جدل، بحث و مناظرہ کے بازار گرم ہیں۔ سوچئے یہ کس قدر کربناک منظر ہے جب خود امتی ہی اپنے نبی کو عام بشر سے کچھ بھی زیادہ نہ ماننے پر مقرر ہوں۔ اُس کے خداداد علوم وافرہ و کثیرہ پر معترض ہوں وغیرہ وغیرہ۔

مولانا قادری وقت کے ان تقاضوں سے بے خبر نہیں۔ وہ خارجی اور داخلی محاذوں پر

معرکہ آزمائی کے آداب کو بھی طرح سے واقف ہیں۔ مرزا سیہ طاعنہ، نجدیہ، دہلویہ اور روافض و خوارج سب ان کی مناظرانہ صلاحیتوں کا لوہا مانتے ہیں۔ مگر یہ کتاب بنیادی طور پر سیرت کی کتاب ہے۔ مولانا اس میں صرف اثباتی رنگ میں حضور سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ حیاتِ مقدسہ کے ہر پہلو پر مقدّر بھر روشنی ڈالیں گے اور حسبِ ضرورت اختلافی موضوعات پر مثبت انداز میں دلائل و ثبوت کے انبار لگاتے

چلے جائیں گے۔ پروگرام یہ ہے کہ علم کی ہر نوع سے فائدہ اٹھایا جائے اور جدید و قدیم نیز شرقی و غربی فکر و نظر سے ایک گلدستہ نعت حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کیا جائے۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اصل کتاب کا صرف پہلا حصہ ہے۔ مولانا غلام نے اس میں فقط تین موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اول الخلق ہونا۔

۲۔ حضور پر نور کا نور ہونا۔

۳۔ بشارات

امید یہ ہے ان مسائل پر ان سے زیادہ حوالجات اُردو زبان پر کہیں بھی کیجا نہیں جاتیں مولانا اس دور میں اس فن (کثرت حوالجات) کے امام ہیں۔ اصاعروا کا بران کی تحقیقات پر حیرت زدہ ہیں اور منکرین و مبخود۔ یہ وہ وصف ہے جو ان کی ہر کتاب سے آشکار ہے بالخصوص سیرت غوث الثقلین تو پاکستان کے عوام و خواص سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔ اس کتاب کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ زبدۃ العارفین، قدوة السالکین، سیدی و مرشدی قبلہ عالم حضور پیر سید علی حسین شاہ صاحب امت برکاتہم العالمین اور امام سیاست پیکرِ علم و عمل علامہ شاہ احمد نورانی بدظلمہ نے تقریب کے رنگ میں مہر تصدیق مثبت فرمادی ہے۔ مولانا نے اس کتاب سے فاسخ ہو کر زیرِ نظر کتاب کی تیاریاں شروع کر دیں یا یوں سمجھو غوث الوری رضی اللہ عنہ کے کوچہ سے ہو کر خیر الوری علیہ التیمۃ و النصار کے آستانے پر پہنچے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنے (قادری) فقیر کو سید الثقلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا دروازہ دکھا دیا ہے۔ یہ بھی تو حضور غوثِ اعظم ہی کی عنایت ہے کہ مولانا کی زبان میں حد درجہ سلاست و اثر ہے بمصدقِ عہد دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

ان کا لباس سادہ، خوراک سادہ اور اسی طرح ان کی زبان بھی سادہ ہے۔ سادگی کو بھی اگر ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے تو ان کے ایمان کی کیفیت ظاہر و باہر ہے۔ مگر یہ سادگی پر کاری سے بھی آراستہ ہے۔ ان کے افکار میں باطل سوز بجلیاں چمکتی ہیں۔ ان کے دلائل کی قوت الوند شکن معلوم ہوتی ہے۔ ان کا سوز و دُور اور نفسِ گرم گستاخانِ رسالت کے لیے پیغامِ ہلاکت ہے۔

یہ سچ ہے کہ ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے فلسفہ جدید کو عشق کے سمندر میں غوطہ زن کیا۔ یہ بھی درست ہے کہ اس صدی کے سب سے بڑے مفتی مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ نے علم و افتاد میں عشق رسول کی مروج پھونک دی اور یہ ان کا سب سے بڑا کمال ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دورِ حاضر میں مولانا شاہ احمد نورانی نے خازنِ سیاست کو گلزارِ عشق بنانے کے لیے تگ و دو کی۔ اور کسی حد تک یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ مولانا قادری نے بحث و مناظرہ کی خشکیوں کو عشقِ رسول سے تر کر دیا ہے۔ مولانا ایک روشن خیال عالمِ دین، شرف نگاہ، مغلزبان، بلند پایہ خطیبِ عالی ہمت رہنما اور تحقیق پسند مصنف ہیں۔ ان کے کتب خانے میں مختلف علوم کی مختلف زبانوں میں ہزاروں کتب و رسائل ہیں۔ انہیں مطالعہ سے گہرا شغف ہے۔ ملک کے طول و عرض ان کی خطیبانہ لکاردوں سے گونج رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی تحقیق بھری تحریریں مخالفین کو ساکت و صامت کر رہی ہیں۔ لیکن میں پھر کہوں گا ان سب سے بڑی عنایت ان کا جذبہ عشقِ رسول ہے جس نے خود ان کی تحریر و تقریر میں ایک نور بھر دیا ہے۔ یہ خاص شرف ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

یہ رتبہ بلند عطا جس کو مل گیا

خدا و مصطفیٰ (جل و علا فضل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے فضل سے یہ وصف اس کتاب میں بھی پوری طرح موجود ہے بلکہ زیادہ ہے۔ کثرتِ حوالجات ہی سے سکون نہیں ملتا بلکہ اندازِ بیان بھی تسکین بیز ہے کتاب کا نام انہوں نے انوارِ محمدیہ فی سیرتِ المصطفویۃ تجویز فرمایا ہے اس میں ایک لطیف نکتہ بھی ہے یعنی یوں تو حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے کون و مکان روشن ہیں مگر محمدیت حضور کی شانِ منہریت کی طرف اشارہ ہے۔

مصدرِ منہریت پر بے حد درود! منظرِ مصدريت پہ لاکھوں سلام!

یہ رحمتِ للعالمین کی شانِ بے مثلی ہے۔

مَنْزَلَةٌ عَنْ شَيْءٍ يَكْفِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْجَمِّ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

کتاب کا نام بھی تبارک ہے کہ کیتانی کے انوارِ صرف ذاتِ مصطفیٰ اور سیرتِ مصطفیٰ میں ہیں یعنی کیا کہوں وہ آپ ہی اپنا جواب اب اس نقطہ نظر سے کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔ سطر

سطر اس کی تصدیق کرے گی اور نقطہ نقطہ اس بحث کی وضاحت کرے گا۔

دُعا ہے مولائے اکرم ربِّ عالم جل مجدہ اپنے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کے تذکارِ جمیل کو قبول فرمائے اور نوجوانانِ ملت کو اس سے ہرہ ور ہونے کی توفیق ارزائیں فرمائے۔
مولانا باقی حصصِ دجن میں وصال شریف تک کے حالات ہوں گے، کہہ سکیں اوہم سب کو
عشقِ رسول کی دولتِ سرمد نصیب ہو۔

عُرُ اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دُعا کے بعد
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ
الرُّسُلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الْمُنْتَظَرِیْنَ -
دُعا گو۔

عبید المصطفیٰ محمد حسین آسی نقشبندی
ایم اے (اسلامیات)، ایم اے (اُردو)
گدائے آستانِ لاثانی علی پور شریف،
پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ کالج سیالکوٹ

مدنی تاجدار

از تبرکاتِ عمدۃ المحتقین زبدۃ المفسرین صدالافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ

ہستی کا پہلا نقش | دائرۃ کائنات کا مرکز مجموعہ مخلوقات کا حرفِ اولیٰ، گلزارِ خلاق کا سب سے نفیس ٹھپول، آسمان وجود کا نیرِ اعظم وہ تابان و درخشاں نورِ عالم افروز ہے جس کے ظہور نے اپنے پر تو جمال کے فیضان سے کائنات کو مالا مال کر دیا۔ یہ کاتبِ قدس کے علمِ ایجاد کا سب سے پہلا نگار ہے۔ اسی نے اپنے حسن و جمال زیبائی و بھائی خوبی دلربائی سے ہر تن سراپا زبان ہو کر اس کی صنعت و حکمتِ علم و قدرت بدیع نگاریِ نادر طرازی اوصافِ کمال، عزت و جلال کی بر ملا شہادت دی (علیہ ازہر صلوات و اعلیٰ تسلیات) اس کی شان والا سے اُس کی شانِ عالی ظاہر ہوئی۔ اس کی ہستی مقدس سے اُس کی ہستی پاک پہچانی گئی۔ آیت: **هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِثِينَ رُسُلًا مِنْهُمْ الْآيَةِ**۔ آیت: **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ الْآيَةِ**۔ قرآن پاک ان آیاتِ طیبہ میں یہ تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ عز و علا تبارک و تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ سید ابراہار صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و بارک وسلم کے محاسن و اوصاف کی معرفت ہے۔ عالم کی تمام ہستیاں اسی پاک ہستی کا صدقہ جہان کے سارے وجود اسی پاک وجود کا طفیل ہیں۔ بیشک ثانی اول پر موقوف اور اپنی ہستی میں اُسی کے دامن کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں اول اپنے وصفِ اولیت میں لاثانی سلسلے کا ثانی نہیں اس ہستی مقدس کا کوئی نظیر ہے نہ مثیل نہ ہمتا نہ عدیل۔ لاثانی نے لاثانی بنایا ہے۔ بے نظیر نے بے مثال پیدا کیا ہے۔ اُس رُوح مصور جانِ مجسم پہ بے شمار دُود جس کے وجود نے وجود بے کیف کا پتہ دیا اور جس کے حُسنِ ملیح نے محبوبِ حقیقی کے حُسن کا خطبہ پڑھا۔ وہ حُسنِ بے پردہ جو بے شمار حجاب رکھتا تھا۔ اور باوصف غایتِ ظہور و اشراق کمالِ خفا و استتار میں تھا۔ ہر کہیں جلوہ افروز تھا اور کہیں نظر نہ آتا تھا۔

بے پردگی تو پردہ تو !! اے نورِ نظر حجابِ آ کے!

بیمہ و پایاں نشان رکھتا تھا۔ اور بے نشان تھا اُس کا جلوہ دلربا مدنی محبوب کے رخسارِ نور میں نظر آیا۔ آمینہ کی جلا نے یار کے رخ سے بَرَق اٹھایا جو آنکھ میں نہ آ سکتا تھا وہ دل میں سما یا جس کا پتہ نہ تھا وہ رہنما ہوا۔

عشاق کی راہ طلب میں حیرانی و پریشانی دور ہوئی۔ مراد طالب ہے ہم سب غوث ہے اور مطلب آرزو مند کی تلاش
بے نشانی نشان بنی۔ اور پردہ دید کا ذریعہ ہوا چشم حیران نصیب اور دید حیران کو دید جمال منیر آئی۔ نظر بازی
کے لطف اٹھانے اور جان و دل فدا کرنے کا موقع ملا۔

چھپ کے پردے میں آنکھ کے وہ حسنین دل کے مجھے میں ہو گیا ہے مکین!
لاکھ پردے میں اور پردہ نہیں! جلوہ گر گشت یار پردہ نشین
غمرہ زن گشت حسن در بازار!

حسن ازل عربی شاہد کی طلعت میں نمودار ہوا۔ نورِ قدیم نے برزخی حجاب میں ظہور فرمایا۔ حق ہے کہ
یہ ذاتِ برحق آئینہ حق مناسب ہے۔ عالمِ دنیا میں اُس کا ورودِ مظهر اور پیکرِ بشری اور صورتِ انسانی میں اُس
کی جلوہ نمائی۔ اسی کو تعینِ اول کہتے ہیں یہی مخلوقات کا مبداء اور نورِ الہی کا پہلا پرتو ہے۔ یہی نامِ حق
اور خلیفہ مطلق ہے یہی آفرینشِ عالم کا مقصود ہے۔

مقصود ذاتِ تست در جملگی طفیل!

خَلَقْتَ الْخَلْقَ لَا عَرْضَ لَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عَلَى كَوْلَاكَ لَمَّا
حدیثِ قدسی | خَلَقْتَ الدُّنْيَا يَعْنِي اللَّهُ تَعَالَى فَرَمَانَا ہے کہ میں نے مخلوقات کو اس لیے پیدا کیا
تاکہ اے حبیبِ آپ کی کرامت و منزلت کی اُن کو معرفت کراؤں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں ہرگز دنیا کو پیدا
نہ کرتا۔

تمام دنیا اسی پاک بستی کی عزت و منزلت ظاہر کرنے کیلئے مخلوق ہوئی۔ ہر ممکن کو اسی کی اطاعت و خدمت
اسی کے اظہارِ شان و شوکت کے لیے وجود و مرحمت ہوا۔ بطوتِ الہیہ اور وجودِ حق اُسی کے وجودِ مبارک سے
پہچانا گیا۔ جمالِ کبریائی کی معرفت اُسی کی بدولت ہوئی۔ کاتبِ ازل نے سب سے پہلا جو دکش نقش رقم فرمایا سب
سے اول جس ذاتِ اقدس کو ہستی عنایت کی وہ عربی تاجدار کا نورِ پاک تھا۔ یا جابر ان الله خلق
نورَ نبیک قبل الامة شیاء اس نورِ پاک کو نبوت و رسالت کا جلیل منصب مرحمت کیا۔ اُس
کی خلافتِ عظمیٰ و نبوتِ کبریٰ کا سکہ جاری ہوا۔ فرما زوالی و حکمرانی کے اعلان کیے گئے۔ نیابتِ حق کے اونگٹ
سر پر تہکن فرما کر عزت و جلال کا تاج زیب سیرا قدس فرمایا۔ تخت نشینی و تاجپوشی کی دھوم مچی اور
ابھی تک آدم علیہ السلام کی روح جسم سے متعلق بھی نہیں ہوئی۔ ابو البشر کا پہلا بھی نہیں بنا کُنْتُ

نَبِيًّا وَآدَمُ مَبِينٌ الزَّوْجِ وَالْجَسَدِ. كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ لِمَجْدَلٍ فِي طِينَتِهِ -

بابائے شفیق ہر دو عالم فرزندِ خلف ترین آدم !
از عیسے مریمی موحشہ بر عالم و آدمی مقدم !

اے نام تو بر زمین مستند !

خوانند بر آسمانست احمد

کائنات میں کسی ہستی کا ظہور کسی نئے نقش کی نمود کسی وجود کا نہا نغمانہ عدم سے قدم
نیا مولود | لگانا بڑی پُر لطف بات ہے جس کے لیے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ انتظار کھینچے جاتے ہیں
آنکھیں شوق کے ساتھ دید کے لیے وا ہوتی ہیں۔ دلوں کو سرور کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ عام ازینکہ یہ
ہستی کسی رتبہ اور منزلت کی بروختے اگر انسانی مصنوعات جو اپنے ہی جیسے افراد کی عقل و تدبیر کا نتیجہ ہیں۔
اُن پر کس قدر خوشیاں کی جاتی ہیں۔ ریل جب ایجاد ہوئی اُس پر کس حیرت و استعجاب سے نگاہیں پڑیں اور
اُس کی تعریف سے ہر زبان نے استلذاز کیا۔ ہوائی جہازوں کی خبریں کس شوق کے ساتھ سُنی جاتی ہیں ان
کے تذکرے کس لطف کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں تجربہ شاید ہے کہ برنی چیز سے طبیعت کو ایک بے لاشست
اور سرور حاصل ہوتا ہے مشہور ہے کہ کل جَدِ نَبْدُ لَدِ نَبْدِ جَبِ اَوَّلِیٰ درجہ کی موجودات اور اپنے دہم خیال کی
بنیادوں پر تعمیر کی ہوئی عمارت تک کا عالم ہستی میں نمودار ہونا۔ ایک وقعت رکھتا ہے اور فرح و انبساط کا مزہ
ہوتا ہے۔ دنیا اُسی سے ایک نئی زینت حاصل کرتی ہے تو کسی اعلیٰ مخلوق کا پیکر وجود میں ظاہر ہونا اور صانع
عالم کی قدرت کے کرشمے اور بدیع نگاری کے مرقع کا رونما ہونا کتنی شان و شوکت کیسی عظمت و جلالت
کس قدر فرح و طرح کے لوازم اپنے ساتھ رکھتا ہوگا۔ اور دنیا میں اُس کے ظہور سے کیسی تہلے اور روشنی۔
کیسی دھوم دھام ہوگی۔

روزِ مزہ کا مشاہدہ ہے کہ ہر غریب اور ادنیٰ شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو روزِ استقرارِ حمل
سے وضع کی ساعت تک ماں باپ عزیز و اقارب اور ان کے دوست احباب کے ساتھ کیسا پُر لطف
انتظار کرتے ہیں دُعا میں مانگتے ہیں۔ اُمیدوں کے مزے لیتے رہتے ہیں۔ پیدائش کے وقت جب یہ نیا
مولود دنیا میں قدم رکھتا ہے تو سب بچوں کی طرح کھل جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں
دوست احباب کو مزہ پہنچاتے ہیں وہ سُن کر باغ باغ ہو جاتے ہیں خطِ یکھے جاتے ہیں۔ تار دے

جاتے ہیں شیرینیاں تقسیم ہوتی ہیں عیش و نشاط کی محفلیں ترتیب دی جاتی ہیں۔ دعوتیں کی جاتی ہیں۔ داد و دہش کا بازار گرم ہوتا ہے خوشی کے سارے لوازم پورے کیے جاتے ہیں پھر اسی خوشی کے دن کی یاد تازہ کرنے کے لیے سال بسال سالگرہ کی جاتی ہے۔ اور اس میں دل کے حوصلے دکھائے جاتے ہیں۔ یہ تو معمولی معاشرت رکھنے والوں کا تذکرہ تھا۔ دنیا میں اقبال و اقتدار رکھنے والے تاج و دیہم کے مالک تخت و سریر کے والی نے یہاں کا کس کر و فرسے استقبال کرتے ہیں۔ اور تولد فرزند کی خوشی میں کیا کیسا اولوالعزماں دکھاتے ہیں۔ یہ بھی ادنیٰ وجود ہیں۔ وہ اعلیٰ ترین کائنات جن کی پاک ہستیوں سے خدائے پاک کی ہستی پہچانی جاتے عالم میں انقلاب کر دیں۔ دنیا کو سبھی و بہیمی خواص کے پنچے سے چھڑا کر ملکی صفات کے ساتھ متصف بنادیں۔ نفسانی کدورتوں کو بجائے ربانی الوار سے قلوب کو معمور فرمادیں۔ انسانی نفوس کو شائستگی عنایت فرمائیں۔ دنیا کو دستگیر بن کر قعر منکالت سے نکالیں۔ عدل و انصاف کے قوانین جاری کریں ظلم و جہالت کی افواج کو شکست دیں۔ دُور افتادوں کو منازلِ قرب تک پہنچائیں چھوٹے بہوؤں کو رب سے ملائیں۔ اُن کی ولادت مبارکہ عالم کے لیے رحمت جہاں کے لیے نعمت آفتاب کی طرح ہلکا اُس سے کہیں زیادہ اُن کا فیض برسرِ کرم ہے۔ اور کائنات کے تمام خوش نصیب اُس سے بہرہ اندوز اور فیضیاب ایسی پاک ہستیوں کا ظہور اور اُس کی یادگاریں کس فرح و طرب کس خرمی و شادمانی کس شان و شوکت کس دھوم و دھام کی مستحق ہیں۔ آیت **وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ مَاذَا أَرَأَيْتُمْ إِيَّائِي إِذَا جَعَلْتُ فِيكُمْ أَرْبَابًا مِّثْلَ الْآيَةِ**۔

جس ادنیٰ ہستیوں کے ظہور کی خوشی کی جاتی ہے۔ اور اُن کی یادگاریں قائم ہوتی ہیں تو اعلیٰ ترین کائنات اور مقصود آفرینش جو ذات ہو اُس کے رشتہ افروز ہونے کی کس قدر خوشی ہونا چاہیے اور اُس کی یادگاریں کس شان و شوکت کے ساتھ قائم کرنا لازمی ہیں۔ کار سازِ قدرت سناں و جبرِ وادس کو زلے انداز کے ساتھ عجب شان و شوکت سے ظاہر فرمایا۔ دنیا میں تبدیلیاں ہوتیں فصلی اور موسمی تغیرات نے ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے والی ہستی کے درود کی خبر دی۔ قحطِ سالِ بفع ہوئی۔ تمام جہاں مرفہ الحال ہو گیا۔ اس کو اس مولودِ مسعود کی دعوتِ عامہ اور ضیافتِ سرور کی خواہ صدقہ و خیرات سمجھئے حاصل یہ کہ عالمگیر مصیبت کے بجائے رحمتِ عامہ کا نزول ہوا۔ خشک اور چھل میلان سرسبز و شاداب ہوئے سوکھے درخت پھل لائے۔ دُبلے جانور فر بہ ہو گئے بھوکے قحط زدہ سیر معلوم ہونے لگے۔ عالم کا نقشہ

بدل گیا۔ دنیا کی کاپی پٹ گئی۔ نظامِ قدرت کے عظیم الشان تبدل نے ایک ستر الہی کے ظہور کا پتہ دیا۔
 بت خانوں میں بل چل چلی۔ بت سرخاک ہوئے۔ جھوٹی حذائی کی جھوٹی شوکت خاک میں ملی۔ باطل معبودوں
 کی رسوائی و خواری نے ان کے لطلان کی شہادت دی۔ آتش خانوں کی صد ہا سالہ آگ نتر ہوئی۔ عزت و
 جبروت والے بادشاہوں کے قصر الیواں زلزلہ میں آئے۔ فلک رفعت قلعوں کوہ ساماں دیواریں شق
 ہوئیں۔ کنگرے سر بسجود ہوئے۔ شیاطین کے تحت الٹ گئے۔ ربانی الوار خطہ خاک کی طرف متوجہ ہوئے۔
 عالم ملائکہ میں دھوئیں مچیں۔ روحانیات کے ورود سے صحن زمین پر ہو گیا۔ آرزو مند ان جمال کی چشم
 تنہا وا ہوئی۔ زکس منظر کا فرش بچھا۔ رحمت الہی کا شامیانہ تنا۔ گلشنِ تنہا میں باد مراد چلی۔ بامِ کعبہ پر علم سبز
 نصب ہوا۔ کونین کے تاجدار کی آمد آمد کا غلغلہ مچا جہاں نور سے معمور ہوا۔ فرح و طرب نے عالم پر قبضہ
 کیا۔ شبِ غم نے بستر اٹھایا۔ صبحِ امید نے چہرہ دکھایا۔ ۲۰ اپریل ۱۳۵۷ھ یا ۱۲ ربیع الاول کو صبح صادق
 نے طلوع فرمایا۔ تھوکر مرہ کے مقام پر عبد المطلب کے گھر میں عبد اللہ کے فرزند خلیل اللہ کے نورِ نظر کونین کے
 سرور دایرین کے تاجور نے آمنہ کے پیلو سے ظہور فرمایا۔ شنگانِ جمال کو شرابِ دیدار سے سیراب فرمایا۔
 آفتابِ حق و ہدایت طالع ہوا۔ نور الہی نے جلوہ فرمایا۔ تمام موجودات نے مرجامِ حیا کہا ۷

ولد الحبيب ومثله لا يولد ولد الحبيب وخده لا يتورد
 ولد الحبيب مطيباً ومكحلاً فالنور من وجناته يتوقد

يا قوم على النبی صلوا

تولبوا وتضرعوا وذلسوا

(ماہنامہ السواد الاعظم ۱۳۸۷ھ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ
 وَلَوْ مِنْ بِيهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ
 أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ فَلَا ضَلَّ
 لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ وَلَا وَالدَّ لَهُ وَلَا
 مَوْلُودَ لَهُ وَلَا زَوْالَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا
 وَمَوْلَانَا وَمَلِكَنَا وَمَاؤُنَا وَأَوْلِنَا وَأَعْلَنَا وَحَبِيبَنَا وَمُحِبُّوْنَا
 وَرُفُقَنَا وَرَحِيمَنَا وَكَرِيمَنَا وَعَلِيمَنَا وَسَمِيعَنَا وَشَفِيعَنَا وَ
 نَصِيرَنَا وَبَشِيرَنَا وَنَذِيرَنَا وَخَبِيرَنَا وَكَفِيلَنَا وَمَطْلُوبَنَا
 وَكَفَلَنَا وَمَمْلِكَنَا وَمَالِكَ مِلْكِ رَبِّنَا يَا ذَا رَبِّنَا وَسَمِيتَنَا
 وَمَطْلُوبَنَا وَمَقْصُودَنَا وَمَوْجُودَنَا وَنُورَنَا وَنُورَ إِيْمَانِنَا وَنُورَ
 إِسْلَامِنَا وَنُورَ دِينِنَا وَنُورَ مِلَّتِنَا وَنُورَ شَرْعِنَا وَنُورَ رَبِّنَا وَ
 نُورَ ذَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ صِفَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ سَمَوَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ
 أَرْضِ رَبِّنَا وَنُورَ عَرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قُرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قَلَمِ
 رَبِّنَا وَنُورَ لَوْحِ رَبِّنَا وَنُورَ كُرْسِيِّ رَبِّنَا وَنُورَ قَبُورِنَا وَ
 نُورَ صُدُورِنَا وَنُورَ قُلُوبِنَا وَنُورَ بُيُوتِنَا وَنُورَ عُيُونِنَا وَنُورَ
 أَجْسَادِنَا وَنُورَ أَجْسَامِنَا وَنُورَ أَرْوَاحِنَا وَنُورَ رِيْمِنَا وَنُورَ
 أَبْدِينَا وَنُورَ أَوْلِنَا وَنُورَ آخِرِنَا وَنُورَ ظَاهِرِنَا وَنُورَ بَاطِنِنَا
 وَنُورَ عُلُومِنَا وَنُورَ قُرْآنِنَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَوْلَادِهِ وَخُلَفَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ
 وَعَشَرَتِهِ وَبَنَاتِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَأَحْبَائِهِ وَأَوْلِيَاءِهِ أَجْمَعِينَ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَبِيِّ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

(پ ۶ ع ۷)

جس اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب و مطلوب منزہ عن کل عیوب، دانائے غیوب
احمد مختار، کل کائنات کے تاجدار، پیاری اُمت کے غمگسار، بکیوں اور بے بسوں کے مددگار
محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سیرت مطہرہ لکھی جا رہی ہے۔ رب
العالمین جل جلالہ نے ان کو اپنی مقدس، تمام کتابوں سے برتر اور افضل کتاب قرآن مجید،
فرقان حمید اور برہان رشید کی اس آیت میں ان کی آمد آمد اور ان کی شان بیان کرتے
ہوئے ان کو نور قرار دیا ہے جیسا کہ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے
اُن مستند مفسرین عظام محدثین کرام نے جنہیں ہر طبقہ اور گروہ کے اکابرین اور رہنما ان کو
مسلمہ اور مستند سمجھتے ہوئے اپنی اپنی کتابوں اور تحریروں میں ان کے حوالہ جات بیان کرتے
ہیں، اپنی اپنی کتب تفاسیر اور کتب احادیث میں نور سے مراد سرور کائنات، مخیر موجودات
منہج کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات والتسليمات کی ذات بابرکات قرار دیا
ہے۔ ذوق و شوق میں اضافہ اور تسکین قلبی کی خاطر مفسرین اور محدثین کی اصل عبارات
پیش خدمت ہیں۔

تفسیر کبیر | امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں إِنَّ الْمُسَادَّ
بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ نُوْرٍ

سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر کبیر ص ۲۹۵ ج ۳ مطبوعہ مصر)

تفسیر خازن

امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ لِيَعْنِي حَمْدًا
 بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور
 یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

(بقیہ صفحہ ۳۷) نیز لکھا ہے کہ امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ عقیدہ اور مذہب کے مسلمان اہلسنت تھے۔
 اور ان کی تفسیر کا اصلی نام مفاتیح الغیب ہے۔ جو اہم باسمیٰ ہے۔ اسلامی کتب خانہ میں اس کی نظیر دوسری
 تفسیر میں نہیں پائی گئی۔ نہ متقدمین کی نہ متاخرین کی۔ ہم (ابراہیم میر) امام کے وصف میں ورق کے ورق بھر
 دیتے لیکن خیال آیا کہ کیا یہ بزرگ امام میری توصیف کا محتاج ہے اور اس کی تصنیفات اس کی زندہ گواہ موجود
 نہیں ہیں؟ تفسیر کبیر کی تفسیر میں بھی ہم کئی ورق لکھ ڈالتے لیکن خیال آیا کہ اہل علم کے لیے خود تفسیر کبیر کا مطالعہ
 کافی ہے۔ ہمارے بیان کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں صرف اتنا کہوں گا کہ میرے (ابراہیم میر) اُسٹاد مخدوم حامل
 لوا السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقیدہ و نقلیہ میں بامذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی
 قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز
 کے اسرار معلوم ہو جائیں (المحدثات ص ۲۵۷ جولائی ۱۹۱۲ء) دہلیہ کے مولوی عبد المجید سوہدروی بیان کرتے
 ہیں کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی تفسیر قرآن کے امام فخر الدین رازی کے بہت مداح تھے اور آپ کی تفسیر کبیر
 سے وہ البانہ عقیدت رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے قرآن پاک کو جتنا سمجھا اسی تفسیر سے سمجھا۔ (الاعتماد
 لاہور ص ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے تفسیر کبیر کو بے مثل تفسیر لکھا ہے (تفسیر واضح البیان ص ۲۵)
 دہلیہ کے حافظ محمد صاحب دہلوی نے امام رازی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلی مئی یکم جنوری ۱۹۴۲ء)
 دہلیہ کے حافظ عبداللہ دہلوی لکھتے ہیں کہ امام رازی کا پایہ علوم آلیہ اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہل علم پر مخفی نہیں
 (ہدایت تفسیری ص ۹۷)

۱۔ ان تفاسیر کے معتبر ہونے کا تذکرہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی (جو کہ دہلیہ غیر معتدین کے سرخیل اور معتد
 رہنما شمار کیے جاتے ہیں) اس طرح کرتے ہیں کہ محمد تفاسیر معتبرہ کیا معقولی اور کیا منقولی مثل تفسیر کبیر
 و تفسیر معالم و جلالین و تفسیر فیضی و رحمانی و فتح البیان و جامع البیان و مدارک و سراج منیر (باقی اگلے صفحہ پر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک نور اس لیے رکھا کیونکہ جس طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کی ذات بابرکات کی نورانیت سے راہ ہدایت ملتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّمَا سَمَّاهُ اللّٰهُ نُورًا لِأَنَّهُ يُهْتَدَى بِهِ كَمَا يُهْتَدَى بِالنُّورِ فِي الظُّلُمِ۔

(تفسیر خازن ص ۴۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

تفسیر مہیاوی | میں امام عبدالرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نور سے مراد سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
(تفسیر بیضاوی ص ۹۲)

اللّٰهُ نُوْرٌ يُرِيْدُ بِالنُّوْرِ حَمْدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تفسیر معالم التنزیل | میں امام ابو محمد الحسین الفرار البغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
بے شک آیات ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(تفسیر معالم التنزیل ج ۲ بر حاشیہ تفسیر خازن)

تفسیر ابن عباس | سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۸) و خازن و کشاف و تفسیر ابی السعود و عباسی و بیضاوی و تفسیر ابن کثیر میں وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الذِّیْنِ كَفَرُوْا کے معنی کفار کے ہاتھ سے غلامی اور نجات لکھے ہیں (شہادۃ القرآن ص ۴۱ ج ۱ از ابراہیم) جب مُطَهِّرُكَ مِنَ الذِّیْنِ كَفَرُوْا کے معنی کفار ان مفسرین کی اس تفسیر کو صحیح تسلیم کرتے ہیں تو پھر قد جبار کم من اللہ نور کی تفسیر میں نور سے مراد سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ماننا (جو کہ انہیں مفسرین کی تفسیر سے ظاہر اور واضح ہے) میں کیوں پس و پیش کیا جاتا ہے بلکہ انکار کیا جاتا ہے۔ پس دیانتدار اور آخرت کا خوف رکھنے والا کوئی شخص بھی نور سے مراد سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کا انکار نہیں کر سکتا۔ خدا ہم اللہ تعالیٰ (فقیر محمد منیار اللہ قادری غفرلہ)

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَرَسُولٌ
يَعْنِي مُحَمَّدًا

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر ابن عباس ص ۱۷ مطبوعہ مصر)

تفسیر مدارک | میں امام ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد النسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہیں کیونکہ ان کی نورانیت کی وجہ سے ہدایت حاصل
ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اسم
شریف سراجاً رکھا ہے۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَالنُّورُ مُحَمَّدٌ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ يُهْتَدَى
بِهِ كَمَا سُمِّيَ سِرَاجًا۔

(تفسیر مدارک ص ۲۰۴ ج ۱)

تفسیر سراج المنیر | میں امام محمد شربنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور وہ نور محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ
هُوَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

(تفسیر سراج المنیر ص ۳۴ مطبوعہ نوکثور)

میں امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور روشن کتاب مفسرین کرام علیہم
الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اول نور سے مراد
رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

تفسیر ابوالسعود | قَدْ جَاءَكُمْ

مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
قِيلَ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ هُوَ
الرَّسُولُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
وَبِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔ (تفسیر ابوالسعود ص ۳۴ ج ۲ برعاشیہ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر)

۱۔ تفسیر سراج منیر کا حوالہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتاب سراجا منیر میں بھی

درج کیا ہے دیکھئے سراجا منیر املہ

(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

تفسیر جلالین | میں علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
 بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے نور وہ نور نبی پاک احمد مجتبیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۹۷)

تفسیر ابن جریر | میں امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
 بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے نور یعنی نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے حق کو
 روشن فرمایا اور جن کی طفیل اسلام کو علیہ عطا فرمایا
 اور آپ کی جلوہ نمائی سے ہی اسلام غالب ہوا۔
 آپ کے صدقہ سے شرک کو مٹایا گیا۔ تو آپ نور
 الحق۔ (تفسیر ابن جریر ج ۹ ص ۶ مطبوعہ مصر)

۱۔ تفسیر جلالین تمام مذاہب کے درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے ہر مولوی اپنے مدرسہ میں تعلیم
 حاصل کرتے ہوئے ہی پڑھتا ہے کہ نور سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں مگر نور کے منکر باہر
 لوگوں کو اپنے درس حاصل کردہ کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین (فیتر قادی)
 ۲۔ سرار الوہاب یہ شمار اللہ امرتسری نے علامہ سیوطی کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ (المحدثات ص ۲۲ ستمبر ۱۹۱۲ء)
 ۳۔ دیوبندیوں کے مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین ان کے فضل و کمال
 وثوق اور وسعت علم کے معترف ہیں ان کی تفسیر حسن التفاسیر خیال کیا جاتا ہے۔ محدث ابن خزمیہ کا قول ہے
 کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر عالم نہیں جانتا (سیرت النبی ص ۲۱ ج ۱) حافظ ذہبی نے ابن جریر طبری
 کو اسلام کے معتمد اور مستند آئمہ کرام میں شمار کیا ہے۔ (میزان الاعتدال ص) غیر معتدین و باہیوں کا ترجمان
 لکھا ہے کہ ابن جریر طبری ایک عظیم الشان مفسر محدث اور مورخ ہیں۔ (الاعتصام لاہور ص ۲۰۹ فردری ۱۹۵۹ء)
 ۴۔ نواب صدیق حسنی بھوپالی نے تفسیر ابن جریر طبری اور تفسیر جلالین کو نافع تر تفسیر لکھا ہے۔ (العقار الضیوہ ص ۱۱)

تفسیر روح المعانی

میں امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ أَيْ عَظِيمٌ وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيِّ الْمُخْتَارِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور جو کہ عظیم نور ہے۔ اور وہ نور الانوار نبی مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱)

تفسیر صاوی

امام احمد صاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ نُورًا لِأَنَّهُ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيهَا لِلْإِرْشَادِ وَلِأَنَّهُ أَصْلُ كُلِّ نُورٍ حَسَنٍ وَمَعْنَوِيٍّ۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور وہ نور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپ کا اسم شریف نور اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ دلوں کو نور بصیرت بخشتے ہیں اور ان کو ارشاد فرما کر ہدایت دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہر حسنی اور معنوی نور کی اصل اور بنیاد ہیں۔

(تفسیر صاوی ص ۲۵ ج ۱)

تفسیر روح البیان

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ قِيلَ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ وَهُوَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین مغسٹین نے کہا ہے کہ اول نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ (تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۲۴۹)

نیز فرماتے ہیں کہ۔

سُمِّيَ الرَّسُولُ نُورًا لِأَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ أَظْهَرَ الْحَقَّ بِنُورِ قُدْرَتِهِ مِنْ ظُلُمَةٍ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اس لیے رکھا گیا کیوں کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اول

العَدَمِ كَانَ نُورٌ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ آوَلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي - (تفسير روح البیان ص ۲ ج ۲)

ظاہر فرمایا اور وہ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

تفسیر حسینی | میں علامہ معین الدین واعظ کا شفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
گفتہ اند نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم است و کتاب مبین قرآن است

مفسرین کرام علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کتاب مبین قرآن پاک ہے۔ (تفسیر حسینی فارسی ص ۱۲۱ مطبوعہ نو لکثور)

علامہ قاضی شمس الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-

تفسیر مظہری | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ يُعْطِيُكُمْ هُدًى أَصْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوِ الْإِسْلَامَ - (تفسیر مظہری ص ۲ ج ۲ مطبوعہ دہلی)

۱۔ غیر متخلین و ہابی حضرات کے مولوی ابوبحی امام خاں نوشہروی نے قاضی شمس الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ کے لیے بیہقی وقت اور علم الہدیٰ کے معرزالقاب لکھے ہیں۔

۲۔ تفسیر مظہری کے متعلق نوشہروی ہی رقمطراز ہیں کہ تفسیر میں بیہقی وقت علم الہدیٰ قاضی شمس الدین پانی پتی المرقنی (۱۲۲۵ھ) کی تفسیر مظہری ہے جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و ارادت کی وجہ سے ممدوح مرحوم کے نام کے ساتھ مضاف بھی کی گئی۔ قاضی صاحب مرحوم حضرت شاہ ولی اللہ کے تلامذہ سے ہیں۔ حدیث میں اتنے وسیع نظر کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے آپ کو بیہقی وقت کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ علوم باطن میں اس حد تک انشراح کہ آپ کے مرشد حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے آپ کو علم الہدیٰ کے سراپا سے عزت بخشی۔ قاضی صاحب کی یہ تفسیر اصل عربی میں ہے جس کے بعض حصص کا ترجمہ فارسی میں بھی چھپا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ دیوبند میں اس کی مکمل اشاعت زیر غور بلکہ زیر طبع تھی۔

(ہندوستان میں اجماعیث کی علمی خدمات ص ۲۳-۲۴) (فتاویٰ غفرانی)

تفسیر القاسمی | میں محمد جمال الدین القاسمی الشامی قد جاءكم من الله نور کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ والنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانه یجتدی بہ کما سمی سراجاً۔ (تفسیر القاسمی المستمعی محاسن التأویل ص ۱۹۱ ج ۶ مطبوعہ مصر)

شفار شریف | میں حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-
 قد سَمَّاكَ اللهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ نُورًا
 وَسَرَّاجًا مُنِيرًا فَقَالَ تَعَالَى
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ
 وَكِتَابٌ مُبِينٌ۔
 بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کا اسم گرامی نور اور سراجاً منیراً رکھا ہے۔
 جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

(شفار شریف ص ۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

موضوعات کبیر | میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-
 سَمَّاكَ اللهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ نُورًا
 وَكِتَابٌ مُبِينٌ۔
 اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن پاک میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف نور رکھا ہے۔
 (موضوعات ص ۸۶)

ناظرین! قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ کی تفسیر ان حضرات کی کتابوں اور تفاسیر سے درج کی گئی ہے جو ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ مفسرین اور اکابرین ہیں۔ اب ان حضرات کی تفسیر پیش کی جاتی ہے جو صرف اور صرف ایک خاص فرقہ یا گروہ کے ہی اکابرین ہیں۔

۱۔ فخر الدہلوی مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاکبہ نظیر کتاب قرار دیا ہے۔ (سراجاً منیراً ص ۱۹۴)

۲۔ قاضی سلیمان منصور پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن موسیٰ اصوبہ غزناطہ کے شہر سبیتہ کے قاضی، فقیہ، تفسیر، حدیث، و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۳۵ ج ۲) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

دیوبندی ولابی اکابرین کی تفاسیر

تفسیر ثنائی | سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ :-
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ - اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔

(تفسیر ثنائی سورۃ المائدہ ص ۱۸ مطبوعہ امرتسر)

تفسیر محمدی | مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے کہتے ہیں کہ نور سے
 مراد محمد یا اسلام جو دین ربانی۔ (تفسیر محمدی ص ۱۲۱ منزل دوم)

تبویب القرآن | غیور لدین وہابیہ کے مستند عالم مولوی وحید الزمان صاحب قد
 جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ آیت کا ترجمہ لکھ کر

لفظ نور سے مراد کے متعلق نشاندہی عاشریہ پر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یعنی حضرت
 محمد یا دین اسلام۔ (تبویب القرآن ص ۱۴۹)

اے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق وہابیہ کے مولوی ابو نعیم عبد العظیم حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ مولوی
 (ثناء اللہ) صاحب ایک روشن خیال اور نمانہ کی رفتار سے واقف اور ایک اسخ الاعتقاد اہل حدیث کے
 لیڈر ہیں (المحدثات امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء) مولوی ثناء اللہ کو فخر گل لکھا ہے (المحدثات امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء)
 مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ثناء اللہ امرتسری کو ہمارے سردار لکھا ہے (سراجا منیر ص ۹۲) نیز مشائخ قوم اور
 اعیانِ ملت میں شمار کیا ہے (المحدثات امرتسر ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء) وہابیہ غیر مقلدین کا مشہور اخبار الاعتصام
 لکھتا ہے کہ حضرت علامہ امرتسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی تھی کہ
 ان کی نظیر و مثال رجال المسلمین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں (الاعتصام لاہور ص ۱۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء)
 مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ (ثناء اللہ امرتسری) کا تبحر علمی اور قادر الکلامی مسلم کل ہے۔
 (تاریخ المحدثات ص ۱۴۱)

شرح اسماء الحسنیٰ | میں وہابیہ کے مستند اور محقق مولوی قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ

مِنْ اِلٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ۔ اس آیت میں وجودِ باجوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بتلایا گیا ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ نور ہے اور اُس نے اپنے رسول کو نور بنا کر بھیجا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱) وہابیہ کے محقق قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ اسی مبارک نام سورہ مائدہ میں نور بتلایا گیا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اِلٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ خَادِنٌ وَّ مَعَالَمٌ میں نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے حضور ہی و صروح امر اور تبیین نبوت میں نور ہیں۔ اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تعلیم تنویرِ قلوب کے لیے نور ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۳)

ترجمان القرآن | جو کہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کی اردو میں تفسیر ہے اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ نہ جاج نے کہا مراد نور سے حضرت ہیں یا اسلام یا قرآن۔ (تفسیر ترجمان القرآن ص ۸۵ ج ۱)

لے شرح اسماء الحسنیٰ کتاب کے بارے مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ قاضی صاحب نے اسماء الحسنیٰ کی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الحسنیٰ کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے قاطعہ کتاب ہے۔

(المحدث امرتسر ص ۵ نومبر ۱۹۳۶ء)

لے مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔ اور انداز بیان و کشف اور مدلل ہوتا ہے۔ (الاقسام ملیم جولائی ۱۹۶۰ء اخبار ملیم)

لے نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کو ثناء اللہ امرتسری نے مجذوب لکھا ہے۔ (اخبار المحدث امرتسر ص ۲۸ جون ۱۹۱۲ء) وہابیہ کے مفسر مولوی محمد دہلوی لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدامتے المحدث روضا میں غلہ مکانی نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار تو بہت ہی دنیا تک تاریخ عالم فراموش نہ کر سکے گی۔ (اخبار محمدی دہلوی ملیم مئی ۱۹۴۲ء)

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

تفسیر فتح البیان | دہا بیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مجتہد اور مفسر نواب صدیق حسن خان بھوپالوی اور قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ :-

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ
كِتَابٌ مُبِينٌ قَالَ الزَّجَّاجُ النُّورُ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
(تفسیر فتح البیان صد تفسیر فتح القدیر)
بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور روشن کتاب، زجاج نے فرمایا
ہے کہ نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

تفسیر عثمانی | دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں
کہ شاید نور سے خود نبی کریم صلم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کتاب مبین سے قرآن کریم
مراد ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۹۲ برعاشیہ قرآن پاک مطبوعہ تاج کمپنی)

مولوی اشرف علی تھانوی | جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے نہایت ہی مقتدر
فرد، محدث اور مفسر ہیں بلکہ مجدد اور حکیم الامت
کے القاب سے پکارے جاتے ہیں۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ
مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ایک مختصر سی آیت ہے اس میں حق سبحانہ
تعالیٰ نے اپنی دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہے۔
اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو لفظ نور سے ذکر فرمایا ہے اور
دوسرے کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے اور یہ توجیہ اس آیت کی ایک تفسیر
کی بنا پر ہے یعنی جبکہ نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود موجود مراد لیا جاوے۔
(اشرف الموعظ ص ۱۴)

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ النور میں تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قَدْ
جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ میں بھیدی اللہ کی ایک تفسیر
ہے کہ نور سے مراد حضور ہوں۔ اور اس تفسیر کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی
قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ لَنَا فرمایا ہے تو یہ قرینہ ہے اس پر کہ دونوں جگہ جبار کم

کا فاعل ایک ہو۔ (رسالہ النور ص ۳)

مقالوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اب لیجئے کہ نور کی حقیقت سے ظاہر ہے
منظہر لغیرہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مظہر کے بہت مناسب ہے کہ مراد نور سے
آپ ہوں۔ (النور ص ۳)

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر
مولوی ادیس کاندھلوی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے
ایک نور آیا ہے۔ مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک روشن کتاب آئی ہے۔ قناد
اور زجاج سے منقول ہے کہ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باریکات مراد ہے۔
دیکھو روح المعانی ص ۴، تفسیر قرطبی ص ۴، تفسیر معارف القرآن ص ۴ ج ۴

اپنی کتاب التوسل (جو کہ مولوی کفایت اللہ
دہلوی مولوی محمود الحسن اسیر مالم، مولوی بشیر

مولوی مشتاق احمد دیوبندی

احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع دیوبندی کی مصدقہ ہے) میں لکھتے ہیں کہ فرمایا اللہ کریم نے
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ترجمہ بیشک آیا ہے تمہارے
پاس اللہ پاک کی طرف سے نور اور کتاب مبین اس جگہ حسب روایت شفاء قاضی حیا
نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآن مجید
ہے۔ اور کہا تفسیر روح المعانی میں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ نُورُ
النُّوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى هَذَا أَهَبَ
فَتَادَةً وَاخْتَارَهُ الزَّجَّاجُ غرض نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور کی ذات
پاک پر اسی وجہ سے ہے کہ حضور نور مجسم اور روشن چراغ ہیں۔ نور اور چراغ ہمیشہ
ذریعہ وسیلہ صراطِ مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک طریق سے بچنے کا ہوتے ہیں۔ پس
حضور سراسر نور یقیناً تمام اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے واسطے اللہ کے
مقرر کیے ہوئے وسیلہ ہیں۔ اور ایسا وسیلہ ہیں کہ حالتِ حیات میں بھی وسیلہ تھے

اور بعد وفات بھی قیامت تک وسیلہ ہیں۔ کیونکہ جو نام اللہ کریم نے اپنے کلام قدیم میں آپ کا تجویز فرمایا وہ تمام زبانوں میں حضور کی ذات پاک کے واسطے ثابت ہے۔ بلکہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے جبرائیل علیہ السلام کو قریش مصیبت کے وقت ہی نور کے سبب حل مشکلات کا وسیلہ بنایا کرتے تھے۔ (التوکل ص ۲۲-۲۳)

نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہ ماننا معتزلہ کا عقیدہ

قاری بنی ص: مفترین عظام علیہم الرحمہ نے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ میں نور سے مراد سرور کائنات محمد مصطفیٰ علیہ التمجید والثناء کی ذات بابرکات لی ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔ اب نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مراد نہ لینا کن حضرات کا عقیدہ ہے؟ وہ حضرات معتزلہ ہیں جس کے ثبوت میں حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ محمود آلوسی | جو کہ مستند تفسیر روح المعانی لکھنے والے ہیں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے

ہیں کہ:- قَالَ الْوَعْلَى الْجَبَّارِيُّ عَنِ النَّوْرِ الْقُرْآنُ لِكَشْفِهِ وَإِظْهَارِهِ طُرُقَ الْهُدَى وَالْيَقِينِ وَاقْتَصَرَ عَلَى ذَلِكَ الزَّحَّاشِيُّ۔ ابو علی جبائی نے کہا ہے کہ نور سے مراد قرآن پاک ہے کیونکہ قرآن پاک کا کشف اور بیان ہدایت کے طریقوں کو ظاہر کرتا ہے اور زحشری نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔

علامہ آلوسی نے جو زحشری کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ زحشری صاحب تفسیر کشاف ہیں۔ اور ان کا نام جبار اللہ ہے اور زحشری کے نام سے مشہور ہیں۔ اور وہ معتزلہ ہیں۔ اسی لیے زحشری نے اپنی کنیت بھی ابوالمعتزلہ رکھی تھی۔ جیسا کہ

صاحبِ نبراس نے صاف لکھا ہے کہ وَكَانَ صَاحِبُ الْكُتَّافِ يَكْفِي نَفْسَهُ
 أَيَا الْمُعْتَنِينَ لَهُ۔ صاحبِ الکشاف نے اپنی کنیت ابوالمعتز لکھی تھی۔ (نبراس)
 علامہ آلوسی نے ابوعلی الجبائی کا بھی جو عقیدہ تحریر کیا ہے۔ وہ ابوعلی الجبائی
 بھی معتزلہ تھا۔ صاحبِ نبراس نے ابوعلی الجبائی کے متعلق لکھا ہے کہ أَبُو عَلِيٍّ
 جَبَّائِي هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ مِنْ مُعْتَنِينَ لَهُ بِصَرِّهٖ
 ابوعلی جبائی جس کا نام محمد بن عبد الوہاب تھا بصرہ کے معتزلہ میں سے تھا۔ (نبراس)
 شاہ عبدالقادر دہلوی کی تفسیر موضع القدر جو کہ دہابیر دیوبند کے نزدیک مستند
 ہے کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر موضع القدر | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
 تحقیق آتی تم کو اللہ کی طرف سے ایک روشنی کہ کفر
 کی تاریکی کو دور کرتی ہے۔ اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکامِ شریعت کو روشنی محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔ (تفسیر موضع القرآن ص ۱۲)
 قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں بھی اپنے پیارے حبیب پاک
 صاحبِ لولاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کا
 تذکرہ فرمایا ہے۔

۱۔ فخرالوہاب میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالقادر دہلوی، اپنے زمانہ کے جملہ اہل کمال کے
 حلقہ میں ایسے ممتاز تھے جیسے جھللاتے تاروں کے حلقہ میں پوری روشنی کا چاند۔ قرآن مجید کے با محاورہ
 اُردو ترجمہ اور تفسیر موضع القدر کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف دستیاب نہیں ہوئی۔ ترجمہ
 اور حواشی میں اختصار، سلاستِ زبان اور جامعیت ایسی ہے کہ عربی اور اُردو زبان کے محاورات جاننے
 والے عشقِ عشق کو اُٹھتے ہیں کسی بزرگ نے سچ کہا ہے کہ اگر قرآن مجید اُردو زبان میں نازل ہوتا تو ان
 ہی محاورات کے لباس سے آراستہ ہوتا جس کی رعایت شاہ عبدالقادر نے برتی ہے (تاریخ اہل بیت ص ۱۲)
 ۲۔ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر موضع القرآن کو نافع تراست لکھا ہے۔ (المعارف الخیرۃ ص ۱۲)

اللَّهُ نُورٌ رَّاسِمَاتِ وَالْأَرْضِ ط
مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا
مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجْجَةٍ ط
الزُّجْجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ط

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اُس کے
نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ
اُس میں چراغ ہے۔ وہ چراغ ایک
فانوس میں ہے۔ وہ فانوس گویا ایک

(پ ۱۸ ع ۱۱)

اس آیت کریمہ میں مَثَلُ نُورِهِ کی تفسیر کرتے ہوئے ہ صنیر کا مرجع شہنشاہ
کون و مکاں سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کی ذات کو قرار دیا ہے۔
مفسرین عظام علیہم الرحمۃ کی تفاسیر درج کی جاتی ہیں۔

تفسیر خازن | امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
مَثَلُ نُورِهِ وَقِيلَ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ کی تفسیر میں مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ وہ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (تفسیر خازن ص ۶ ج ۵)

تفسیر ابن جریر | امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ
نُورِهِ مَثَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ نُورِهِ
میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال ہے۔ (تفسیر ابن جریر ص ۹ ج ۱۸ مطبوعہ مصر)

تفسیر درمنثور | امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُورِهِ مَثَلُ
نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ میں محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر درمنثور ص ۵ ج ۵)

تفسیر معالم التنزیل | امام ابو محمد الحسین الفراء بغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
مَثَلُ نُورِهِ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ حَبِيبٍ وَالضَّحَّاكُ
هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ کے بارے میں حضرت سعید بن

جبیر اور حضرت صہاک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (مسالم التنزیل ص ۳۷ ج ۵)

تفسیر غرائب القرآن | میں امام نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین البیضاپوری علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وَالنَّبِيُّ نُورٌ اَوْ رَآءِ سِرَاجًا مُنِيرًا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور سورج ہیں نور دینے والے۔ (تفسیر غرائب القرآن ص ۹۳ ج ۱۸)

مواہب اللدنیہ زرقانی شریف | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری اور محمد بن عبدالباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۱) : فرماتے ہیں کہ سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس ابن زبیر ابن عمرو، ابن مسقل، ابو سعید انصاری، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اشعری، انس، ابو عبد الرحمن، سلمیٰ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت فرمائی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۲ ج ۴)

ابن حجر عسقلانی اور حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ جب کوفہ کے لوگ حج کو آتے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی مسئلہ دریافت کرتے تو آپ اُن کو فرماتے کہ کیا تم میں سعید بن جبیر نہیں ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۲ ج ۴، تذکرۃ الحفاظ ص ۶۶ ج ۱) آپ کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا۔

(تقریب التہذیب ص ۱۲۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادی غفرلہ)

۱۷۰۰ شہاب العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مواہب اللدنیہ و باب خود بعدیل ست مواہب اللدنیہ اپنے باب میں لاثانی کتاب ہے۔ (بستان المحدثین ص ۱۱۹)

۱۷۰۱ دہلیہ کے مشہور مولوی اشرف سندھو بلوکی داس نے علامہ زرقانی کو محققین میں شمار کیا ہے۔ (تاریخ تعلیم دہلی) ۱۷۰۲ دیانہ اور دہلیہ کے اکابرین مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع کراچی، مولوی قاضی سلیمان مغلپوری، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی کی مواہب اللدنیہ اور زرقانی کے حوالہ جات ان کتب کو اور ان کے مصنفین کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں تحقیقات کے لیے نشر الطیب سیرت خاتم الانبیاء سیرت المصطفیٰ، سراجا منیر، رحمۃ للعالمین، سید البشر کتب (۱۷۰۳)

مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ الْمُسَادُ هُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللہ تعالیٰ کے فرمان میں نورہ کمشکوات میں نور سے مراد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱۲۰ زرقانی شریف ص ۱۲)

قاصی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اس آیت اللہ نور
کتاب الشفار السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ میں کعب احبار اور

ابن جبر صنی اللہ عنہا فرماتے ہیں
الْمُسَادُ بِالنُّورِ الثَّانِي هُنَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى مَثَلُ نُورِهِ أَيْ نُورِ
مُحَمَّدٍ -
دوسرے نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان
مَثَلُ نُورِهِ کے معنی یہ ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نورِ مبارک کی مثال ہے۔

(کتاب الشفار بتعریف حقوق المصطفیٰ ص ۱۲۰ ج ۱ مطبوعہ مصر)

شرح شفار
میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ فی ہذہ الآیۃ
مِنْ قَوْلِهِ مَثَلُ نُورِهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں نورہ میں اس کے نور سے محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (شرح شفار ص ۱۲۰ ج ۱ ابرعاشیہ نسیم الریاض مطبوعہ مصر)
اس کے بعد ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ وَالْأَظْهَرُ أَنَّ لِقَوْلِ
الْمُسَادِ بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ سَبَّحَ وَاضْحٌ وَأَوْضَحُ وَأَبْهَرُ بَاتٍ يَهِي هِيَ كَمَا أَنَّ آيَةَ
نُورِهِ مُرَادٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي دَاتٍ مُبَارَكٌ هِيَ -
شرح شفار ص ۱۲۰ ج ۱ ابرعاشیہ نسیم الریاض

(بقیہ صفحہ) دیکھئے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ) دیوبندیوں کے مشہور مولوی شبل نعمانی لکھتے ہیں کہ
زرقانی علی المواہب یہ مواہب اللدنیہ کی شرح ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سہیل کے بعد کوئی کتاب
اس جامعیت اور تحقیق سے نہیں لکھی گئی۔ (سیرت النبی ص ۱۲۰ ج ۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

نسیم الریاض

میں علامہ شہاب الدین الخفاجی علیہ الرحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں وَالْمَعْنَى امْتَلُ نُورَهُ أَيْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور امْتَلُ نُورَهُ کے معنی انور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (نسیم الریاض ضلحہ ج ۱، ضلحہ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ ہی فرماتے ہیں۔ أَنَّ النُّورَ أُطْلِقَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا بِشَكْلِهَا لِنُورِ كَا اطلاق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صحیح اور درست ہے۔ (نسیم الریاض ضلحہ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

فَرَمَاتے ہیں۔ مِثْلُ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ مَسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ۔ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال جب کہ آپ اپنے آباء و اجداد کی پشتوں میں جلوہ گر تھے۔

(شفار شریف ضلحہ ج ۱، نسیم الریاض ضلحہ ج ۱)

تفسیر محمدی

غیر مقلدین و ہاتبیہ کے مفسر مولوی محمد لکھو کے والے اس آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن عباس سے کعب احباروں و چہ معاملہ لایا جو نور اللہ و انبی محمد سینہ طاق مٹھرایا تے دل اوسدا قذیل جو شیشہ اندر طاق لکایا تے دیو انور نبوت دل و چ رکھ نبوت آیا سراجا منیرا نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النثار کو اللہ تعالیٰ سراجا منیرا کی صفت سے متصف فرمایا جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں ہے۔

۱۔ شفا شریف کے متعلق سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ماخذ کتب شامل میں سب سے ضخیم اور بڑی کتاب اس

فن کی کتاب الشفاری حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض کی اور اس کی شرح نسیم الریاض شہاب خفاجی کی ہے۔

(خطبات مدراس ص ۶۲)

۲۔ صاحب تفسیر نیشاپوری نے فرمایا ہے کہ وَالنَّبِيُّ نُورًا وَسَرَّاجًا مَنِيرًا اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نور اور سراجا منیرا ہیں۔ (تفسیر غرائب القرآن ضلحہ ج ۱۸)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَذَاعِبًا إِلَى
 اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (پ ۱۲ ع ۳) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)
 بیشک ہم نے تجھے بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے
 بلاتا۔ اور چمکا دینے والا آفتاب۔

علامہ اغب اصفہانی قدس سرہ النورانی | السراج کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے
 ہیں۔

يُعَبَّرُ بِهِ عَنْ كُلِّ مُضَيٍّ۔ ہر روشنی کرنے والی چیز کو بھی سراج کہا جاتا
 ہے۔ (مفردات ص ۱۲ ج ۱)

اللہ کریم جل جلالہ نے سورج کو بھی قرآن پاک میں سراج فرمایا ہے۔ جَعَلَ الشَّمْسُ
 سِرَاجًا اللہ تعالیٰ نے سورج کو روشنی دینے والا بنایا۔ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا
 اور بنایا ہم نے چراغ سورج چمکتا۔ (پ ۱ ع ۱)

علامہ محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ الباری | لفظ سراج کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے
 ہیں کہ

سُئِيَ السِّرَاجُ لِأَنَّ السِّرَاجَ
 الْوَاحِدَ يُؤْخَذُ مِنْهُ السِّرَاجُ
 الْكَثِيرُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ
 صَوْنِهِ۔ (زرقلی شریف ص ۱۲ ج ۳)
 بنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف سراج
 اس لیے رکھا گیا ہے کہ ایک چراغ سے جیسے کہی چراغ
 روشن کیے جاسکتے ہیں اور پہلے چراغ کی روشنی میں
 کسی طرح کی کمی نہیں ہوتی۔

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری | سراجا منیرا کی تشریح
 کرتے ہوئے فرماتے

فَهُوَ السِّرَاجُ الْكَامِلُ فِي الْإِضْلَافَةِ
 وَلَمْ يُوصَفْ بِالْوَهَّاجِ
 لِأَنَّ الْمُنِيرَ هُوَ الَّذِي
 هُوَ الْكَامِلُ فِي الْإِضْلَافَةِ
 وَلَمْ يُوصَفْ بِالْوَهَّاجِ
 لِأَنَّ الْمُنِيرَ هُوَ الَّذِي
 حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روشنی میں
 سراج کامل ہیں۔ اور سورج کی طرح وہاج (جلالے
 والا) کی صفت سے متصف نہیں فرمایا بلکہ منیرا

يَنْتِيرُ مِنْ غَيْرِ احْسَاسٍ
بِخِلَافِ الْوُجَّاحِ -

(مواہب اللدنیہ ص ۱۷ ج ۲)

فرمایا۔ کیونکہ منیر اس کو کہتے ہیں جو اشیا کو روشن
کے مگر جلانے نہیں بخلاف دہاج کے وہ روشنی
کے ساتھ ساتھ حرارت بھی دیتا ہے اور جلاتا بھی ہے

ابن قیمؒ دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد ابن قیم رحمہ اللہ نے آپ کا نام سراج
[منیر (روشن چراغ) رکھا۔ اور سورج کو سراج و دہاج (جلانے والا چراغ)۔ منیر
جلانے بغیر روشنی دیتا ہے۔ اور دہاج کی روشنی میں حرارت اور جلانا بھی شامل ہوتا ہے۔

(زاد المعاد ص ۸۲ ج ۲)

اللہ کریم نے قرآن پاک میں سورج کو سراج اور قمر (چاند) کو منیر فرمایا ہے۔ مگر اپنے محبوب پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اس میں لطیف نکتہ یہ ہے
کہ سورج کی روشنی دن کو ہوتی ہے۔ اور چاند کی روشنی رات کو مگر اللہ تعالیٰ کا محبوب دن کو بھی اور رات
کو بھی اپنی نور پاشی اور ضیاء پاشی منور فرماتا رہتا ہے۔
سورج اور چاند کی روشنی زمین کے نیچے نہیں جاتی مگر پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور
مبارک لوگوں کو بھی اور قبروں کو بھی منور فرماتا ہے۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ

سِرَاجًا لِكُونِنَا وَمُنِيرًا عَلٰی

وُجُوْدِنَا۔ (بیان المیلاد النبوی ص ۹)

سراج ہمارے وجود کے لیے چراغ ہیں اور منیر
ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔

غیر معتدین وہابی حضرات کے محقق سراج منیر کی تشریح کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر
قاسمی سلیمان منصور پوری کہا ہے۔ اور یہ بتلادیا کہ حضور کی ذات گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں۔ اور

۱۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے ابن قیم کو مجدد وقت لکھا ہے۔ (اخبار محمدی ملی شاہ اہل سنت ص ۱۹۲) (فقیر قادری)

۲۔ مفتی ابوبکر محمد دہلوی صاحب قاسمی سلیمان صاحب منصور پوری کے متعلق لکھتے ہیں کہ قاسمی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت
وکش ہوتا تھا اور مرل ہوتا تھا۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵۱ ج ۱ ص ۱۹۲) (۱۵ راج ۱۹۲۲ء)

جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ اور افروز و بصیرت افزا رہے۔ (سید البشر ضحج ۲)
 قاضی صاحب مزید تشریح کرتے ہوئے اپنی کتاب رحمت للعالمین میں لکھتے ہیں کہ نظام شمسی
 میں آفتاب کا بہت بڑا درجہ ہے۔ کیونکہ نظام ہذا کے مجملہ سیارگان کا قبلہ اعظم جس کا طواف ان اجرام
 پر لازم ہے۔ یہی تیرا کبر ہے۔ عالم کون و فساد میں بھی آفتاب کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اُس کی
 حرارت اس کا نور ہر اک شے کے وجود اور قیام پر گہرا اثر رکھتا ہے۔ ہاں عالم مادی کا آفتاب ایسا ہی
 اب خداوند کریم عالم روحانی سے تیرا عظم در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور میں دکھاتا
 ہے۔ اور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ کو سراجا منیرا کے خطاب سے روشناس عالم فرماتا ہے۔ سچ ہے
 کہ مجملہ سیارگان سمانہوت کا مدار اعظم ہی ہیں۔ اور عالم شریعت کی بقائے دوام کی علت اولیٰ بھی۔
 (صلی اللہ علیہ وسلم)

آفتاب رات کو تاریکی دور کرتا ہے اور سراج منیر نے ظلمت کفر و شرک کو محو کر دیا ہے۔ آفتاب
 کی روشنی سب تاروں پر چھایا جاتی ہے۔ انہیں چھپا لیتی ہے۔ سراج منیر کی شریعت بھی تمام شریعتوں
 کی مہین ثابت ہوتی ہے۔ آفتاب کی روشنی جہاں روک دیتی ہے۔ سراج منیر کے نور نے بھی معاصی کو
 بند کر دیا ہے۔

آفتاب ایک وقت میں جاہلیت کی ظلمت جہالت کی تاریکی کفر و شرک کی سیاہی۔ رسوم کے اندھیر
 راج کی گٹھا۔ تعلیم کی اندھیاری کو اپنی نورانی شعاعوں سے اٹھا کر دلوں کو نور ایمان سے۔ دماغوں کو عقائد
 صحیحہ کی لمعات سے آنکھوں کو کتاب مبین کے مطالعہ سے۔ غلام کو نورانی تعلیم سے دُھندلے تذبذب کو
 دلائل ساطعہ سے تاریک ظنون کو براہین مبینہ سے روشن فرما دیا۔ اس روشنی میں ہر ایک حقیقت اشیا
 کو دکھیا۔ اور ہر ایک کی نگاہ خود اپنے آپ کو بھی دیکھ سکنے کے قابل ہوئی وہ جو انسانیت کی حقیقت کو فراموش
 کر بیٹھے تھے۔ اب خود اصحابی کا لُجُوم بآیہم اُقتَدِیْتُمْ اِھْتَدِیْتُمْ ثابت ہوئے۔ وہ جو
 عمایات سے راہ در ہنگام کردہ تھے اب خود خضر راہ بنے۔

بعض شہر چشم آفتاب کی روشنی میں چن دھیا جاتے ہیں۔ اور بعض کوم طبع رات کی تاریکی ہی میں
 پُر بال کھولتے ہیں۔ یہی حال اُن تیرہ دُفوں کا ہے۔ جو انوار محمدی کی تاب نہیں لاسکتے۔ اور ضرور رست
 سے مستبصر نہیں ہوتے۔ مومنین کو تو اس سراج ربانی پر پُر انداز و انشا رہونا ضروری ہے۔

ابراہیم میر سیالکوٹی | جو کہ غیر مقلدین و تابعی حضرات کے امام العصر ہیں سراجاً منیر کی ہی
تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جہاں ذاتِ اقدس
صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم و عالمیاں کے لیے رحمت بنایا ہے۔ وہاں آپ کو
سراجاً منیر (آفتابِ عالمیاب) بھی فرمایا ہے کہ دنیا جہاں کے لوگ آپ کے نورِ قلبی حاصل کریں۔
(سراجاً منیر ص ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لفظ منیر کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عربی زبان میں منیر
لازم بھی اور مستعدی بھی۔ لازم کا مفاد یہ ہے کہ وہ روشن ہے اور مستعدی کا حاصل یہ ہے کہ دوسروں
کو روشنی دینے والا ہے۔ آفتاب کی بھی یہی شان ہے کہ وہ اپنے آپ میں بھی روشن ہے۔ اور
دوسروں کو بھی روشنی دیتا ہے یعنی ستاروں کو۔ چاند کو۔ اور زمین کو۔ (سراجاً منیر ص ۱) ابراہیم میر
تفسیر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تفسیرِ معالم میں اس آیت کے ذیل میں کہا ہے مَتَاهُ سِرَاجٌ
لَا نَدُّ يُهْتَدَى بِهِ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِهِ فِي الظُّلُمَةِ حق تعالیٰ نے آپ کا نام سراج
فرمایا ہے کیونکہ آپ کے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ مانند چراغ کے کہ اس سے اندھیرے میں روشنی
حاصل ہوتی ہے (ص ۳ ج ۲) (سراجاً منیر ص ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی توضیح تمثیل کی نمایاں سرخی دے کر لکھتے ہیں کہ اسی طرح ذاتِ بابرکات
آں سرور کائنات صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تو سراجاً منیر ہونے کی وجہ سے خزانہِ روشنی ہیں اور اُرنگ
مُرشد شیخ یا پیرِ اُستاد ہے جس کی ایک جانب تو ذاتِ گرامی صفات آنحضرت صَلَّی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ہے اور دوسری طرف بلب ہے جو اپنا یا فیض کے طالب مُرید کا دل ہے۔

پس اس مُرشد کا متبع سنتِ صحیح العقیدہ اور صالحِ العمل ہو تا ضروریات سے ہے۔ اور یہ بھی
کہ وہ کفر و شرک، الحاد و بدعت، فسق و فجور اور اعمالِ سیئہ کی آلودگیوں سے پاک ہو۔ اور یہ بھی
کہ وہ فرائض و سنن اور مستحبات کا ادا کرنے والا۔ اور محرمات اور مکروہات اور مشتبہات سے پرہیز
کرنے والا ہو پس ایسا پاک باز متبعِ سنتِ شیخ آنحضرت صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خزانہِ روشنی سے
قلبی تعلق رکھتے ہوئے آنحضرت صَلَّی اللہ علیہ وسلم) سے نور حاصل کرے اور اس کی انعکاسی

شعاعیں مُرید کے آئینہ صافی پر ڈالے۔ (سراجا منیر ص ۲۶)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی ہی اس بات کو اپنی تفسیر سورۃ کہف میں کچھ تبدیلی کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو حق تعالیٰ نے سِرَاجاً مُنِیْراً بنایا۔ پس وہاں سے روشنی آنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ وارزنگ درست ہو یعنی پیر و مرشد متبع سنت صحیح العقیدہ، صالح العمل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قلبی رکھتے ہوئے وہاں سے نور حاصل کرے۔ اور اس کا عکس مرید کے دل پر ڈالے۔ اور یہ تو آپ سمجھ ہی چکے ہیں کہ بلب کا نول وارزنگ سے روشنی نہیں لے سکتا۔ بلکہ اس کے اندر جو باریک سی تاز بجلي کی ہے۔ وہ روشنی لے کر منور ہوتی ہے۔ پس اس کی سلامتی بھی ضروری ہے۔ (تفسیر سورۃ کہف ص ۶۲)

قاری محمد طیب دیوبندی نے سراجا منیر کی تشریح کرتے ہوئے تفصیلاً بحث کی ہے۔ جو کہ از حد مفید ہے۔ ملاحظہ ہو اس موقعہ

پر آپ کے ذہن میں شاید یہ کھٹک پیدا ہو کہ سراج کے معنی تو لغت عرب میں چراغ کے ہیں۔ سورج کے نہیں اس لیے اس آیت میں اگر آپ کو تشبیہ دی گئی ہے۔ تو روشن چراغ سے دی گئی ہے نہ کہ سورج سے۔ اور محض چراغ سے حضور کو تشبیہ دیا جانا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس تشبیہ سے آپ کے ہمہ گیر کمالات پر کوئی جامع روشنی ہی پڑ سکتی ہے۔ تو پھر سراج سے سورج کیسے مراد لے لیا گیا؟

جواباً عرض ہے کہ جہاں تک لغت کا تعلق ہے عربی زبان میں سراج کے معنی محض چراغ ہی کے نہیں بلکہ سورج کے بھی آتے ہیں۔ چنانچہ لسان العرب کی تیسری جلد میں وا شمس سراج المنار (آفتاب دن کا چراغ ہے) کہہ کر آفتاب کو چراغ کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں شمس چراغ کو بھی کہتے ہیں۔ اور پھر سراج الشمس (چراغ سورج ہے) کہہ کر چراغ کو آفتاب کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں سراج سورج کو بھی کہتے ہیں آگے صاحب لسان العرب نے اس پر اس آیت کریمہ و سِرَاجاً مُنِیْراً کو بطور دلیل کیے پیش کیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے نزدیک بلحاظ لغت اور بلحاظ تفسیر اس آیت میں سراج

کے معنی چراغ کے بھی یہ جاسکتے ہیں۔ اور سورج کے بھی چنانچہ اس کی تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

إِنَّمَا يُرِيدُ مِثْلَ السِّرَاجِ
الَّذِي يُسْتَضَاءُ بِهِ أَوْ مِثْلَ
الشَّمْسِ فِي النُّورِ وَالظُّهُورِ۔
(لسان العرب ج ۱۲ ص ۱۳)

بلاشبہ اس آیت میں سراج منیر سے حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا چراغ کی مثل فرمایا ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا آفتاب کی مانند فرمایا ہے نور میں اور ظہور میں۔

اس سے واضح ہے کہ سراج منیر سے حضور کو آفتاب سے تشبیہ دیا جانا لغت کے عین مطابق ہے۔ تفاسیر کو دیکھا جاتے تو ان کی رو سے بھی سراج کے معنی چراغ اور آفتاب دونوں لے جاسکتے ہیں۔ صاوی حاشیہ جلالین میں لکھتے ہیں۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا يَحْتَمِلُ أَنَّ
السِّرَاجَ أَيْ بِالسِّرَاجِ الشَّمْسُ
وَهُوَ ظَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ أَنَّ
السِّرَاجَ أَيْ بِالسِّرَاجِ الْمَصْبَاحُ۔

سراج منیر کے معنی میں دونوں احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ سراج سے مراد آفتاب ہو۔ اور ظاہر یہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس سے مراد چراغ ہو۔

بیضاوی کے محشی نے بھی آیت میں دونوں احتمالات کا ذکر کیا ہے۔ کہا ہے کہ
وَهُوَ الشَّمْسُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا
أَوِ الْمَصْبَاحُ۔
سراج منیر جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا تو اس سے مراد آفتاب ہے کیونکہ قرآن نے آفتاب ہی کو سراج کہا ہے اور یا چراغ مراد ہے۔

حافظ ابن کثیر محدث اپنی مشہور و مقبول تفسیر میں لکھتے ہیں۔
قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا أَيْ وَ
أَكْرَمَكَ ظَاهِرًا فِيمَا جِئْتَ
بِهِ مِنَ الْحَقِّ كَالشَّمْسِ فِي
إِشْرَاقِهَا وَإِضَاءَتِهَا لَا تَجْعَلُهَا
سراج منیر کے معنی یہ ہیں کہ اسے پیغمبر تمہارا معاملہ تمہاری لالی ہوئی شریعت کے بارہ میں ایسا نمایاں اور واضح ہے یعنی تم اپنے امر میں ایسے روشن اور کھلے ہوئے ہو جیسے

إِلَّا مُعَانِدٌ. (تفسیر ابن کثیر مصری ، سورۃ الاحزاب ص ۵۳)
سورج اپنی چمک دمک میں نمایاں ہوتا ہے
کہ معاند کے سوا کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

بہر حال تفسیروں کا نسخ اس بارہ میں واضح ہے کہ سراج سے سورج بھی مراد لیا جاسکتا ہے اور لیا گیا ہے۔ چنانچہ ابن کثیر نے احتمال کے طور پر نہیں بلکہ تعین کے ساتھ واضح کر دیا۔ یہاں سراج سے سورج ہی مراد ہے۔ اس لیے لغت اور تفسیر دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہاں سراج سے آفتاب مراد لیا جانا لغت اور تفسیر دونوں کے لحاظ سے درست اور صحیح ہے۔ لغت اور تفسیر کے علاوہ اگر عین قرآن پر نظر کی جائے تو اس سے تو نمایاں طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہاں سراج منیر کے معنی آفتاب ہی کے لیے گئے ہیں۔ اور ذات بابرکات نبوی کو آفتاب ہی ثابت کرنا مقصود ہے کیونکہ قرآن حکیم کی اصطلاح میں سراج لعل ہی آفتاب کا ہے۔ اور اس سے سورج ہی مراد لیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ قرآنی تعبیر میں چاند کا لقب نور ہے۔ اور اس سے چاند بھی مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۃ نوح میں چاند کو نور اور سورج کو سراج فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا۔
اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

بلکہ قرآن کے عرف میں سورج کا یہ لقب (سراج) اس قدر معروف اور متعین ہے کہ اگر سورج کا نام یہ بغیر ہی سراج کا ذکر کر دیا جائے تو اس سے سورج کے سوا کوئی اور شے مراد ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورۃ فرقان میں چاند کو منیر فرما کر اس کے متقابل سورج کا صریح لقب (سراج) ہی ذکر کر دیا جانا کافی سمجھا گیا ہے۔ جس سے خود بخود سورج ہی ذہنوں میں آجاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا۔

اس آیت سے تو یہ واضح ہوا کہ قرآنی عرف میں سراج آفتاب ہی کا لقب ہے۔ اور قرآن کی اصطلاح میں سراج آفتاب ہی کو کہتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ ایک طرف تو قرآن نے سورج کا مخصوص لقب سراج بتلایا ہے اور دوسری طرف قرآن ہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سراج فرمایا ہے جیسا کہ آیت وَسِبَّاهُ اجَّامُنِيرًا سے واضح ہے۔ تو لقب کی اس مدد

سے کہ سورج بھی سراج ہے اور حضور بھی سراج ہیں۔ اور سراج کے معنی قرآنی عرف میں آفتاب کے ہیں۔ حضور کا آفتاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جانا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ اگر سورج کا مخصوص لقب سراج ہے۔ اور وہی سراج حضور کا بھی لقب ہے۔ تو قرآنی اصطلاح کے مطابق حضور آفتاب ثابت ہوئے۔ جو تشبیہ کا حاصل ہے اور خلاصہ یہ نکل آیا کہ اگر سورج فلکی آفتاب ہے تو حضور ملکی آفتاب ہیں۔ وہ افق آسمانی سے طلوع کرتا ہے تو یہ افق زمین سے۔ جس سے اس تمثیل کی نوعیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ الحاصل اولاً لغت سے پھر تفسیر سے اور پھر عین قرآن سے ثابت ہوا کہ سراجاً منیراً میں سراج کے معنی آفتاب کے ہیں۔ اور یہاں اس کا مصداق ذات باریکات نبوی ہے۔ تو حضور کی ذات اقدس بلحاظ لغت و تفسیر و قرآن آفتاب ثابت ہوئی اور نمایاں ہو گیا کہ اس آیت میں حضور کو آفتاب سے تشبیہ دینی مقصود ہے۔ جو ہمارا مدعا تھا۔ (آفتاب نبوت ص ۳۲ تا ۳۶)

لیکن آفتاب نبوت کو حق تعالیٰ نے سراج فرما کر اس کا لقب وراج کے بجائے منیر ذکر فرمایا جو چاند کی شان ہے۔ چنانچہ چاند کو قرآن نے منیر اور نور فرمایا ہے۔ (وَقَمَرًا مُنِيرًا وَالْقَمَرَ نُورًا) جس روشنی کے ساتھ ٹھنڈک بھی ملی ہوئی ہے۔ اس لیے منیر کے معنی ٹھنڈی روشنی والے کے ہوئے۔ اور ثابت ہوا کہ اس آفتابِ رحمانی (ذات نبوی) میں روشنی تو سورج کی سی ہے۔ جس میں چاند کا دھیماپن نہیں کہ ظلمتِ شب کا نور نہ ہو سکے۔ مگر ٹھنڈک چاند کی سی ہے۔ جس میں سورج کی سی سوزش اور تپش نہیں کہ اذیت دہا ثابت ہو۔ جس کا حاصل یہ نکلا کہ مادی سورج نار ہے اور روحانی سورج نور۔ اس سے دونوں آفتابوں کی روشنی اور نورانیت کی نوعیتوں کا فرق واضح ہو گیا کہ ایک ناری ہے اور ایک نوری!

ساتھ ہی ان دونوں آفتابوں کی اصلیت کا فرق بھی اس سے کھل جاتا ہے اور وہ یہ کہ مادی سورج چونکہ ناریت لیے ہوئے ہے اور نار کا مخزن ہے۔ بخلاف روحانی آفتاب کے کہ وہ ناریت کی بجائے نورانیت کا پیکر ہے جس میں روشنی کے ساتھ ٹھنڈک اور سلامتی ہے اور ظاہر ہے کہ نور و سلامتی کا مخزن جنت ہے۔ چنانچہ جنت کی ہر ہر چیز میں رحمت

اور نورانیت ثابت ہے۔

بلکہ یہ آفتاب (سورج) اس کا دسرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ہو کہ وہاں سے نور و سلامتی جذب کرتا ہو اور دنیا پر پھینکتا ہو۔ چنانچہ آپ کے جسم مبارک، جہاں مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے وقت بغضِ حدیث آپ کے دانتوں سے نور تھپکتا ہوا نظر آتا۔ یہی مبارک (ذناک) کا نور کی وجہ سے بلند محسوس ہونا، چہرہ مبارک کا چمک و مک میں سورج جیسا محسوس ہونا بغضِ حدیث کا ان اشمس تجری فی وجہ (گویا آفتاب آپ کے چہرے میں گھوم رہا ہے) چودھویں رات کے چاند سے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر فوقیت دینا اور حقیقتِ محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں کہ یہ روحانی آفتاب ان انوار کے ہجوم کی وجہ سے اسی مخزنِ نور (جنت) سے مناسبت رکھتا ہے۔ (آفتابِ نبوت ص ۲۲ تا ۲۸)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق آپ کی
والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی خدمت گزار عورتوں،
سیدنا آدم علیہ السلام، خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اہلبیت
اطہار علیہم الرضوان، محدثین کرام اور اولیاء الرحمن کے عقائد

سُرِّ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا عقیدہ | سید المرسلین

خاتم النبیین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
ذُرِّيَّةً۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔
(تفسیر نیشاپوری ص ۵۵ ج ۸، تفسیر عرائس البیان ص ۲۲ ج ۱، تفسیر روح البیان ص ۵۴
ج ۱، ذرقانی شریف ص ۳ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار

۱۔ سُرِّ الاولیاء یہ مولوی شہداء اللہ امرتسری نے اس کو حدیث شریف تسلیم کرتے ہوئے اپنے اخبار المحدثات امرتسر ص ۶
۱۹ اپریل ۱۹۰۹ء میں درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی اس کو حدیث رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱ مطبوعہ دہلی، غلام علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے بھی اس حدیث
شریف کو قصیدہ امالی کی شرح کے ص ۲ پر درج فرمایا ہے اور شرح قصیدہ امالی غلام علی قاری فزاہلیہ
ابراہیم میر سیالکوٹی کے نزدیک بھی مستند کتاب ہے کیونکہ میر سیالکوٹی نے اپنی معرکتہ الآراء کتاب شہادۃ القرآن
کے صفحہ ۸۹ ج ۱ پر مرزائیوں کی تردید میں شرح قصیدہ امالی کا حوالہ درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی ذوالفقار
علی صاحب نے بھی عطر الوردہ ص ۲۲ میں یہ حدیث درج کی ہے۔ (فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری عفریہ)

بیان المیلاد النبوی ص ۲۴، مطالع المسرات ص ۲۷، شرح قصیدہ امالی ص ۳۱، فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶، اخبار المحدثات ص ۱۶، عطر الوردہ ص ۲۱، تفسیر حسینی ص ۱۱۰، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں نے آقاؐ نے مادہ آمدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

یا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ
قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ
مِنْ نُورِهِ۔

اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک سب
اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے
نور سے پیدا فرمایا۔

(مصنف عبدالرزاق، مواہب اللدنیہ ص ۹، زرقانی شریف ص ۲۶ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۱،
مطالع المسرات ص ۱۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۲، انوار المہدیہ ص ۹، عمود الشہدہ ص ۱۱، نشر الطیب
ص ۶۵) از اشرف علی تھانوی دیوبندی، فتاویٰ مدنیہ ص ۱۵۸ از ابن حجر مکی رحمہ اللہ
شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے
ہیں کہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد
سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ اُن کے جد اعلیٰ سیدنا علی المرتضیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حبیب کر دگار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۱۔ اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث شریف شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فتاویٰ مدنیہ میں تفصیلاً درج کی ہے اور علامہ ابن حجر مکی کے متعلق فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ
ابن حجر مکی مکر شریف میں مفتی حجاز تھے جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (حاشیہ تاریخ المحدثات ص ۳۹۲)
۳۔ دیوبندی حضرات کے مفہم اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی یہ حدیث شریف نشر الطیب مطبوعہ
دیوبند میں درج کی ہے اور نشر الطیب سرار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسرن کے نزدیک بھی نہایت مستند ہے۔ (فقیر قادری)

فرمایا۔

كُنْتُ لَوْلَا بَيْتَ يَدَي رَجِي قَبْلَ
خَلَقْتُ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ
أَلْفَ عَامٍ۔

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ
ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور
میں ایک نور تھا۔

رمواہب اللدنیہ منہج ۱، زرقانی شریف ص ۱۱۷ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۷، انوار المحمدیہ
ص ۱۱۷، انوار الطیب ص ۱۱۷، تفسیر روح البیان ص ۱۱۷ ج ۲، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۱۷

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک صاحب رولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ میں عرض کیا۔ اَخْبِرْنَا عَنْ خَلْقِكَ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی
ذات والاصفات کے متعلق فرمائیے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
اَنَا ذُوَّةُ آفِي اِبْرَاهِيمَ وَبُغْيَى
عَيْنِي عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَأَتْ
أُمِّي حِينَ حَمَلَتْ بِي أَنَّهُ
خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ
قُصُورُ الشَّامِ۔
میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
دعا کا نتیجہ ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی بشارت ہوں۔ اور حبیب میری والدہ ماجدہ
مجھ سے حاملہ ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک
نور کا ان سے ظہور ہوا جس سے شام کے محلات
روشن ہو گئے وہ نور میں ہوں۔

دلائل النبوت بیہقی ص ۱۱۷ ج ۱، دارمی شریف ص ۱۱۷ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷ ج ۱،
تفسیر ابن کثیر ص ۱۱۷ ج ۲، زرقانی شریف ص ۱۱۷ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۷ ج ۱،
سیرت حلبیہ ص ۱۱۷ ج ۱، البدایہ والنہایہ لابن کثیر ص ۱۱۷ ج ۲، سیرت النبویہ للدرحمان ص ۱۱۷
مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۷ ج ۱۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | مخدومہ دایں سیدہ طیبہ
طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا جو کہ سید الکمل ہادی سبیل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ
ہیں، فرماتی ہیں۔

لَمَّا وَلَدَتْهُ خَرَجَ مِنْ فَتْرٍ جِي
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ
جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو میں نے جنا تو مجھ سے نور نکلا جس سے
اُن کے سامنے شام کے محلات روشن ہو گئے
خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲، زرقانی شریف

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
رَأَيْتُ كَأَنَّ شَهَابًا خَرَجَ مِنِّي
أَضَاءَتْ لَهُ الْأَرْضُ -
میں نے دیکھا کہ مجھ سے روشن ستارہ
ظاہر ہوا جس سے پوری زمین منور اور
روشن ہو گئی ہے

خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲، سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱
سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرور کائنات
مفخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم والہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ
لَمَّا فَضَّلَ مِنِّي خَرَجَ مَعَهُ
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -
جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیدا ہوئے تو ان سے ایسا نور ظاہر ہوا
جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز
روشن ہو گئی۔
(مجمع الزوائد لابن حجر ص ۲۱ ج ۸،

مواہب اللدنیہ ص ۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، زرقانی سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱، انوار

لہ خصائص الکبریٰ لعلہ السیوطی، مواہب اللدنیہ للقسطلانی، سیرت حلبیہ لعلہ الحبیبی، زرقانی
علامہ محمد بن عبد الباقی یہ ایسے مستند محدثین کی مستند کتب میں جن کے حوالہ جات دیوبندیوں اور
وہابی غیر مقلدین کے اکابرین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی مفتی محمد شفیع آف کراچی کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے صفحات ۱۶-۸۸۔
۲۵-۲۶۔ دیوبند کے قاضی سلیمان پوری کی کتاب رحمۃ اللعالمین جلد دوم کے صفحات ۲۷۸-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲۔
۲۵۰-۲۶۰ وغیرہم ملاحظہ فرمائیں کہ کتنی روایات ان سب سے درج کی ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

المحمدیہ ص ۱۶، البدایہ والنہایہ ص ۲۴۴ ج ۲، ماثبت من السنۃ ص ۵۳

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں روایت درج

فرمائی ہے کہ :-

إِنِّ أُمِّہُ رَأَتْ حَیْنَ وَضَعَتْہُ

نُورًا أَضَاءَتْ مِنْہُ قُصُورُ

الشَّامِ

بے شک نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
کی والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ جب اُنہوں نے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانا تو حضور
کے نور سے شام کے محلات منور اور روشن ہو گئے

کتاب الوفا ص ۳۶ ج ۱، ص ۹۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۹۲ ج ۱، دلائل النبوت للبیہقی ص ۶۹ ج ۱،

مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، انوار المحدثیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱ ج ۱، ماثبت من السنۃ

ص ۵۳، مجمع الزوائد ص ۲۲ ج ۸، اسعاف الراغبین ص ۱

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج

فرمائی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

إِنِّ رَأَيْتُ خَسَرَ جَ صِنِّیْ نُورٌ

أَضَاءَتْ لَہُ قُصُورُ الشَّامِ

میں نے دیکھا کہ مجھ سے نور نکلا ہے جس
سے میں نے شام کے محلات روشن اور

۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ وہابیہ کے نزدیک بھی بہت مستند کتاب ہے
کیونکہ فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتابوں میں مرزائیوں کی تردید کرتے ہوئے اور سیدنا عیسیٰ
علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ثبوت درج کرتے ہوئے کتاب الوفا میں درج شدہ روایت پیش کی
ہے دیکھئے شہادۃ القسطنطنیہ ص ۲۱۹ ج ۱، الخیر الصغیر عن القبر المسیح ص ۱۔

وہابیہ کا آرگن الاسلام، دہلی محدث ابن جوزی کی شخصیت کے متعلق لکھتا ہے کہ محدث ابن جوزی علیہ
الرحمۃ، چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے دست
حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے امن و رحمت میں سچکے ہیں۔
لکھ دیوبندیوں کے مولوی بدر عالم مہاجر مدنی نے بھی یہ روایت اپنی کتاب ترجمان السنۃ ص ۱۵۵ ج ۲ پر درج کی ہے (فقیر قادری)

(دلائل النبوت ج ۲۹ مطبوعہ مدینہ منورہ) منور ہوتے دیکھے۔

دیوبندیوں کے مفتراور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نثر الطیب میں لکھتے ہیں کہ حمل رہنے کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصری علاقہ شام کے محل ان کو نظر آئے۔ کذا فی سیرۃ ابن ہشام۔ (نثر الطیب ص ۱)

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المسطفی ص ۱۱۱) بے شک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (سیرت المسطفی ص ۱۱۱)

امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ
تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔
لَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ آدَاةً بَيْنَهُ جَبَّحَتْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوَالِدِ كَرِيمٍ نَے

۱۔ سزاوار الوہابیہ مولوی شامہ ام ترسی دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ شرک و بدعت کی تردید میں جماعت المحدث کے بموجب تھے۔ (اخبار المحدثات ص ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء)

نیز ان کی تصنیف لطیف نثر الطیب کے متعلق لکھتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات پیدش سے لے کر وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے صحیح و مستند روایات سے قلمبند کیے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث ص ۱۴ مئی ۱۹۴۲ء ص ۲۳ مارچ ۱۹۳۱ء)

۲۔ اب تو وہابیوں کو حضور رب نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کی جماعت کے امام العصر ابراہیم میر نے نورانیت کا ذکر کرتے ہوئے پہلے بلیک کا لفظ لکھا ہے۔ (فقیر قادی، ۱) ۳۔ مارف حقانی علامہ سیدی عبدالوہاب شعلانی قدس سرہ و الربانی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت بیداری میں! شافعیہ مرتبہ زیارت کی ہے۔

(میزان الکبر لے ص ۴۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

فَجَعَلَ بَسَايَ فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ
عَلَى بَعْضٍ رَأَى نُورًا سَاطِعًا
فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ
مَنْ هَذَا أَقَالَ هَذَا ابْنُكَ
أَخَذَ وَهُوَ أَوَّلُ وَهُوَ آخِرُ
وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ .

(خصائص البکری ص ۹۳ ج ۱ مطبوعہ)

(سعودی عرب)

محدث ابن جوزی اور علامہ بکری علیہما الرحمہ فرماتے ہیں -

فَلَمَّا أَلْقَيْنَ آدَمَ بِالْمَوْتِ
أَخَذَ بِيَدِهِ وَبَدَّهِ شَيْئًا
وَقَالَ يَا بَنِيَّ إِنَّكَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرْتُ
أَنْ أَخُذَ عَلَيْكَ عَهْدًا
مِنْ أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي
أَدَّى فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ
إِلَّا فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ الْبَشَاءِ

ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۲، کتاب الانوار و مصباح السرور والافکار ص ۷۱)

پیدا فرمایا تو ان کی اولاد ان کو دکھائی گئی
تو آپ نے بعض مخلوق کی بعض پر فضیلت
دیکھی تو نیچے کی طرف سے بلند ہونے والا نور
آپ نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض
کیا۔ اے رب! یہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہیں اور وہ اول اور وہی آخر اور
وہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔

جب سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنے آخری
وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے
اپنے بیٹے حضرت شعیث علیہ السلام کا
ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بیٹے! مجھے اللہ
تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تم سے اس
نور محمدی کے بارے عہدوں جو تمہاری
پیشانی میں جلوہ گر ہے کہ تم اس کو پاکیزہ

۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ کان بہن الاخبیان و فی الحدیث
من الحفظ ما علمت ان احدا من العلماء عصف هذا الرجل محدث ابن جوزی علوم قرآن اور
تفسیر میں بلند پایہ تھے اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے
معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں سے کسی کی ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴)

سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

سیدہ طیبہ طاہرہ سرکار مائی آمنہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ابھی اپنے قدمِ سمینت لزوم سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔ مجھے دیا کہ اسے پی لیں۔ میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے مجھے کہا کہ سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اُس نے کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ پھر اُس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔

اے رسولوں کے سردار ظہور فرمائیے۔ اے

خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جائیے۔ اے

رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمائیے۔ اے نبی اللہ

رونق افروز ہو جائیے۔ اے رسول اللہ

تشریف لائیے۔ اے خیر المخلوق جہان کو منور

فرمائیے۔ اے نور من نور اللہ جلوہ افروز

ہو جائیے۔ بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ

تشریف لائیے۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ

علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند

چمکتے ہوئے جہان میں رونق ہوئے۔

الصَّلَاةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

إِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ

إِظْهَرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ أَظْهَرْ

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ أَظْهَرْ

يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَظْهَرْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

إِظْهَرْ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ

إِظْهَرْ يَا نُورٌ مِّنْ نُورِ اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ أَظْهَرْ يَا مُحَمَّدُ

بُنْ عَبْدَ اللَّهِ فَظَهَرَ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا الْبَدْرِ

الْمُنِيرِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۷۱)

۱۔ اِظْهَرْ يَا نُورٌ مِّنْ نُورِ اللَّهِ سے جبریل امین کا عقیدہ بھی اظہر من الشمس ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا عقیدہ

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

عارفہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

کُنْتُ أُخِيطُ فِي السَّحَرِ
فَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا
فَلَمَّا قَدِرْتُ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُولُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ
بِشُعَاعِ نُورٍ وَجْهَهُ قَصَصَ الْأَنْبِيَاءُ ۲۶۶،

میں سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی کہ سُوتی
گر گئی بڑی تلاش کے باوجود سُوتی نہ ملی۔
اتنے میں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مکہ میں تشریف لائے تو اُن کے چہرہ مبارک
کے نور کی شعاعوں سے سُوتی مل گئی۔

خصائص البکری ص ۱۵۶ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۶۸۸، القول البدیع ص ۱۴۷، معیاد الشہدہ ص ۱۲۸

حضرت علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ شفا شریف کی شرح میں ایک روایت درج فرماتے ہیں
کہ طیبہ طاہرہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

فَمَنْتُ أَدْخُلُ الْخَيْطُ فِي الْإِبْرَةِ
حَالَ الظُّلْمَةِ لِبَيَاضِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
میں تاریک راتوں میں حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وسلم کی نورانیت کی چمک سے سُوتی میں
دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔

(قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶، خصائص البکری ص ۱۵۶ ج ۱، حاشیہ نسیم الرافض ص ۳۲۸ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی ہے کہ سیدہ اُمّ المؤمنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

۱۔ فخر الوہاب بیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علمی نصیبت کا اقرار
کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علمی مشکلات کے حل کرنے میں مرجع صحابہ تھے اور علمائے

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمًا مَسْرُورًا وَ
أَسَارِيًّا وَجْهَهُ تَبَسُّوتُ
(دلائل النبوت ص ۵۲) (مطبوعہ مدینہ منورہ)

ایک دن نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
خوشی خوشی گھر میں تشریف لائے۔ تو آپ
کے چہرہ نور کے حد و خال سے بھی بجلی کی
طرح نور چمک رہا تھا۔

ایک روایت جو سرکارِ طیبہ عارفہ زاہدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
ہے اور آپ نے اس روایت میں اپنی آنکھوں دیکھا منظر بیان فرمایا ہے جس کو علامہ
جلال الدین سیوطی اور علامہ شہاب الدین خواجه علیہما الرحمہ نے اپنی مبارک تصانیف
میں درج فرمایا ہے نیز غیر مقلدین و مابیوں کی مقتدر شخصیت قاضی سلیمان منصور پوری
نے بھی اپنی کتاب 'رحمۃ للعالمین' میں بھی درج کیا ہے۔ یہاں پر قاضی سلیمان منصور پوری
کی تحریر کردہ عبارت درج کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی نعل کو پیوند لگا رہے تھے۔ اور میں چرخہ کات رہی تھی میں
نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ ہو رہا ہے۔
اور اس پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا ہے۔ یہ ایسا نظارہ تھا کہ
میں سر اپا حیرت بن گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مجھ پر پڑی۔ فرمایا
عائشہ تو حیران سی کیوں ہو رہی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ
حنور کی پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر ایک چمکتا دکھتا نور ہے۔
(اس پاک نظارہ نے مجھے سراپا چشم کر دیا ہے)

اے خنک چشمے کہ او حیران ارست
دے بہایوں دل کہ آں قربان ارست

اے مفسرِ اویلا بیہ مریوی محمد صاحب دہری لکھتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین کتاب جو جامع عثمانیہ دکن جامع عباسیہ بہاولپور اور دارالعلوم
دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے اور تمام اسلامی ہوائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ جو مشین اور
موزین و فلاسفر اس کی صحت و برتری کے مقرر ہیں۔ (اخبارِ محمدی دہلی ص ۱۱۱)

بخدا اگر ابو کبیر ہذنی (ایام جاہلیت کا مشہور شاعر) حضور کو دیکھ پاتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے اشعار کے صحیح مصداق حضور ہی ہو سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس کے شعر کیا ہیں۔ میں نے یہ شعر پڑھ کر سنا دیئے۔

وَمَسْبُورٌ مِنْ كُلِّ غَيْبٍ حَيْضَةٍ وَفَسَادٍ مُرْصِنَةٍ وَدَائٍ مُعْضِلٍ
وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى اسْتِرَاقٍ وَجْهِهِ بَسَقَتْ كِبَرَتِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے پاک امراض سے مبتلا ہیں۔ ان کے دغشاں چہرہ پر نظر کرو تو معلوم ہو گا کہ نورانی اور روشن برق جلوہ دے رہی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ میں جو کچھ تھا اُسے رکھ دیا پھر عائشہ کی پیشانی کو چوما۔
درحمتہ للعالمین ص ۱۹۸-۱۹۹ ج ۲، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۷ ج ۱، نسیم الریاض ص ۲۲۶ ج ۱، اہلیۃ الاولیاء

اُمّ المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت اور عقیدہ سیدہ طیبہ
طاہرہ اُمّ المؤمنین

اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مخدومہ کل سدا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

لَقَدْ رَأَيْتُ لَيْلَةً وَضَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُورًا أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ
الشَّامِ حَتَّى رَأَيْتُهَا۔

ابستہ تحقیق میں نے اُس رات کو نور دیکھا جس رات رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے کہ اُس نور سے شام کے محلات روشن ہو گئے یہاں تک کہ اس روشنی میں میں نے ان محلات کو دیکھ لیا۔

خصائص الکبریٰ ص ۱۱۵ ج ۱، کتاب الوفا لابن جوزی ص ۹۷، زرقانی تشریف موابہ اللہ فیہ ص ۲۲ ج ۱

خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

خليفة اول سيدنا ابو بكر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | علامہ احمد قسطلانی قدس سرہ

النورانی جو کہ شارح بخاری ہیں۔ روایت نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ وَجْهُهُ رَسُولَ اللَّهِ
رَسُولِ كَرِيمٍ عَلَيْهِ الْفَضْلُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَارِخِ
كَذَا رَأَى الْقَمَرِ - رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى الْعَالَمِينَ ۱۲۵، انور چاند کی طرح منور تھا۔

(خصائص الکبریٰ ج ۱، مواہب اللدنیہ ج ۲۵، انوار المحمدیہ ج ۱۲۵، دلائل النبوة از ابو نعیم)
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شعر کہتے ہیں۔

أَمِينٌ مُصْطَفَىٰ يَا خَيْرَ يَدْعُو
كَضَوْءِ الْبَدْرِ ذَا بِلَّةِ الظَّلَامِ

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امین ہیں۔ اویسی کی طرف بلانے والے ہیں۔ آپ کی روشنی اندھیروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل کرنے والی ہے۔ (دلائل النبوت ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۵ لنبھانی)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ
خدا، مشکل کشا، کرم اللہ

تعالیٰ وجہ فرماتے ہیں۔

حبیب کبریا، مالک برودہ، محمد
مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُوعٌ
كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ

(مواهب اللدنیہ ص ۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۲، نذر قانی شریف)

كَانَ عَرَقٌ وَجْهَهُ اللَّوْؤُ -
(دلائل النبوت ص ۱۸۶ ج ۱ حجة اللہ علی العالمین)

ہیں کہ میرے ماموں جان ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نانا جان سید الانس
والجان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے میں
ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ ان سے عرض کیا کہ نانا جان کا مبارک
حلیہ بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا :-

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْنًا مَضْحَمًا
يَتَلَأْءُكُوْ وَجْهَهُ تَلَاكُوْءُ الْقَمِي

۱۔ حکیم ترمذی اور محدث سیہقی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی بیان فرمایا ہے۔ دلائل النبوت ص ۱۶۲ ج ۱ شامل ترمذی ص ۲۰۱ پس واضح ہوا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہی عقیدہ تھا۔
(فقیر قادری عفرہ)

۱۰ یتلا ہو کے معنی اور تشریح کرتے ہوئے علامہ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

کَلِيلَةُ الْبَدْرِ - رات کا چاند چمکتا ہے -
 (مجمع البرزواۃ ج ۸، شامل ترمذی ص ۲ مطبوعہ دہلی، خصائص الکبریٰ ج ۱، جوابہ البحار
 ص ۳۵، دلائل النبوت ج ۲، نشر الطیب ص ۱۱)

سیدنا علی المرتضیٰ، امام حسین اور امام زین العابدین کا عقیدہ | سیدنا امام زین العابدین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد محترم سیدنا امام حسین رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جدِ امجد سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے
 بیان فرماتے ہیں کہ نبی غیب دان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا -
 کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے
 قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے
 أَلْفَ عَامٍ - حضور میں ایک نور تھا -

(مواہب اللدنیہ ص ۱۱، زرقانی شریف ص ۱۱، انوار المحمدیہ ص ۹، جوابہ البحار ص ۱۱، للنجانی،
 غزوة تبوک سے فتح و نصرت
 سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | حاصل کرنے کے بعد جب

(بقیہ صفحہ ۷۶) ————— معنی تِلَاوُیْضُ

ویشرق كاللؤلؤ قوله تِلَاوُ الْقَمَلِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ اى مثل تِلَاوُ الْقَمَلِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ يعنى
 تِلَاوُ کے معنی روشن ہونے اور چمکنے کے ہیں جیسے مرقی چمکتا ہے اور تِلَاوُ الْقَمَلِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ
 کے معنی یہ ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُخ نور اس طرح چمکتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند
 چمکتا ہے - (شرح شامل محمدیہ ص ۱۹ مطبوعہ مصر)

۱۰ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اس روایت کو درج کیا ہے - (دیکھئے
 نشر الطیب ص ۱۱ مطبوعہ دیوبند) اور نشر الطیب دیوبندیوں اور دہلویوں کے نزدیک بھی مستند

سُورِ کائنات، مفخر موجودات منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات و التسلیمات مدینہ منورہ (زادہ اللہ شرفاً) جلوہ افروز ہوئے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کی شان اقدس میں مدحیہ اشعار کہوں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا چچا جان کہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے تو انہوں نے اشعار کہے جن کے آخری دو شعر درج کیتے جاتے ہیں۔ جن سے عم رسول اللہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ مبارکہ کا بھی واضح علم ہو جاتا ہے۔ اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حلیل الفت و عظیم المرتبت محدثین نے اپنی مبارک تصانیف میں بھی وہ اشعار لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

أَنْتَ لَمَّا وَلِدْتَ أَشْرَقْتَ
الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ
فَتَخَنُّ فِي ذَلِكَ الضِيَاءِ وَفِي النُّورِ
وَسُبُلُ التَّشَادِيخِ تَرْتَدُّ
کتاب الوفا ص ۳ ج ۱، خصائص الکبرای ص ۹۷ ج ۱، النسان العیون ص ۹۲ ج ۱، اہریت النبویہ ص ۲، جواہر البحار ص ۴، الزوار المحمدیہ ص ۸۲-۸۴، حجة اللہ علی العالمین ص ۲۲۲، مواہب اللدنیہ ص ۲۳، الاستیعاب مستدرک ص ۳۲ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۵۸ ج ۲، نشر الطیب ص ۹، کتاب الملل والنحل ص ۲۴ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲۱۶ ج ۸، تلخیص المستدرک ص ۲۲۶ ج ۳

ان اشعار کا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس طرح کرتے ہیں۔
اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اُس ضیاء اور اُس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔
(نشر الطیب ص ۹ مطبوعہ دیوبند)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | سید المفسرین سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں:-

إِذَا تَكَلَّمَ رَأْيُ كَالنُّورِ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ
ثَنَائِهِ ۝
وسلم جب کلام فرماتے تو ان کے دندان
مبارک کے درمیان سے نور مبارک نکلتا
ہوا نظر آتا تھا۔

(سنن دارمی شریف ص ۲۲ ج ۱ مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، شمائل ترمذی ص ۲۷ خصائص البکر ص ۵۶ ج ۱، جواہر البحار ص ۲۵، مجمع الزوائد ص ۲ ج ۸، شمیم المحیب)
علامہ ابن عبد البر محدث علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابو طفیل عامر بن واثلہ کنانی نے سیدنا
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اشعار پڑھے جن میں ایک شعر یہ ہے
أَنْتَ النَّبِيُّ هُوَ النُّورُ الَّذِي كُشِطَتْ
بِهِ عَمَائِيَاتُ مَا ضَيْنَا وَيَا بَيْنَا - !!

بے شک نبی رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایسے نور ہیں جن کے سبب ہمارے
انگوں اور پھپھوں کے سب اندھیرے اور گمراہیاں دور ہو گئیں۔ (الاستیعاب ص ۲ ج ۱)
سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرور کون و مکاں، محبوب
رب دو جہان محمد مصطفیٰ علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا سایہ نہ تھا۔ آپ کا
نور مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف لاتے
تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر بھی غالب آجاتا۔

قَدْ نَطَقَ الْفُلَانُ بِأَنَّهُ النُّورُ
الْمُبِينُ فَإِنْ فَهِمْتَ فَهُوَ
نُورٌ عَلَى نُورٍ -
بے شک قرآن پاک میں آپ کو نور مبین
فرمایا گیا ہے۔ جان لے کہ آپ تو نور
علیٰ نور تھے۔ (نسیم الریاض ص ۲۸ ج ۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | جلیل القدر صحابی سیدنا ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لے اس شعر سے معلوم ہوا کہ ابو طفیل عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔
(فیض محمد نسیار اللہ القادری عفرلہ)

اِذَا صَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَا
فِي الْجُدْرِ - (عصيدة الشہدہ ص ۱۸۴ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - انوار المحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - حجتہ اللہ
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تبسم فرماتے تو دیواریں آپ کے زوہ مبارک
سے چمک اٹھتیں۔

خصائص الکبرائے ص ۱۸۴ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - انوار المحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - حجتہ اللہ
علی العالمین - شفا شریف ص ۲۹ ج ۱ - حاشیہ شمائل ترمذی ص ۱۴ - شرح للملا علی قاری بر
حاشیہ نسیم الریاض ص ۲۳۸ ج ۱ - مدارج النبوة ص ۱۲۱ ج ۱ - انشراح الطیب ص ۱۳۲ ج ۱ - حجتہ اللہ علی العالمین ص ۶۸۹
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي
فِي وَجْهِهِ - (ترمذی شریف ص ۲۵۸ ج ۲ - مشکوٰۃ شریف ص ۵۸ مطبوعہ دہلی - خصائص الکبرائے ص ۱۸۴ ج ۱ -
میں نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
سے زیادہ حسین کوئی شے نہیں دیکھی۔ آپ
کے چہرہ انور پر سورج چمکتا ہوا معلوم ہوتا تھا
سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور
صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ

سَيِّدَنَا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ -
جس دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی نورانیت
سے مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہو گئی۔

ابن ماجہ ص ۱۱۹ مشکوٰۃ شریف ص ۵۴ - ترمذی شریف ص ۲۵۸ ج ۲ - مواہب اللدنیہ ص ۱۳۲ ج ۱ -
انوار المحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - جواہر البحار ص ۴ ج ۱ - اسیرت حلبیہ ص ۲۳۲ ج ۲ - خصائص الکبرائے ص ۱۸۴ ج ۱ -
مدارج النبوة فارسی ص ۱۲ ج ۲ - طبقات ابن سعد ص ۲۲۱ ج ۱ - مستدرک ص ۲۲ ج ۲ - تلخیص المستدرک ص ۲۲ ج ۲

لے علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فَشَبَّهَ وَجْهَهُ الشَّرِيفُ بِالشَّمْسِ
فِي الْإِسْرَاقِ وَالتَّوَرُّدِ (نسیم الریاض ص ۲۳۸ ج ۱ - مطبوعہ مصر)

لے مظاہر حق والوں نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے درو دیوار بھی روشن ہو گئے تھے مظاہر حق ص ۲۳۵ (فقیر قادری)

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
وَشَرِيكَ سَمِعَا النَّسَاءَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ
إِبْطِيهِ -

یحییٰ بن سعید اور شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما
دونوں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے سنا کہ نبی کریم رُف و رحم علیہ افضل
الصلوة و التسليم نے جب اپنے دونوں ہاتھ
مبارک اٹھائے تو میں نے آپ کی دونوں
مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱، ص ۲۵ ج ۲، نسائی شریف ص ۲۲ ج ۱، مسلم شریف ص
دلائل النبوت ص ۱۸ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۵ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَرَفَعُ يَدَيْهِ
فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا
فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَرَفَعُ
حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ -

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوائے
استسقا کے کسی اور دعا میں اپنے مبارک
ہاتھوں کو زیادہ اونچا نہیں اٹھاتے تھے۔
اور استسقا میں اتنے ہاتھ اٹھاتے تھے
کہ آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

(ج ۱۲ ص ۲۱۱)

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱، مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲ مطبوعہ دہلی، دار قطنی ص ۱۹)

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ

رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سفید رنگ
والے روشن آفتاب تھے آپ کے پسینے کے

لے ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے ازہر اللون کا ترجمہ ابیض نیزاً روشن آفتاب کیا ہے۔

(مرقات) علامہ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام سہیلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ الزہرۃ

فی اللغۃ اشراق فی اللون بیاضاً زہر لغت میں بہت زیادہ سفیدی کی چمک

والے رنگ کو کہتے ہیں۔ (شرح شامل محمدیہ ص ۱۹)

اللُّوْلُوْءُ۔

مبارک قطرات چمکدار موتی تھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۶، دلائل النبوت بہیقی ص ۱۵۵ ج ۱، دارمی شریف ص ۳۳ ج ۱، خصائص
الکبراء ص ۱۸۴ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۴۲ ج ۲)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سید العالمین احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ علیہ افضل

الصلاۃ والسلام کا درباری نعت خوان اور شاعر اپنے رسول کریم کی نعت بیان کرتے
ہوتے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

مَتَى يَبْدُ فِي اللَّيْلِ الْبَهِيمِ جَبِينُهُ
يَلُوحُ مِثْلَ مِصْبَاحِ الذَّبْحِ الْمُنَوَّرِ

جب سخت تاریک میں آپ کی پیشانی نورانی ظاہر ہوتی ہے۔ تو وہ اندھیری رات
میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔

(دلائل النبوت ص ۱۱۶ ج ۱، ذرقانی شریف ص ۴۴ ج ۴، الاستیعاب ص ۳۲ ج ۱)
سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے مقام پر اپنے عقیدہ کا اظہار
اس طرح فرمایا ہے۔

نُورٌ أَضَاءَ لَهُ عَلَى الْبَرِّيَّةِ كُلِّهَا
مَنْ يَهْدِي لِلنُّورِ الْمُبَارِكِ يَهْتَدِي

آپ کے نور مبارک کی نورانیت نے تمام دنیا کو روشن فرمایا ہے جو بھی اس

لے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ما سمعت بشیء احسن من شعر
حسان میں نے کسی شخص کے شعر حسان کے شعروں سے عمدہ نہیں سنے (ابن جریر ص ۱۸، ترجمان القرآن ص ۹ ج ۹)
لے قاضی سلیمان منصور پوری دہلوی نے بھی اپنی کتاب رحمۃ للعالمین ص ۴۲ ج ۲ پر یہ شعر لکھا ہے۔ اور
ترجمہ کیا ہے جو درج ہے جب شب تاریک میں اُس کی پیشانی نمایاں ہوتی ہے تو روشن چراغ کی
طرح چمکا کرتی ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

مبارک نور سے مستفیر ہوا وہی ہدایت پا گیا۔ (نسیم الریاض ص ۲۷ ج ۳، مطبوعہ مصر)
ابن کثیر علیہ الرحمۃ جو کہ مفسر قرآن بھی ہیں نے حضرت خنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
بارگاہ مصطفویٰ میں پیش کردہ شعر البدایہ والنہایہ میں درج کیا ہے۔

وَافٍ وَمَاضٍ شَهَابٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
بَذَرٌ أَنَارَ عَلَى كُلِّ أَمَّا حَبٍ

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ایسا نور ہے کہ جس نے تمام اماجد اور بزرگیوں
کو منور اور روشن فرما دیا ہے۔ آپ کا نور مبارک پورا ہونے والا اور پُرانا ستارہ
ہے آپ کے نور ہی سے چودھویں رات کا کامل چاند بھی نور اور روشنی حاصل
کرتا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۷۱، البدایہ والنہایہ ص ۲۲ ج ۲)

امام اجل سند المفسرین والمحدثین علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز نے بھی
سیدنا حنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے۔

أَخْتُ عَلَيْهِ لِلنَّبِیَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللَّهِ مِنْ نُورٍ يُلَوِّحُ وَتَشْهَدُ!

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مہر نبوت بہت ہی چمکتی تھی اور آپ کا اللہ کی
طرف سے نور ہونا ظاہر اور واضح ہو جاتا تھا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۹ ج ۱)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا کعب بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ بارگاہ نبوی میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا۔

هُوَ يُبْرِقُ وَجْهُهُ مِنَ الشُّرُورِ | آپ کا چہرہ مبارک بھل کی طرح چمک رہا ہے

۱۔ امام ابن کثیر کی کتاب البدایہ والنہایہ کے حوالہ جات فخر الوابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی دیئے
ہیں۔ (دیکھئے سراجا منیر ص ۱۱، ص ۱۱۱)

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنَادَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَبِيٍّ -

اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب خوش ہوتے تو آپ کا رخ انور اس طرح منور نظر آتا جیسا کہ چاند کا ٹکڑا ہے

(صحیح بخاری ص ۱۸ ج ۲، مستدرک ص ۶ ج ۲، خصائص الجبرائیل ص ۱۸۹ ج ۱، نسیم الریاض ص ۳۳۹ ج ۱، دلائل النبوة ص ۵۳ ج ۱، دلائل النبوت ص ۲۲ ج ۳، ابوالنعمین حجة الله على العالمين ص ۴۸۹ ج ۱، منتخب الصحیحین للنہجانی ص ۱۳۸ ج ۱)

امام ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ اشعار جو انہوں نے حضور پر نور ﷺ کے نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں لکھے ہیں درج کیے ہیں۔ ان میں سے ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ بھی بالکل عیاں ہے۔

وَرَدُّنَا لَهُ وَلَوْ رَأَى اللَّهُ يَجْلُو ۱
وَجَّ الظُّلُمَاءُ عَنَّا وَالْغَطَاءُ

اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہمارے اندھیروں کی سیاہی اور تاریکی دور ہو گئی اور روشنی ہی روشنی ہو گئی۔ اور سب پردے اٹھ گئے۔
(البدایہ والنہایہ ص ۳۳۶ ج ۳ مطبوعہ مصر)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری

نے حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ
بَيَاضَ ابْطِينِهِ -

(صحیح بخاری ص ۶۵ ج ۴ مطبوعہ مصر)

سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سرور کائنات، منبع کمالات، محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ

والتمیہات کے متعلق سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

وَيُظْهِرُ فِي الْبَلَدِ ضِيَاءَ نُورٍ
يَقْتُومُ بِهِ السَّرِيَّةُ أَنْ تَمُوجَا ..

اور شہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہو گئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھانٹیں مار رہی ہے۔

(سیرت ابن ہشام ص ۱۹۲ ج ۱، البدایہ والنہایہ ص ۱ ج ۱، ص ۲۹۶ ج ۲)

محدث ابن جوزی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ
لکھتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عنہ فرماتے ہیں۔
لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَشْرَقَتْ الْأَرْضُ -
کتاب الوفا ص ۹۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ
جب رسول معظم نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ
کے نور مبارک سے ساری زمین روشن اور
منور ہو گئی۔

ص ۱۲۴ ج ۱)

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے
بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ

مالک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رخ نور تموار کی طرح تھا تو حضرت
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا بَلْ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
وَكَانَ مُسْتَدِيرًا - (حجۃ اللہ ص ۶۸۸، کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔

مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۵، شامل ترمذی، صحیح مسلم شریف، مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، الوار
المحدیہ ص ۱۲۴، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۱ ج ۱، ص ۱۹۳ ج ۱، بشفا شریف ص ۲۹ ج ۱، خصائص

الکبرای ص ۱ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۱ ج ۲، دارمی شریف ص ۳ ج ۱، انشراح الطیب ص ۱۳۴
منتخب الصمیمین ص ۱۳۶

حضرت مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَقُّ الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرٌ آوُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ -

میں نے سید الشافعیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرخ حُلّہ مبارک لیے ہوئے دیکھا اور چاند بھی اُس رات پوری تابانی پر تھا یعنی چودہویں رات کا تھا اور میں نے ایک نظر چاند کی طرف اور ایک نظر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانیت اور حسن چاند سے کہیں بڑھ کر زیادہ ہے۔

(شامل ترمذی ص ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۱۵، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۴ ج ۲، مواہب اللدنیہ ص ۱۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵ ج ۱، انوار المحدثین ص ۱۲ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۲ ج ۲، قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶)

فروع مہر بھی دیکھا نمود گمشدن بھی! تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے
قارئین کرام:- شیخ محقق شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے
ہیں کہ آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ خبرت در جمال باکمال دے خیرہ
میشد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بود دے
بہیکس را مجال نظر و ادراک حسن اور امکان نبود دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سر مبارک سے لے کر قدم مبارک تک بالکل نور تھے۔ آپ کے جمال و کمال کو دیکھنے سے
آنکھ چندھیا جاتی تھی۔ چاند اور سورج کی مانند روشن اور چمکدار تھے۔ اگر آپ لباس بشری
میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۱۲۹ ج ۱)

علامہ نجفانی لکھتے ہیں کہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّهُ
لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ لَمَّا
أُطَاقَتْ أَعْيُنُنَا دُرُوتَهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (الوار المحمدي) - وسلم کو دیکھنے کی تاب ہی نہ لائیں۔

سیدنا برار بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام بخاری رحمۃ اللہ الباری

نے روایت نقل فرمائی ہے کہ سیدنا برار بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نور مجسم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور کو اُر کی طرح چمکدار تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔
لَا بَلَّ مِثْلَ الْقَمَرِ - نہیں! بلکہ چاند کی طرح سوزر تھا۔

صحیح بخاری شریف ص ۱۶ ج ۲، ترمذی شریف ص ۱ ج ۲، مسلم شریف، شامل ترمذی ص ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱ ج ۱، الوار المحمديہ ص ۱۲، مدارج النبوت فارسی ص ج ۱، دلائل النبوت بہقی ص ۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۶۸

کے متعلق محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

تَشْبِيهِ بَعْضِ صِفَاتِهِ
بِخَوَالِشْمُسٍ وَالْقَمَرِ
إِنَّمَا جَرَى عَلَى عَادَةِ
الشُّعْرَاءِ وَالْعَرَبِ وَ
إِلَّا فَكَانَ شَيْئًا يَمَّا
دَلَّ شَيْئًا مِنْ أَوْصَافِهِ
إِذْ هِيَ أَعْلَى وَ أَحَبُّ
مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ -

رسول انس و جاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعض صفات مبارکہ کو سورج اور چاند سے تشبیہ و نیایہ شاعرین اور عربی ادیبوں کی عام عادت اور طریقہ ہے وگرنہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بھی صفت مبارکہ سے کوئی شے بھی برابری اور ہمسری نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر صفت

(جمع الوسائل بشرح الشامل) جملہ مخلوقات سے افضل و اعلیٰ اور بالا ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں۔

اِذَا سَجَدَ يُسْرَىٰ بَيَاضُ الْبَطْنِ۔
 (خصائص الکبریٰ ص ۱۵۷ ج ۱ طبرانی ص ۹۸)
 یَعْلُو بَيَاضُهُ النُّورُ وَالْاَشْرَاقُ
 (شرح شامک مستدیرہ ص ۲۵)
 جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی ان کی سفیدی سے نور اور چمک ظاہر ہوتی تھی۔

نیز فرماتے ہیں

اِنَّ الْمُرَادَ كَانَ نَيْسًا اَلْبَيَاضِ
 (شرح شامک مستدیرہ ص ۲۵)
 بے شک سفیدی سے روشن چمکدار مراد ہے۔

علامہ ابراہیم سجوری علیہ الرحمۃ بیاض کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

كَانَ يَعْلُو بَيَاضُهُ النُّورُ وَالْاَشْرَاقُ۔

سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | بنی اسخہ الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صحابی سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی مدح سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو کہ محدث ابن عبد البر علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب الاستیعاب میں درج فرمایا ہے۔

لے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ الاستیعاب ابو عمر ابن عبد البر کی مشہور معروف کتاب ہے۔ حافظ ابن عبد البر حفظہ و اتقان میں اپنے زمانہ کے سردار تھے۔
 (دُستان المحدثین فارسی ص ۶۸) فخر الوابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی ان کی کتاب الاستیعاب کے کثیر تعداد میں روایات درج کی ہیں دیکھئے سراجاً منیراً (ص ۱۲۰، ۱۲۸، ۱۳۵) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

وَعَلَيْكَ مِنْ سِمَةِ الْمَلِكِ عَلَامَةٌ
نُورٌ أَغْسَتْ وَخَالَتْ مَحْنُومٍ

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اور آپ پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کی جو نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں ان میں سے ایک نشانی آپ کی چمکتی ہوئی نورانی پیشانی مبارک اور دوسری مہر نبوت ہے۔

(الاستیعاب ص ۱۵۶ ج ۱)

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

ولہابیہ نجدیہ کے مشہور
محقق تاجی سلیمان منصور

پوری روایت درج کرتے ہیں کہ حدیث ترمذی میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں آپ کو دیکھنے گیا تھا۔

فَلَمَّا اسْتَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ
وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ - یعنی مجھے تو چہرہ نظر آتے ہی عرفان ہو گیا تھا
کہ جھوٹے میں یہ بات کہاں لے یعنی جھوٹے کے
چہرے پر یہ نور اور روشنی نہیں ہو سکتی۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۷۲ جلد ۲)

سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سرور کائنات، باعث تخلیق
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ

والحمیات والتسلیمات کی بارگاہ بکس پناہ میں سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ

لے یہ روایت ولہابیہ ہی کے ابراہیم میرسیا لکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۲۹ ج ۱ پر
درج کی ہے۔

لے ولہابیوں کے امام العصر مولوی ابراہیم میرسیا لکوٹی لکھتے ہیں کہ الغرض آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
رُخ نور پر نور نبوت پوری حقیقت سے جلوہ گر تھا جو کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ متعذر احادیث میں
مذکور ہے کہ فلاں فلاں اشخاص نور نبوت کے مشاہدہ سے مشرف باسلام ہوئے (سیرت المصطفیٰ ص ۱۲۹ ج ۱)
لے یہ شعر نواب صدیق بھوپالی نے اول المسائل ص ۱۶ پر بھی کہا ہے۔

عنہ نے آپ کی شانِ مقدسہ میں ایک نورانی قصیدہ پڑھا جس کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے صحابی کے عقیدہ کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

اِنَّ النَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُّسْتَضَاءُ بِهِ
مُهَنْدٌ مِّنْ سَيُوفِ اللّٰهِ مَسْئُوْلٌ

تحقیق رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور نور ہیں۔ آپ سے نور حاصل کیا جاتا ہے۔ آپ اللہ کریم کی ہندی تلواروں میں سے ننگی تلوار ہیں۔

دالاستیعاب ص ۲۲ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱ ج ۱، انوار المحدثہ ص ۱۲۶، زرقانی شریف

ص ۵۹ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۳۱ ج ۱، مستدرک ص ۵۸۲ ج ۲، تلخیص المستدرک ص ۵۸۲ ج ۳

علامہ محمد بن عبد الباقی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بارگاہِ نبوی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا تھا تو اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا تھا۔

مُهَنْدٌ مِّنْ سَيُوفِ الْهِنْدِ مَسْئُوْلٌ

تو خدا کے محبوب و انائے غیوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مصرعہ کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا کعب اس کو یوں پڑھو۔

مُهَنْدٌ مِّنْ سَيُوفِ الْهِنْدِ مَسْئُوْلٌ

قاریں ج کرام :- اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نور نہ ہوتی تو جیسے آپ نے دوسرے مصرعہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح یقیناً پہلے مصرعہ کی بھی اصلاح فرما دیتے۔ آپ کا پہلے مصرعہ کی اصلاح نہ فرمانا بین دلیل ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ اور جو آپ کو نور کہے اور سمجھے اُس پر آپ خوش ہیں۔

فَضَّلَ اللّٰهُ عَلٰی نُوْرٍ كَزَوْشَدٍ نُّوْرًا بِسِيْدِ

زَمِيْنٍ وَرَحْبَتِ اَوْ سَاكِنِ فَلَکِ وَرَعِشَتْ اَوْ شَيْدَا

سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت

درج فرمائی ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ:
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَشَرَحَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَسَى إِبْطِيئَهُ -
 نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ ہم آپ کی دونوں بغلوں سے سفیدی نظر آتی تھی۔
 (صحیح بخاری ص ۱۶ ج ۲، مشکوٰۃ ج ۱)

مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ

جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی مستند کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے
 رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب مدینہ منورہ میں ہجرت فرما کر جلوہ افروز ہوئے تو مدینہ منورہ کی عورتیں، بچے اور لڑکیاں یہ اشعار پڑھتی تھیں کہ چودھویں رات کا مبارک چاند وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر ظاہر ہوا ہے۔
 اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا ہم پر شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔
 (البدایہ والنہایہ لابن کثیر، کتاب الوفا لابن الجوزی ص ۲۵۲ ج ۱)

ص ۲۳ ج ۵، مواہب اللدنیہ للقسطانی ص ۱۷۱ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۳، سیرت حلبیہ ص ۲۳۲ ج ۲، ص ۲۴۳ ج ۲، دلائل النبوت ص ۲۳۳ ج ۲)

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عوف بن ابوجحیفہ رضی اللہ

سیدنا عوف بن ابوجحیفہ کا عقیدہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے۔ انہوں نے اذان کہی۔ پھر انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی مبارک نکالا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس پر ٹوٹ پڑے

بعد ازیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندرجا کر نیزہ لائے ۔

وَحَدَّثَنَا رَجٌ وَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ
اَنْظُرُ اِلَى وَبِضْ سَاقِيهِ

اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
باہر تشریف لائے اور آپ کی پندلی مبارک
کی نورانیت اور سفیدی کی چمک اس قدر تھی
کہ اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے

(صحیح بخاری شریف ۸۴۱ مطبوعہ مصر)

وہی چمک اور نورانیت ہے ۔

محدث قاضی عیاض علیہ الرحمۃ شفا شریف
میں تحریر فرماتے ہیں ۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

اَمَّا الصُّوْرَةُ وَجَمَالُهَا وَتَنَاسُبُ
اَعْضَائِهِ فِي حُسْنِهَا فَقَدْ جَاءَتْ
الْاَثَارُ الْقَصِيحَةُ وَالْمَشْهُورَةُ الْكَثِيْرَةُ
بِذَلِكَ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَانَسِ بْنِ
مَالِكٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيِّ
بْنِ عَازِبٍ وَعَالِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ حسن و جمال اور
تناسب اعضاء شریفہ کے متعلق بہت سے
آثار اور احادیث صحیحہ اور مشہورہ آئی ہیں ۔
جو حضرت علی، انس بن مالک، ابو ہریرہ، بار
بن عازب، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، ابن

ابو غیر قلین و ہابی حضرات کے مولوی سلیمان منصور پوری قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ عیاض
بن موسیٰ صوبہ غزناء کے شہر سبکتہ کے قاضی فقہ تفسیر حدیث و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۳۵ ج ۲)
آلہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے برادر زادہ نے ایک روز اپنے
چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب
کے دیکھنے سے ان پر ایک دہشت سی طاری ہوئی اور توہم لاحق ہوا۔ تو ان کے چچا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ جو ان
کی اس حالت کو آڑ گئے تھے فرمانے لگے اے میرے بھتیجے میری کتاب شفا کو مضبوط پکڑے رہو اور
اس کو اپنے لیے حجت بناؤ۔ گویا اس کلام سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت
ملا ہے۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۱۳ مطبوعہ دہلی) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

وَابْنِ عَبَّاسٍ لَهُ وَابْنُ جُحَيْفَةَ وَجَابِرُ
 بْنُ مَمَّاتَةَ وَامْرُؤُوعَبْدُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ ابْنِ
 هَالَةَ وَمُعْرِضُ بْنُ مُعَيْقَبٍ وَابْنُ الطُّفَيْلِ
 وَالْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ قَاتِلٍ
 وَحَكِيمُ بْنُ حَسَّامٍ وَغَيْرُهُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

ابن ہالہ، ابو جحیفہ، جابر بن سمرہ، امّ معبد،
 ابن عباس، معرض بن معیقب، ابو الطفیل،
 عداء بن خالد، غریم بن قاتل، حکیم بن حزام
 وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم تے بیان فرمائی ہیں

اس کے بعد قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں ان میں یہ

بھی ہیں۔

إِذَا افْتَرَّ ضَاحِكًا افْتَرَّ عَنْ
 مِثْلِ سَنَا الْبَرَقِ وَ عَنْ
 مِثْلِ الْغَامِرِ إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى
 كَالنُّورِ يَخْسُ جُ مِنْ ثَنَائِيَا هُ
 (شفا شریف ص ۳۹ ج ۱ مطبوعہ مصر)

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب
 مسکراتے تو آپ کے دندان مبارک بجلی اور
 برق کے ادوں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے
 آپ جب کلام فرماتے تو آپ کے مبارک
 دندان کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
 اجمعین نے آقائے نامدار حبیب کر دگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔
 اخبرنا عن نفسك۔
 ہمیں اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمائیے۔

تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا دُعَوْتُ أَبِي أَبَا هَيْمٍ
 وَبُشِّرَ لِي عَيْشَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَرَأَيْتُ أُمِّي حِينَ حَمَلَتْ
 بَنِي أَنَّهُ خَسَّ جَ مِنْهَا نُورٌ

میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام
 کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کی بشارت ہوں۔ میں وہ نور ہوں
 کہ جب میری والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں

لے اس روایت کو دلابیہ کے مولوی ابراہیم میرسیا لکھنؤ نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۴۷
 میں بھی درج کیا ہے۔
 (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ - تو انہوں نے دیکھا کہ اُن سے ایک نور
(خصائص البکر اے ملک ج ۱، تفسیر ابن
کثیر ص ۲۶ ج ۴، دارمی شریف ص ۱ ج ۱)

البدایہ والنہایہ ص ۲۷ ج ۲، زرقانی شریف ص ۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار شریف ص ۱۱۳ ج ۳،
مستدرک ص ۶۱۶ ج ۲، مدارج النبوت فارسی، مشکوٰۃ شریف ص ۵۵، جواہر البحار ص ۱،
سیرت النبویہ للدحلان ص ۳، دلائل النبوت بیہقی ص ۱ ج ۱، ص ۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱
ج ۱، سیرت ابن ہشام ص ۱۶۶ ج ۱)

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا عقیدہ

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ
القوی روایت فرماتے

ہیں کہ

إِذَا أَدْنَعَتْهُ فِي الْمَنْزِلِ
أَسْتَعْنِي بِهِ عَنْ
الْمِصْبَاحِ -

جب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو دودھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ
کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھے اُمّ خولہ سعدیہ نے کہا کہ اے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں
رات بھر آگ روشن رکھتی ہو تو میں نے جواب دیا کہ

لَا وَاللَّهِ لَا أَوْقِدُ نَارًا وَلَكِنَّهُ
نُورُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - (ریان المیلاد النبوی ص ۵۷)

نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو آگ روشن
ہی نہیں رکھتی لیکن یہ نور اور روشنی نور
مجتہد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہے

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مجتہد محمد میں حضور پر نور

نُورٌ عَلَى نُورٍ مُحَمَّدٌ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَلِيْنِهِ كَيْ لِيْهِ حَاضِرٌ هُوْنِيْ تَوَاسُ دَقْتُ
حسین منظر یہ تھا۔

فَاشْفَقْتُ أَنْ أُدْقِظَهُ مِنْ
نَوْمِهِ لِحُسْنِهِ وَجَمَالِهِ فَدَخَلْتُ مِنْهُ رُؤْيَا فَوَضَعْتُ
يَدِي عَلَى صَدْرِهِ فَتَبَسَّمَ
ضَاحِكًا وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ لِيَنْظُرَ
إِلَيَّ فَخَسَّاجَ مِنْ عَيْنَيْهِ
نُورٌ حَتَّى دَخَلَ حِلَالُ
السَّمَاءِ۔
(مواہب اللدنیہ ج ۱، انوار المحدثہ ص ۱۹)

پس میں نے اُس وقت دیکھا کہ آپ بیٹے
ہوتے ہیں۔ اور آپ کا حسن و جمال دیکھ کر
مجھ پر حیرت طاری ہو گئی اور میں رُک گئی۔
اور آپ کو بیدار کرنا مناسب سمجھا پھر
میں آپ کے قریب ہوئی اور آپ کے
سینہ مبارک پر میں نے اپنا ہاتھ رکھا۔ تو
آپ نے مسکراتے ہوئے اپنی مبارک آنکھوں
کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی نورانی آنکھوں
سے نور نکل کر آسمانوں میں داخل ہو رہا ہے۔

سیدنا عثمان بن ابی العاص ابنی والدہ
سیدہ ام عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

بنت عبد اللہ ہے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کی ولادت باسعادت ہوئی سماں یہ تھا کہ فَمَا شَيْءٌ أَنْظَرُ إِلَيْهِ فِي
الْبَيْتِ إِلَّا نُورٌ وَإِنْ لَا نَظَرُ إِلَى النُّجُومِ تَدُنُو حَتَّى إِنْ
لَا قَوْلٌ لِيَقَعَنَّ عَلَى فَلَمَّا وَضَعْتُ خَسَّاجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ
الْبَيْتُ وَالذَّارُ حَتَّى جَعَلْتُ لَا أَرَى إِلَّا نُورًا۔ اس حدیث شریف
کا ترجمہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے جو کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔
آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو
دیکھا کہ زمین سے اس قدر نزدیک آگئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (نشر الطیب)
پس جب ان کو میں نے جنتا تو ان سے نور نکلا جس سے خانہ کعبہ اور گھر روشن اور منور ہو گیا یہاں
تک کہ میں نور ہی نور دیکھتی تھی۔ (شفاعہ شریف ص ۱۲ ج ۱، خصائص البکر ص ۱۲، مواہب

اللذنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۹۲ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳، جواب البحر ص ۵ ج ۱، دلائل النبوة بیہقی ص ۹۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱، شواہد النبوة ص ۲۲ دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱، مجمع الزوائد ص ۲۲ ج ۸

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا عبدالرحمن بن عوف
حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ میری والدہ محترمہ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رحمت کائنات، خلاصہ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ

فَاصْأَوَّلِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى بَعْضِ قُصُورِ الشَّامِ۔
مجھ پر روشن ہو گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے مابین تھا یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض محلات دیکھ لیے۔

کتاب الوفا ص ۹ ج ۱، مواہب اللذنیہ ص ۲۳ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱، جواب البحر ص ۵ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، نشر الطیب ص ۱۹، زرقانی شریف ص ۱، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱ ج ۱

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
حضرت زینب بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ

حضرت زینب بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ محبوب خدا، سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علیہ مبارک بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا۔
يَا بُنَيَّ كَوْنِ أَيْتَهُ دَايِمًا
اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔
اے بیٹے! اگر تو ان کے حُسن مبارک کو دیکھتا تو دیکھتے ہی پکار اٹھتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔

دارمی شریف ص ۳۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، حجة التذلل علی العالمین ص ۶۸۹، دلائل النبوت للبیہقی ص ۱۵۴ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱، مواہب اللذنیہ ص ۲۵ ج ۱

طبرانی شریف، انوار المحمدیہ ص ۱۲۵، رحمۃ العالمین ص ۴۲ ج ۲، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۲۲ ج ۳

علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی نے اپنی تصنیف لطیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں

ایک ہمدانی صحابیہ کا عقیدہ

میں بھی ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ درج فرمایا ہے کہ حبیب کبریا شہنشاہ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے ہمراہ ایک ہمدانی عورت نے حج مبارک ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عورت جب اپنے وطن

لے فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی نے علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے علوم حدیثیہ و تاریخہ میں ان کے تبحر و فضل و کمال کا اقرار کیا ہے (تاریخ المحدثین ص ۵) وہابیہ کے بہت روزہ الاعتصام میں ہے کہ امام ابن حجر صرف محدث ہی نہ تھے بلکہ بے مثل مؤرخ، نغز گفتار شاعر اور سخن گار ادیب بھی تھے۔ فقہ پر اس حد تک آپ کو دسترس تھی کہ اکیس سال مصر کے قاضی القضاہ رہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے! امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کی تصانیف کی فہرست تین صفحوں میں دی ہے۔ (الاعتصام ص ۶۲ جون ۱۹۵۶ء) وہابیہ کے مجتہد اور امام قاضی محمد بن علی شوکانی نے علامہ عسقلانی کو ان القاب سے ملقب کیا ہے۔ الحافظ البکیر الشہیر الامام المنفرد بمعرفۃ الحدیث و عللہ فی الازمنۃ المتاخرة (المبدع الطالع) علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ فرید زمانہ و حامل لواستثنیٰ فی آوانہ (نظم العقیان فی اعیان الاعیان) علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ لہ الحفظ الواسع الذی اذا وصفہ محدث عن البحر ابن حجر ولا حرج (الضواللہ) علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ شمس الدین سخاوی علیہما الرحمۃ آپ کے تلامذہ تھے۔ (فیقر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

فتح الباری کے متعلق فخر الوہابیہ ابراہیم میرسیا کوٹی لکھتے ہیں کہ خاتمہ الحافظ حافظ ابن حجر عسقلانی کی یہ شرح سب سے بڑی ہے اور صحیح بخاری کے حل کرنے میں سب سے اول نمبر پر ہے۔ (علمائے اسلام ص ۹) وہابیہ کا مشہور آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ فتح الباری کی تمام شرحوں کی سردار ہے۔ فتح الباری کی عظمت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کی تالیف میں ۲۵ سال صرف ہوئے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) (فیقر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

واپس آئی تو ابو اسحاق نامی شخص نے اُس سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اُس نے بتاتے ہوئے کہا۔

كَانَ الْقَمَمَ كَيْلَةَ الْبَدْرِ لَمْ
أَدْقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔
(فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۲۶ ج ۶،
مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱ اخصاص لکبرے
ص ۱۹ ج ۱، دلائل النبوة للبیہقی ص ۱۵ ج ۱)

آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند
کی طرح تھا۔ میں آپ جیسا صاحب جمال و
صاحب کمال نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا
اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا۔

نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء مہرے
حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا مہرے

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چھوٹی جان سیدہ صفیہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ در شب ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں موجود
تھی۔ دیدم کہ نور وے بر نور چراغ غالب گشت۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے
نور پر غالب ہو گیا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۲۲ از علامہ عبدالرحمن جامی)
طبقات ابن سعد میں ہے کہ حبیب رب العالمین، رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ علیہ

لے دیوبندیوں اور ولایتیوں کے محمد علیہ اور مشہور مولوی شبلی نعمانی کتاب طبقات ابن سعد اور اس کے مصنف محدث
ابن سعد کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن سعد مشہور محدث ہیں خود قابل سند ہیں خطیب بغدادی نے ان کی نسبت یہ الفاظ
لکھے ہیں كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ وَالْفَهْمِ وَالْعَدَالَةِ صَنَّفَ كِتَابًا كَبِيرًا فِي طَبَقَاتِ الصَّحَابَةِ
وَالْبَاقِينَ إِلَى وَفَيْهِ فَأَحَادَفِيهِ وَأَحْسَنَ۔ (سیرت النبی ص ۲۹) سرار الوابیہ نواب صدیقی حسن نظام
مہو پالوی نے بھی طبقات ابن سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب ہدیۃ السائل ص ۲۱۶ پر دیئے ہیں۔ مولوی سلیمان ندوی
نے طبقات ابن سعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔
(خطبات مد اس ص ۶۲) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

افضل الصلوٰۃ والسلام کا انتقال پر کمال ہوا تو آپ کی پھوپھی جان نے اپنے آثار و مولا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری طور پر پردہ پوش ہو جانے کا افسوس اور غم کا
اظہار کرتے ہوئے شانِ مصطفویٰ بیان کرتے ہوئے کہا۔

عَلَى الْمُسْتَضَى لِلْهُدَى وَالْثَقَى
وَلِلرُّشْدِ وَالنُّورِ بَعْدَ الظُّلَمِ

میں آنسو بہاتی ہوں مُرْتَضَیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ عبتہ ہدایت اور تقویٰ
میں اور جو ظلمتوں اور اندھیروں کے رُشد و ہدایت اور نور ہیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۲ مطبوعہ بیروت)

بعد ازاں آپ کا ایک مصرعہ درج کیا جاتا ہے جس میں غم و الم کے اظہار کے ساتھ ساتھ
واضح طور پر اپنا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔

بِفَقْدِ الْمُصْطَفَىٰ بِالنُّورِ حَقًّا

آنسو بہاتی ہوں مُصْطَفٰی علیہ التحیۃ والثناء کے پردہ پوش ہو جانے پر جو کہ واقعی نور ہیں
(طبقات ابن سعد ج ۲)

حضرت زین العابدین علیہ السلام نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

عائشہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جی سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے
ظاہری طور پر پردہ فرما جانے پر غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے اور شانِ مصطفیٰ بیان کرتے ہوئے
اپنا عقیدہ بھی اس طرح بیان فرماتی ہیں۔

يَا عَيْنُ فَاحْتَظِيْ وَمَضَىٰ وَاسْتَجْبِيْ

وَأَبْكِيْ عَلَى نُّورِ الْبِلَادِ مُحَمَّدٍ

اے آنکھ آنسو بہا اور افسوس کر شہروں کے نور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں رو رہی ہوں۔

عَلَى الْمُصْطَفَىٰ بِالْحَقِّ وَالنُّورِ وَالْهُدَى

اُس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نور ہیں۔ اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے۔
اور سرایا ہدایت ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۲۴، ۲۲۵ ج ۲)

سیدہ اردی رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محبوب رب اکبر شافع محشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے انتقال

پر طلال پر آپ کی بھوپھی جان اردی بنت عبد المطلب بھی آپ کی ظاہری فرقت پر غم و الم
کا اظہار کرتی ہوئی اپنا عقیدہ بیان فرماتی ہیں کہ :-

عَلَى نَوْرِ الْبَلَاءِ دَمْعًا جَمِيعًا
رَسُولِ اللَّهِ أَحْمَدًا فَاشْرُ كَيْفِي

آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام شہروں کے لیے نور ہیں۔ مجھے آپ
کی مدح اور تعریف کرنے دو۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۲۵ ج ۲)

سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | حضور اکرم، رسول معظم، فخر آدم و بنی آدم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر طلال پر ظاہری

فرقت پر اظہارِ انوس کرتے ہوئے سیدہ اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا عقیدہ بھی بیان
کرتی ہیں۔

لے فخر الوہابیہ براہیم میر سیاح کوٹی رقمطراز ہیں کہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔
اُم ایمن وہ لونڈی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے دراشت میں ملی تھی۔ اور جو
آپ کی والدہ کے وفات پا جانے پر آپ کو مقام ابواسے متہ شریف تک ہمراہ لائی تھی۔ اُس کا نام برکت تھا۔ آنحضرت
اس کی بہت عزت کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البر نے اسناد خود حدیث روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اُم ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے۔ حافظ ابن کثیر نے
اپنی تاریخ البدیۃ النہایہ میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے تو آپ نے اُم ایمن کو آزاد کر دیا۔
اور اپنے مولیٰ اور متبنی زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ پس ان سے اسامہ بن زید حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا
ہوئے حضرت اُم ایمن کا نام برکت تھا اور یحییٰ بھی بابرکت اور مقبول درگاہ الہی چنانچہ ابن حجر نے اصابع میں ابن سعد سے نقل

وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ نُورًا
وَسِرَاجًا يُضِيءُ فِي الظُّلُمَاءِ

اور البتہ تحقیق آپ نور تھے سورج تھے اور آپ اندھیروں اور تاریکیوں میں بھی روشنی دیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۳ ج ۲)

حضرت ہند بنت اٹاشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | نبی پاک صاحبِ لولاک
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی صحابہ حضرت ہند بنت اٹاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی مقام پر بیان کرتی ہیں کہ

قَدْ كُنْتُ بَدْرًا وَنُورًا يُسْتَضَاءُ بِهِ
عَلَيْكَ تُنْزَلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْمُكْتَبُ

بے شک آپ چودھویں رات کے چاند اور نور تھے۔ آپ کے نور سے روشنی حاصل
کی جاتی تھی۔ آپ پر عزت والی کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۳ ج ۲)
ناظر فیہ کرام، مندرجہ بالا احادیث شریفہ و یونبدی، غیر مقلد و ہابی اور اہلسنت و جماعت برہوی حضرت
ہر سہ فرقہ کے نزدیک مستند محدثین کی کتب سے درج کی گئی ہیں جن سے بالکل عیاں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل
الصلوات والتسلیم ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ
نبی آخر الزمان استیاح لامکاں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتنازل نور تھے برہم کائنات
احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات نے ناجی اور حق فرقہ کی نشاندہی ما انا علیہ و اصحابی
یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدہ کے مطابق ہے سے فرمائی ہے۔

محمد بن عبد رب العالمین مسلک حق اہلسنت و جماعت کا عقیدہ فرمانِ مصطفوی کے ارشاد کے مطابق ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۰)

کیا ہے کہ جب اُمّ ایمن نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو یہ روزہ سے تھیں۔ رستہ میں سخت پیاس لگی آسمان کی طرف سے
ایک ڈل جس میں نہایت شفاف و سفید پانی تھا اُترا میں نے اسے خوب سیر ہو کر پیا اس کے بعد مجھے پیاس کی تکلیف نہیں
ہوئی۔ حالانکہ میں سخت گرمیوں میں روزے رکھتی تھی۔ اسیرت المصطفیٰ ص ۱۰۱ ج ۱۔ اصحاب البیات و النہایہ

چنانچہ موجودہ دور کے دیوبندی حضرات کی مقتدر شخصیت مولوی سر فرار خان گکھڑوی لکھتے ہیں کہ خلفدارِ ربیعہ میں سے ہر ایک کا قول قابلِ اقتدار ہے۔ ان کا منقول بھی حجت ہے (راہِ سنت ص ۳۳)۔

اسی کتاب میں مزید رقمطراز ہیں کہ صحابہ کرام اُمت کے لیے حق و باطل، خیر و شر، سنت و بدعت اور ثواب و عتاب وغیرہ امور کے پرکھنے کی کسوٹی اور معیارِ حق ہیں۔ جو کام انہوں نے کیا وہ حق اور سنت اور باعثِ نجات ہے۔ اور ان کا ہر قول و فعل ہمارے لیے ذریعہ فلاح اور وہی ہمارے لیے ترقی اور سعادت کی راہ ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی تباہی اور بربادی پر منتج ہوگی اور بس۔ (راہِ سنت ص ۳۴)۔

غیر مقلدینِ مابہیوں کے محدث اور مجتہد عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ اقوالِ صحابہ کے ساتھ استدلال کرنا ٹھیکہ اسلام میں داخل ہے۔ (ضمیمہ سالہ المحدث ص ۳۵)۔

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ صحابہ کی مقدس جماعت سوان کے علماء زبانِ عربی کی سند ہیں۔ اور وہ سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بہترین شاہد ہیں۔ اور حضرت پیغمبر صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعد کی اُمت کے درمیان وہی واسطہ ہیں۔ قرآن ان کے سامنے اُترا۔ اُس میں ان کے واقعات مذکور ہیں۔ وہ اپنی زبان اور اپنے واقعات کو دوسروں کی نسبت اچھا جانتے ہیں۔ پس ان کے اجماع یا ان کے جمہور علماء کے اقوال سے سرنہیں پھیر سکتے۔ (دیباچہ تفسیر واضح البیان ص ۳۹)۔

سلفِ عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ صحابہ کا طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے الگ نہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبتِ اینہ اور شاگرد تھے۔ وحی ان کے سامنے اُترتی قرآن اور احوال ان کے سامنے تھے۔ علم صحیح اور عمل صالح رکھتے تھے۔ غرض جتنی باتیں کسی کلام کے صحیح سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ (فتاویٰ المحدث ص ۳۵)۔

روپڑی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ جس طریق پر صحابہ ہوں گے۔ اس طریق پر پہننے والا فریقِ حق پر ہوگا۔ جو ان کے خلاف ہوگا وہ باطل پرست ہے۔ (فتاویٰ المحدث ص ۳۶)۔

قاری خیر کرام:- اسنادِ بلا کو دیکھیں تو روپڑی صاحب کے فیصلہ کے مطابق اہلسنت و جماعت فرقہ حق پر ہے اور دیگر فرقے باطل پرست ہوتے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم السلام ان کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی عقیدہ تھا کہ آپ نور ہیں۔

اپنے آپ کو المحدث کہلانے والے حضرات اپنے مولوی تقریباً احمد سہسوالی کا تحریر کردہ

حوالہ ذہن نشین رکھ کر سوچیں کہ کیا واقعی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرنے سے اجماعیت رہ سکتے ہیں؟

اگر قسری صاحب لکھتے ہیں کہ اجماعیتوں نے عقائد میں بھی کسی کی پیروی کا لزوم اپنے لیے پسند نہیں کیا۔ بلکہ ان کا طرز عمل یہی رہا۔ کہ کتاب الہی اور احادیث مصطفویٰ اور آثارِ صحابہ پر عمل کرتے تھے اور اس پر اعتقاد رکھتے۔ (اجماعیت دہلی ص ۲۲ کالم ۲ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ اجماعیت و جماعت وہ ہیں جو عقائد میں صحابہ کے طرے پر ہوں۔ (الاقصا د فی التعلیہ والاجتہاد ص ۶)

لہذا اشرف علی تھانوی کی تحریر سے بھی اظہار منہش ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننے والے ہی صحیح معنی میں اجماعیت ہیں کیونکہ مندرجہ احادیث سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔

فاطریح کوامہ: حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے والدین کریمین، اہلبیت اطہار، ازواجِ مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مستند مفسرین کرام علیہم الرحمہ اور مخالفین کے اکابر مفسرین کے عقیدہ کو واضح براین اور دلائل سے بیان کرنے کے بعد اب اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مستند اکابر محدثین و فقہاء اور اولیاء الرحمن علیہم الرضوان جو کہ ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ محدث، فقیہ اور ولی اللہ ہیں کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد پیش خدمت ہیں۔

مفسرین محدثین اور سلف صالحین علیہم الرضوان کا عقیدہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ حضور پر نور قطب الاقطاب سیدالایاد

فرد الافراد غوث الاغیاث شیخ الملک ابن والنس علی الاطلاق سیدنا وسندنا و مرشدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الزبانی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ صلوٰۃ و سلام اس طرح پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُهُ وَرَحْمَةِ الْعَالَمِينَ ظُهُورُهُ عَدَدُ مَنْ مَضَى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ -

۱۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سردار الہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ ہم جماعت اہلحدیث کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت ایشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بڑے بچے موعود اور پورے متبع سنت تھے جن کو آج کل کی اصطلاح میں اہلحدیث کہا جاتا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر، جون ۱۹۴۲ء) فخر الہابیہ مولوی ابراہیم میرسیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ) اہلحدیث تھے حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توحید اور اتباع سنت کی تاکید کرتے اور شرک و بدعت سے منع کرتے ہیں۔ (آریخ اہلحدیث صفحہ ۱۵) محدث الہابیہ حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی اصل اہلحدیث تھے شاہ ولی اللہ نے ان کو محقق المہنت شمار کیا ہے۔ آپ مشائخ کے سردار اور اولیاء اللہ کے سرکردہ ہیں (فتاویٰ اہلحدیث صفحہ ۵) اکابرین وہابیہ اور دیانہ نے اپنی کتب میں حضرت شاہ جیلانی کو غوث اعظم اور غوث الثقلین کے معزز لقب سے ملقب تحریر کیا ہے۔ دیکھئے صراط مستقیم فارسی صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳، مولوی نذیر حسین دہلوی کا فتاویٰ نذیریہ صفحہ ۱، اشرف علی تھانوی کی تصانیف امداد الشائق، فتاویٰ اشرفیہ صفحہ ۱، التذکیر صفحہ ۲، دعوات عبدیت صفحہ ۵، ابراہیم میرسیالکوٹی کی تاریخ اہلحدیث صفحہ ۱۲، ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ ۲۱، جون ۱۹۴۲ء، صفحہ ۲۶، ستمبر ۱۹۴۲ء، صفحہ ۶، جون ۱۹۴۱ء،

مَنْ شَقِيَ صَلَوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدَ يُحِيطُ بِالْحَدِّ صَلَوةً لَا غَايَةَ
لَهَا وَلَا مُنْتَهَى وَلَا انْقِضَاءَ صَلَوةً دَائِمَةٌ بَدَ وَامِكَ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا۔ (افضل الصلوات ص ۸۲ مطبوعہ مصر)

اس درود شریف میں پہلا جملہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ
لِلْخَلْقِ نُورًا سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کا بین ثبوت ہے
علامہ فاسی علیہ الرحمۃ اسی جملہ کی تشریح اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کی وضاحت
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لَفْظُ سَيِّدِي عَبْدِ الْقَادِرٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورًا وَالْخَلْقُ مَصْدَرُ خَلْقٍ وَهَذَا الْاَصْلُ فِيهِ
وَالْاَمْرُ بِمَعْنَى فِيْ اَوْ عِنْدَ وَيُطْلَقُ الْخَلْقُ بِمَعْنَى الْمَفْعُولِ كَثِيرًا وَيَحْتَمِلُ
ذَلِكَ هُنَا وَلَا شَكَّ اَنَّ كُلَّ مَخْلُوقٍ فَالسَّابِقُ لَهُ نُورُ النَّبِيِّ صَلَّي
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِيٌّ وَمِنْ نُورِيٍّ خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَلَفَ صَلَّي اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورًا اللّٰهُ تَعَالٰی

۱۔ علامہ نبھائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ محدث سناوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف جو شخص
ایک مرتبہ پڑھے تو اس کو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (افضل الصلوات ص ۸۲)
نیز امام سناوی نے فرمایا ہے کہ ہمارے نہایت ہی مستند مشائخ نے اس درود شریف کو پڑھنے سے بہت فوائد اور برکات
حاصل کی ہیں۔ شیخ محی الدین یمنی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف صبح اور شام دس دس مرتبہ پڑھے اللہ کریم اُس سے
راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں آجاتا ہے۔ متواتر اُس پر اللہ تعالیٰ کی رمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے
اور تمام خصلتِ امرا اُس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں۔ (افضل الصلوات ص ۸۲) شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں کہ مجھ اس درود شریف کی اجازت میرے شیخ اور مرشد سیدی عبدالوہاب متقی قادری علیہ الرحمۃ نے مدینہ
منورہ سے رخصت ہوتے وقت دی تھی اس سے بہت نور و حضور اور خضوع و خشوع حاصل ہوا۔
(جذب القلوب فارسی ص ۲۶) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت
عبدالوہاب متقی قادری کا بھی حضور کے نور ہونے کا عقیدہ تھا۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

کا ورد ہمارے سرور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہو جن کا نور تمام مخلوق سے پہلے تمام مخلوق
مصدر ہے جو کہ پیدا کی گئی ہے اور آپ تمام مخلوق کی اصل ہیں۔ لام فی (میں) کے معنی میں ہے
یا عنذ (نزدیک) کے معنی میں ہے۔ اکثر مقام پر بھی خلق سے مراد مخلوق ہے۔ پس اس میں
کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نور مبارک تمام مخلوقات سے پہلے
ہے۔ اس لیے کہ وہ نور ایجاد اور امداد (بڑھانے پھیلانے) میں اصل اور بنیاد ہے۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۱۴۹)

علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی نے اپنی بابرکت کتاب مستطاب افضل الصلوٰۃ
میں لکھا ہے سیدنا غوث اعظم غوث العالمین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معومات
میں ایک اور ورد شریف درج فرمایا ہے جس میں یہ جملے آتے ہیں جن سے آپ کے عقیدہ
مبارک کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْزِ
الْبَهِيِّ وَالْبَيَانِ الْجَلِيِّ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُّوْرِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بِحُرِّ الْوَارِكِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ نُّوْرِ ذَاتِكَ۔
(افضل الصلوٰۃ ص ۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۵)

کسی نے کیا خوب کہا ہے ۷

رُخِ الزور کی تجسلی جو تم نے دیکھی!
رہ گیا بوسہ وہ نقشِ کفِ پا ہو کر!

۸ علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ وہ مستند اور مقتدر علمی شخصیت ہیں جن کی کتاب مستطاب جامع کرامات الاولیاء
عربی کا اردو میں ترجمہ دیوبندیوں کے حکیم الاقت مفسر اور مشہور مصنف اشرف علی تھانوی نے کیا اور اس
ترجمہ کا نام جمال الاولیاء رکھا۔ یہ کتاب تھانوی بھون سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

(فیض ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام الائتہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم
ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار
اس طرح فرماتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَذَرُ الْكَتْسِيُّ
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِهَا لَكَ (قصيدة النعمان ص ۲)
آپ وہ نور ہیں کہ چودھویں رات کا چاند آپ کے نور سے منور اور آپ ہی کے
جمال و کمال سے سورج روشن ہے۔

۱۔ وہابیہ کے مقتد اور مستند مولوی داؤد غزنوی سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں رقمطراز ہیں کہ مشکوٰۃ
المصابیح کے مصنف محمد بن عبد اللہ الخطیب کا ایک سالہ اکمال فی اسرار الرجال مشکوٰۃ کے ساتھ ہی مطبوع ہے اس
میں انہوں نے ان صحابہ تابعین اور اکابر کے حالات مختصراً لکھے ہیں جن کا ذکر مشکوٰۃ کی روایات کے سلسلہ میں آتا
ہے۔ آئمہ اربعہ کے مناقب پر بھی مختصراً کچھ لکھا ہے امام ابو حنیفہ کا تذکرہ میں لکھتے ہیں اگرچہ مشکوٰۃ میں ان سے
کوئی حدیث مروی نہیں ہے لیکن ان کے ذکر سے ہم تبرک حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مناقب لکھتے لکھتے
آخر میں فرماتے ہیں کہ اگر ہم ان کے مناقب شرح و بسط سے لکھیں تو مضمون بہت پھیل جائے گا لیکن بایں ہمہ ہم
ان کے فضائل پورے نہ لکھ سکیں گے۔ مختصراً الفاظ میں ان کے مناقب یوں کہہ جاسکتے ہیں۔ إِنَّهُ كَانَ عَالِمًا
عَامِلًا وَرِعًا نَاهِدًا عَابِدًا إِمَامًا فِي عُلُومِ الشَّرِيعَةِ۔ یعنی وہ عالم باعمل پرہیزگار عابد اور
علوم شرعیہ کے امام تھے۔ (الاعتصام ص ۲، جزوی ۱۹۵۹ء) حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ
عنہ کی شان اسلام میں بہت بڑی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عظمت بہت ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۱)
مطبوعہ مکتبہ) اسی طرح حافظ ذہبی نے آپ کو امام اعظم کے معزز لقب سے مزین کر کے لکھا ہے۔ كَانَ إِمَامًا
وَرِعًا عَالِمًا مُتَعَبِّدًا كَبِيرَ الشَّانِ آپ دین کے میثو، صاحب ورع، نہایت پرہیزگار عالم باعمل
عبادت گزار اور بڑی شان والے تھے تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱، مولوی ابراہیم میر سیاحی کوئی امام الوہابیہ حافظ عبد المنان
وزیر آبادی (جو کہ ابراہیم میر اور ثناء اللہ امرتسری کے اُساد تھے) کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو

اے جلوہ نور خدا اے نور ذات کبریا
یہ جلوہ یہ تابندگی یہ نور یہ رخسندگی !
ہے نور سے تیرے بجایا وہ منور کی منیا
مہر درخشاں میں نہ تھی گر تو نہ ہوتا جلوہ زبا

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور ابن جوزی کا عقیدہ | علامہ ابراہیم
محمد بن قاسم جسوس علیہا الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی علیہما

(بقیہ صفحہ) شخص آمدین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ (تاریخ اہل حدیث
ص ۳۳) بہت روزہ الاعتصام لاہور ص ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء) مولوی نذیر حسین دہلوی نے امام صاحب کے متعلق لکھا ہے لہذا
وَسَيِّدُنَا أَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانُ نِيز لکھا ہے کہ ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی
ہے۔ (امیاری الحق ص ۵) ولابیہ کے مشہور ترجمان الاعتصام میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو سراج اُمت، امام اعظم
ابوحنیفہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء - ۲۷ جنوری ۱۹۵۹ء) فخرالولابیہ ابراہیم میرسیا لکھتی ہیں
کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت عابد، زاہد، متقی اور متورع تھے اور خوفِ الہی آپ کے دل میں نہایت درجہ کا تھا
امام ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے آپ سے بڑھ کر افضل اور پرہیزگار اور فقیہ نہیں دیکھا۔ آپ کی تعریف
اور آپ کے کمالات امامت کے تسلیم میں ہر زمانے کے کامل اور فاضل لوگ متفق اللسان ہیں۔ پس نبوت محمدیہ کی
تصدیق کے لیے امام اعظم علیہ الرحمۃ کا آپ کے امتیوں میں سے ہونا غیر کافی دلیل نہیں (علماء اسلام ص ۹، ۱۰)
اکابرین ولابیہ شمار اللہ امرتسری، ابراہیم میر داؤد عزیزی وغیرہم نے امام صاحب علیہ الرحمۃ کو امام اعظم لکھا ہے
(المحدث امرتسر ص ۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء - امیاری المیت ص ۱، الاعتصام ص ۱) فخرالولابیہ مولوی ابراہیم میر
سیا لکھتی ہیں کہ سب سے پہلے امام سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ علی الاطلاق امام اعظم کے
معزز لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ کم ظرف ناقص العلم الادب لوگ اس سے چڑیں نہیں (امیاری المیت ص ۱)
۱۔ فخرالولابیہ مولوی ابراہیم میرسیا لکھتی ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے امام مالک اور ہر دو سفیان یعنی سفیان ثوری
اور سفیان بن عیینہ اور ہشام بن عروہ اور عاصم احول اور سلمان تیمی اور حمید طویل اور خالد بن حرم اللہ اجمعین اور دیگر کبار
تابعین سے علم حدیث روایت کیا ہے۔ اور اس فن میں یہاں تک کمال حاصل کیا کہ محدثین میں سے بڑے بڑے
علماء اور مجتہدوں کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے چار ہزار اشخاص سے علم

الرحمة فرماتے ہیں کہ

لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ
مَعَ شَمْسٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ
ضَوْؤُهُ عَلَى ضَوْءِ الشَّمْسِ وَ
لَمْ يَقُمْ مَعَ سَرَّاجٍ قَطُّ
إِلَّا غَلَبَ ضَوْؤُهُ عَلَى ضَوْءِ
السِّرَاجِ -

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا سایہ نہ
تھا۔ آپ سورج کے سامنے جب کھڑے ہوئے
تو آپ کا نور مبارک سورج کے نور پر غالب
آجاتا۔ اور جب آپ چراغ کے سامنے کھڑے
ہوتے تو آپ کا نور مبارک چراغ کے نور
اور روشنی پر غالب آجاتا۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۸)

حدیث جمع کیا ہے۔ آپ محدث بھی تھے نقیبہ بھی تھے اور مجاہد و غازی بھی تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بہت
سے علماء نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ کوئی نذر کرنے والا کہتا ہے کہ عبداللہ بن مبارک فردوس اعلیٰ یعنی
بشت بریں میں پہنچ گیا۔ (علمائے اسلام ص ۲۸-۲۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نقیبہ
بن سعید بن بعلانی جو اصحابِ ستہ کے شیخ ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ خیراً اهل ذماتنا ابن المبارک
ثمّ أحمد بن حنبل ہمارے زمانہ کے بہترین شخصیت عبداللہ بن مبارک اور پھر احمد بن حنبل ہیں (بستان
المحدثین فارسی ص ۵۷) فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ وَ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَا رَأَتْ عَيْنَايَ
مِثْلُ بَنِي الْمُبَارَكِ اس بیت اللہ شریف کی قسم میری نظروں نے تو عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں
دیکھا۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۵۷) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے علاوہ مولوی ابراہیم میرسیا کوٹلی
اور مولوی اشرف سندھو بلوکی جو کہ ولایتوں کے مشہور مولوی ہیں نے بھی لکھا ہے کہ ایک
مدرّس شخص خاص عبداللہ بن مبارک کی خدمت میں بغرض طلبِ علم حدیث آئے اور یہ کہا کہ یا عالم المشرق
حدّثنا یعنی اے مشرق کے عالم ہم کو حدیث سنائیے سفیان ثوری علیہ الرحمۃ اس جگہ تشریف فرما تھے۔
انہوں نے فرمایا کہ وَيُحْكُمُ عَالِمُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ
تَعْقِلُونَ افسوس ہے تم پر کیا کہتے ہو یہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے
عالم ہیں اگر تم جانو۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۵۷ علمائے اسلام ص ۲۸)

(سیرت حلبیہ ص ۲۳ ج ۲، شرح شمالی محدثہ ص ۲۴ فوائد حلبیہ ص ۳۶ ج ۱)
 خورشید تھا کس زور پر کیا پڑھ کے چمکا تھا قمر
 بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی
 محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فَهُوَ السِّرَاجُ الْمُنِيرُ وَالْهَادِي
 وَالْمُهْتَدِي وَالْمُهْتَدِي وَالْمُهْتَدِي
 وَالْمُهْتَدِي وَالْمُهْتَدِي وَالْمُهْتَدِي
 الْمُبِينُ وَالْبَاهَانُ وَالشَّاهِدُ وَ
 الْمُبَارَكُ وَلَوْ كُنَّا كَالْأُمَمِ وَلَوْ كُنَّا كَالْأُمَمِ
 الَّذِي لَا يُطْفِئُ سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ

پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر، ہادی
 ہدی، مرتضیٰ، مختار، نور مبین، برہان
 شاہد مبارک، نور الائم اور اللہ تعالیٰ کے
 ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس
 سید البشر، مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت، خیر الخلائق
 منبرا علی کے مالک، حضرت آدم علیہ السلام

اے دیوبند لوگوں اور دہلیوں کے شیخ الاسلام اور مجدد ابن تیمیہ حضرت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے
 متعلق لکھتے ہیں کہ امام ابن جوزی جلیل القدر مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ اور بہت سے
 فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں شمار کیا ہے تو انہیں ہزار سے بھی زیادہ پایا۔
 خصوصیت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود ہیں کہ ان کی مانند
 شاید ہی کوئی تصنیف ہو۔ اور عمدہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات لکھے
 گئے ہیں برہات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے۔ اور لکھنے پر کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی۔ اور ہر فن میں لوگوں
 کی تصنیفات سے آپ کی تصنیفات بہت عمدہ اور معتبر ہیں۔ (الاعتصام کو جبر الوالد ص ۲۹ روزی ص ۱۹۵)
 حافظ ابن دینی علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف
 فنون میں ہیں جیسے تفسیر، فقہ، حدیث، وعظ، دقائق، تواریخ وغیرہ اور حدیث اور علوم حدیث کی معرفت
 اور صحیح ضعیف حدیث کی واقفیت آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور چالیس برس
 سے زیادہ علم حاصل کیا۔ (طبقات ابن رجب) شیخ سعدی ابن جوزی کے شاعر تھے۔ (حاشیہ بوستان مشاعر)

الْبَشَرِ وَحُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْخَلْقِ وَخَيْرُ
الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمُنْبَرِ الْأَعْلَى فَأَكْرَمُ
وُلْدِ آدَمَ حَبِيبُ الرَّسْمَانِ -

کی اولاد میں سب سے زیادہ عزت و محرم
و اسے، رحمن جل جلالہ کے حبیب ہیں۔
(بیان المیلاد النبوی ص ۱۱)

اَبَد دُوسرے مقام پر بارگاہ نبوی میں ہر یہ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
مُبَرَّقَةٌ تَجَلَّى عَلَى ذَلِكَ الْحَمَى
وہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے۔ جو اس چراگاہ میں ہے۔ یہ سراپا نور ہے۔ جس کی محبت
میں میری عقل خود رفته ہو گئی۔ (بیان المیلاد النبوی ص ۱۲)

امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام یوسف فاسی علیہ الرحمۃ امام
ابن بنت علامہ ابو الحسن اشعری علیہ

الرحمۃ کا عقیدہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں
قَالَ الْأَشْعَرِيُّ إِنَّهُ تَعَالَى
نُورٌ لَيْسَ كَالْأَلْوَارِ وَالزُّوْحِ
النَّبَوِيَّةِ الْقُدْسِيَّةِ لَمَعَةٌ مِنْ نُورِهِ
وَالْمَلَائِكَةُ شَرُّ رُتَلَكِ الْأَلْوَارِ
وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي
وَمِنْ نُورِي خُلِقَ كُلُّ
شَيْءٍ .

علامہ اشعری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ایسا نور ہے جو کسی نور کی مثل نہیں ہے۔ اور
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح اسی
نور کی چمک ہے۔ اور فرشتے اُس نور کے چمکے ہیں
میں۔ اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان
ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور پھر میرے ہی نور سے سب چیزوں
کو پیدا فرمایا۔

(مطالع المسترات شرح دلائل الخیرات ص ۱۴ مطبوعہ مصر)

۱۔ امام ابو الحسن اسماعیل بن علی الاشعری نو داسطوں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ شعبانی کی اولاد
سے تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد پچیس تک پہنچتی ہے۔ آپ ۲۷ھ میں بصرہ میں پیدا
ہوئے اور ۳۳ھ میں آپ کا بغداد شریف میں انتقال ہوا۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام نظام الدین بن حسن النیشاپوری علیہ الرحمۃ جو کہ جلیل المرتبت مفسر قرآن ہیں اپنے عقیدہ

کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

أَنَا أَوَّلُ الْمُسْتَسْلِمِينَ عِنْدَ الْإِبْرَاجِ
لَا مَرَكُنْ كَمَا قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللَّهُ نُورِي -

(تفسیر نیشاپوری صفحہ ۵۵ ج ۸ بر حاشیہ
تفسیر ابن جریر مطبوعہ مصر)

امرکن کے ایجاد کے وقت میں اللہ کو تسلیم کرنے والوں میں سے سب سے اول ہوں۔ جیسا کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلا اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

أَعْنِي يَضِيُّ فِي الْجَدْرِ أَحَبُّ
لِشَرِّقٍ نُورُهُ عَلَيْهَا إِشْرَاقًا
كَإِشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَيْهَا -

(مواہب اللدنیہ ص ۱۷ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حنور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک دیواروں پر اس طرح چمکتا تھا اور روشن ہوتا تھا جیسے سورج کی روشنی دیواروں پر جب پڑتی ہے تو چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

لہٰذا دیوبندیوں کے شبلی نعمانی علامہ قسطلانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ قسطلانی بخاری کے مشہور شارح ہیں حافظ ابن حجر کے ہر تہمتے (سیرت النبی ص ۱۱ ج ۱) دیوبندیوں کے مولوی مشتاق احمد نے اپنی کتاب التوسل جو کہ دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن مفتی کفایت اللہ دہلوی مفتی محمد شفیع کی تصدیق سے ہے کہ قسطلانی پر علامہ قسطلانی کو امام المحدثین لکھا ہے۔ مواہب اللدنیہ کے حوالہ جات اکابرین دیوبند و ہابہ مثلاً اشرف علی تھانوی مفتی محمد شفیع شبلی نعمانی ابراہیم میر سیالکوٹی سلیمان مسعود پوری وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں اس کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | قرآن پاک کے عظیم مفسر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علامہ زرقانی

تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے والضحیٰ سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا چہرہ مبارک اور واللیل سے بال مبارک مراد ہیں۔

لَا نَهْ وَجْهَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ شَدِيدَ النُّورِ بِحَيْثُ
يَقَعُ نُورُهُ عَلَى الْجَدَارِ إِذَا قَابَلَهُمَا۔
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک
اس قدر نورانی تھا کہ جب اُس کی نورانیت
دیواروں پر پڑتی تو وہ چمک اٹھتیں۔

ہے کلام الہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرہ نور فرزا کی قسم
قسم شب تار میں ازیہ تھا کہ جب اُس کی زلفِ دوتا کی قسم
(زرقانی شریف ج ۲ ص ۶)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ الباری اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمُرًا بِالتَّجْوُدِ لَادَمَ
لَا جُلَّ لَنْ نُورٍ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي جَبْهَةِ آدَمَ۔
فرشتوں کو حضرت آدم کے سجدہ کا حکم اس لیے
دیا گیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں
نور محمدی تھا۔

(تفسیر کبیر ط ۳ ج ۲، جواہر البحار ص ۴۵۵)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ اپنے
عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

تَدْخُلُ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دَرَدِيهِ الْحَدِيثُ
بیشک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کے نور سے ہر شے پیدا کی گئی ہے جیسا کہ

اے فخر الدین ابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ میرے اُستاد مکرم حایل لوا اسنن مولانا مولوی غلام حسن صلیب
جو مختلف علوم عقیدہ و فقیہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا
ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں۔

(فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری عفی عنہ)

(المحدثات ص ۲۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

الفتحیح - (حلیقہ نذیہ شرح طریقہ محمدیہ) صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔

سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ربانی، غوثِ صمدانی، مجدد الف ثانی قدس سرہ الزبانی اپنے مکتوبات شریف

۱۔ ولابیہ کے ترجمان پندرہ روزہ المحدث دہلی میں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ذات گرامی سے ایک دنیا محبت و عقیدت کے جذبات رکھتی ہے۔ سب لوگ حضرت امام کی مجددیت و ولایت اور بزرگی کے یکساں قائل ہیں اور ان کا پورا احترام بجالاتے ہیں ان کی شہرہ آفاق علمی یادگار مکتوبات کی صورت میں موجود ہے۔ یہ مکتوبات ان کے ارشاد کے مطابق ان کی زندگی ہی میں مرتب و مدون کیے گئے تھے۔ (پندرہ روزہ المحدث دہلی ص ۱۵۵) محدث الوابیہ عبد اللہ وپڑی بکھتے ہیں کہ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ اپنی کا حصہ ہے اور ایمان و اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم المحدث لاہور ص ۱۳) (۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء) مولوی داد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا ہفت روزہ الاعتصام لکھتا ہے کہ اس نازک زمانہ میں اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبد اللہ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا فرمایا۔ شیخ سرہندی تمام داعیائے صلاحیتوں سے آراستہ تھے شیخ احمد سرہندی نے نابغہ روزگار علماء و فحول اساتذہ اور کبار فقہار سے علم حاصل کیا تھا۔ اور تمام مروجہ علوم میں پوری مہارت حاصل کی تھی۔ (الاعتصام ص ۱۱) (۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے خزانے بہنہاں ہیں۔ (الاعتصام ص ۲) جون ۱۹۵۵ء) امام الوابیہ والیانہ اسماعیل دہلوی نے مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے متعلق امام ربانی قیوم زمانی جیسے معزز العالیٰ لکھے ہیں (صراطِ مستقیم فارسی ص ۱۲۲) قاضی سلیمان منصور پوری نے امام ربانی لکھا ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱ ج ۲) ولابیہ کا مشہور آرگن المحدث امرتسر میں مرقوم ہے کہ مجدد الف ثانی مجددِ وقت تسلیم کیے گئے ہیں۔ مجدد کا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی اسلامی غریبوں یا غلط فہمیوں کی اصلاح کر کے لوگوں کو راہِ راست کی طرف توجہ دلائے۔ بنابرین حضرت مجدد ص ۱۱۲) (۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء) (فقیر قادری) سوالات کیے اور ثانی جوابات کے کہ اپنی غلط فہمیوں سے باز آئے۔ (المحدث امرتسر ص ۲) جون ۱۹۱۲ء) (فقیر قادری)

میں اپنے عقیدہ مبارکہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ
خلق سایر افراد انسانی نیست بکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی
اللہ علیہ وسلم باوجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ
وَ عَلٰی آلِهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ خَلَقْتُ مِنْ نُّورِ اِلهی وَ یحییٰ برا ایں دولت
میسر نشدہ است جاننا چاہیے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش
دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے
ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود مسعود مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود جسم عنصری رکھنے کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جبکہ
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا
ہوں۔ اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف فارسی ص ۲۱۹ مکتوبات)
علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اِنَّهٗ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَمَ سَارَ لُوْرًا
اِنَّہٗ اِذَا مَشٰی فِی الشَّمْسِیْنَ وَ
الْقَمَرِ لَا یُظْہَرُ لَہٗ ظِلٌّ لِاَنَّہٗ لَا
یُظْہَرُ اِلَّا لِلْکَثِیْفِ وَ هُوَ صَلٰی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَمَ قَدْ خَلَصَہٗ
اللّٰهُ مِنْ سَائِرِ الْکَثَافَاتِ الْجَسْمَانِیَّةِ
وَ صَیَّسَ لُوْرًا صَرًّا لَا یُظْہَرُ
لَہٗ ظِلٌّ اَصْلًا۔ (شرح قصیدہ ہمزیہ۔
بے شک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے
آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے
تو آپ کا سایہ مطلقاً نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ سایہ
کثیف شے کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جسمانی
کثافتوں سے متبرا اور پاک رکھا ہے۔ اور ایسا
خاص نور بنایا کہ جس کا بالکل سایہ ظاہر نہیں
ہوتا تھا۔ افضل القرنی از ابن حجر مکی)

۱۔ دیوبندیوں کے مولوی عبداللہ گنگوہی ابن حجر کے متعلق رقمطراز ہیں کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی عرب کے
مشاہیر علماء میں سے تھے۔ بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ (مقدمہ کمال الشیم ص ۱۷)

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام الہمام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب وقائق الاخبار کی ابتداء ہی میں باب بی

تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم باندھا ہے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا عقیدہ بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسمیۃ کے نور ہونے کا تھا۔ (دقائق الاخبار ص ۱)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

فرماتے ہیں۔

قَدْ اتَّفَقَ أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّهَادَةِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(تفسیر روح البیان ص ۱۳۹ ج ۲)

بے شک اس حقیقت پر تمام اہل ظاہر اور شہود کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو پیدا فرمایا۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنا اور ابن سبع کا عقیدہ بیان کرتے

ہوئے لکھتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ سَبْعٍ مِنْ خَصَائِصِهِ إِنَّ ظِلَّهُ ابْنُ سَبْعٍ مَنِ اللَّهُ عِنْدَهُ فَرَمَاتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ

نے مفسرِ دہلیہ محمد دہلوی نے امام غزالی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلوی ص ۱۹۲) دہلیہ نجدیہ کا آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ امام محمد بن غزالی عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ ابن کی عبقریت و نابغیت کا پوری دنیا علم میں شہرہ ہے۔ اور ان کے ذہن و فکر کی بلندی پر دازیوں کا بڑے بڑوں نے لولا مانا ہے یہی سبب ہے کہ حکما مغرب و مشرق نے انگریزی اور عربی میں ان کے انکار و تصورات پر متعدد کتابیں لکھیں اور ان کو داد تحقیق دی۔ (الاعتصام ص ۱۹۵) دہلیہ نجدیہ کے مشہور اخبار الاعتصام میں امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو آسمانِ علم کا مہر و ماہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالتِ بیداری میں بالمشافہ بچتر مرتبہ زیارت کی ہے (میزان الکبریٰ ص ۱۷۱) (باقی اگلے صفحہ پر)

كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ
وَإِنَّهُ كَانَ نُورًا -

(خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱)

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ
آپ کا سایہ زمین پر بالکل نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ
نور تھے۔

عمدۃ المحدثین علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی قدس سرہ
النورانی فرماتے ہیں کہ

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي أَيْ قَدَرِ
عَلَى أَصْلِ الْوَضْعِ اللَّغْوِي وَبِهَذَا
الْإِعْتِبَارِ سَمِيَ الْمُصْطَفَىٰ بِنُورِ
الْأَلْوَارِ وَبِأَجَى الْأَوْدَاحِ -

زرقانی شریف ص ۲۱۳ ج ۱ مطبوعہ مصر

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ
میرا نور ہے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے وضع لغوی
کے اصول پر مقدر فرمایا ہے اسی لیے سرکار محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک
نور الانوار اور ابوالوا و اح رکھا گیا ہے۔

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ حدیث کُنْتُ أَوَّلَ الْبَنِيَّةِ فِي الْخَلْقِ یعنی تخلیق کے لحاظ سے میں
سب نبیوں سے پہلے ہوں کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ الْخَلْقُ نُورُهُ قَبْلَهُمْ کیونکہ آپ کا
نور مبارک سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا۔ (زرقانی شریف ص ۲۱۳ ج ۱)

أَبْرَزَ الْحَقِيقَةَ الْمَحْمُودِيَّةَ مِنَ الْأَلْوَارِ الصَّمَدِيَّةِ کی تشریح کرتے ہوئے
لکھتے ہیں عَيْنَ النُّورِ الْأَحْمَدِيِّ لِمُشَارِ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي كَمَا فِي حَدِيثِ جَابِرٍ عِنْدَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
مَرْفُوعًا يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ
نُورِهِ اس سے مراد نور احمدی ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث شریف

(بقیہ صفحہ ۱۱۶) مولوی اشرف علی تھانوی نے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو بڑے بڑے علماء کی صف میں شمار کیا ہے۔

لے ولایت نجدیہ کے مشہور مولوی اور مصنف محمد اشرف سندھو آف بکو کی نے علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کو محققین میں

شمار کیا ہے۔ (تاریخ العقیدہ ص ۱)

اشارہ کرتی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا جیسا کہ عبدالرزاق والی ہر فوراً حدیث دلالت کرتی ہے کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اشیا سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا ہے۔ (نور قانی ص ۱ ج ۱)

شیخ ابوالموہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ المشائخ قطب زمان شیخ ابوالموہب شاذلی علیہ الرحمۃ بارگاہ نبوی میں صلوات

وسلام کا یہ ان القاب سے پیش کرتے ہیں جن سے ان کے عقیدہ کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے
 يَا سَيِّدَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ
 الْمَقْصُودُ مِنَ الْوُجُودِ وَأَنْتَ النُّورُ الَّذِي
 مَلَأَ إِشْرَاقُهُ الْأَرْضِينَ وَالسَّمَوَاتِ
 اے ہمارے سردارے رسول اللہ آپ ہی کائنات
 کے وجود سے مقصود ہیں۔ اور آپ وہ نور ہیں کہ جس
 کی چمک نے زمینوں اور آسمانوں کو نور سے بھر لیا ہے۔

(افضل الصلوات ص ۱۱)

شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ بارگاہ بکھینچاہ راتتاب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں یوں تحفہ صلوات و

السلام پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَبَةِ
 الْاَصْلِ النُّوْرَانِيَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَلَاوِيَّةِ وَوَسِي الْاَمْسَارِ -
 تَرْيَاقِ الْاَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْبَسَارِ - سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ وَآلِهِ
 الْاَطْهَارِ وَاصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَافْضَالِهِ -

(افضل الصلوات ص ۸۵-۸۶)

۱۔ علامہ عبدالوہاب شمرانی علیہ الرحمۃ (جو کہ اکابرین دہلیہ کے نزدیک بھی مسلمہ محقق ہیں) لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالموہب شاذلی بہت بڑے زیرک نیکو کار علماء راسخین اور ابرار میں سے تھے۔ آپ نے عمدہ اور اعلیٰ تصانیف لکھیں (طبقات البکری عری ص ۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ)

۲۔ شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ شمرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ تمام روئے زمین میں ان کی اس قدر شہرت ہے کہ میری تعریف کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہوں۔ (طبقات البکری ص ۱)

شیخ العارفين سيد احمد بغدادی علیہ الرحمۃ وروود
سيد احمد بغدادی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شریف ان الفاظ میں پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ الذَّائِحِ السَّارِي فِي جَمِيعِ الْاَثَارِ
 وَالْاَسْمَاءِ وَالْصِّفَاتِ وَعَلَى آلِهِ صَلَاحِهِ وَسَلَامِهِ (افضل الصلوات ص ۳)
ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | سند المحققین ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

نُورٌ يُسْتَنَارُ مِنْهُ الْاَكْثَرُ اَوْ يُسْتَضَاءُ مِنْهُ الْاَسْسَادُ سرور کائنات علیہ
 افضل الصلوة والتسمیات کا قلب مبارک اور بدن اطہر تمام نور ہے۔ اور جملہ نور اسی نور ہی سے روشن اور
 مستنیر ہیں۔ اور دلوں کے اسرار اور مجید آپ کے نور سے چمک اور روشنی حاصل کرتے ہیں۔

(شرح شفا ص ۱۷۳ بر حاشیہ نسیم الریاض)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء شریفہ میں سے ملا
 بھی آپ کا اسم شریف ہے! اور ملا کے عدد حروف ابجد کے حساب سے چودہ ہیں۔ اور چودہ مہویں رات
 کے جائز کو بد کہتے ہیں۔ دَجَّهٌ فِي غَايَةِ النَّوْرِ پس نبی کریم علیہ آلہ افضل الصلوة والتسمیات کے چہرہ
 مبارک کو نور ملا نور ہونے کی وجہ سے بد فرمایا گیا ہے۔ (شرح شفا ص ۲۲ ج ۱)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں اَمَّا النَّوْرُ فَيَعْلِيهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 فَهُوَ فِي غَايَةِ مِثْلِ الظُّهُورِ شَيْءٌ تَادَعَسُ بَادَاً اَوَّلُ مَا خَلَقَ اَمَلَهُ النَّوْرُ يَدُ
 سَمَاءَهُ فِي كِتَابِهِ النَّوْرُ لِيَكُنْ نُوْرُ مُحَمَّدٍ مَصْطَفَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ شَرُّ اَوْ غَرَبًا خَيْرٌ ظَاهِرٌ

لہ اسے اللہ تعالیٰ وروود و سلام بھیجے ہمارے سردار جناب محمد مصطفیٰ علیہ التمجید والثناء پر جو کہ نور ذاتی ہیں۔ اور
 ان کا نور تمام آثار آسمانوں اور صفات میں سرایت کرنے والا ہے۔ اور ان کی اولاد پاک اور صحابہ کرام علیہم
 السلام پر۔

لہ دیوبندی مولوی سرفراز صاحب لکھنوی نے ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی یگانہ روزگار فقیہہ و محدث
 لکھا ہے۔ (تبرید النواظر ص ۷)

ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نورِ مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں آپ کا نام نور رکھا ہے۔ (موضوعات کبیرہ ص ۸۶)

علامہ سہیلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عبد الرحمن سہیلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ادا نزار پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی نورِ محمدی سے چمک رہی تھی۔ (روض الالف ص ۱ ج ۱)

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اِنَّهُ كَانَ لَا ظِلَّ لَشَخْصٍ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لَّانَّهُ كَانَ نُورًا۔ بے شک آپ کے جسم مبارک کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہ پڑتا تھا۔ کیونکہ آپ نور تھے۔ (شرح شریف ص ۲۲۳ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ أَوْ فِي الْقَمَرِ لَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ لَّانَّهُ كَانَ نُورًا۔ آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ نور تھے۔ (سیرت حلبیہ ص ۳۸ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبد الرحمن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّهُ لَا ظِلَّ لَشَخْصٍ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لَّانَّهُ كَانَ نُورًا۔ (مقاصد الحسنہ ص ۶۳)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی المصری علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ تحریر فرماتے ہیں کہ

كَانَ نُورًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِهَةِ أَبِيهِ مِنْ آدَمَ إِلَى أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ نُورٌ حَسْبِي كَالْقَمَرِ فِي اللَّيْلِ الظُّلُمَاءِ۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نورِ مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ کے تمام آباء و اجداد کی پیشانی مبارک میں تھا اور آپ کا نورِ حقینی ہے جیسا کہ اندھیری رات میں چاند۔

(شرح شفا شریف ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سید عبد الرحمن العیدوس علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

کَانَ نُورًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَصْلُ فِي تَكْوِينِ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ - تمام اشیاء کے پیدا کرنے میں آپ کا نور اصل (سبب) ہے۔ (جواہر البحار شریف ص ۱۳ مطبوعہ مصر)

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ اپنی مبارک کتاب دلائل الخیرات شریف میں ارگاہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم میں درود شریف کا ہدیہ ان نورانی القاب سے پیش کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْأَنْوَارِ اے اللہ ہمارے سرور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

وہ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کے تتر سال بعد بلا دسوس میں آپ کی قبر میں سے نقش مبارک کو مراکش نقل کیا گیا۔ تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون بہٹ گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔ اور آپ کی قبر مراکش میں ہے۔ قبر پر بہت عظمت برستی ہے۔ لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں اور قبر پر دلائل الخیرات بکھرتے پڑھتے ہیں اور پائے ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کے وجہ سے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ (جمال الاولیاء ص ۱۲۹ جامع کرامات الاولیاء روضا لدرود شریف ص ۹)

وہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی اشرف علی تھانوی وغیرہم لو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (المصنوع ص ۱۹ دیوبند)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کی ہمہ شاہ ولی اللہ کو اعجازت ہمارے شیخ ابوطاہر نے انہوں نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے سید عبد الرحمن ادیس سے جو کہ محبوب مشہور ہیں۔ انہوں نے باپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا احمد سے انہوں نے باپ کے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے مولف سید شریف محمد بن سلیمان اعجاز ولی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ (انتباہ فی سلال اولیاء ص ۱۲)

دستِ الانسار۔
علیہ وآلہ وسلم پر جو سب انوار کے نور اور سب مجیدوں
دلائل الخیرات ۵۹ مطبوعہ مصر کے مجید میں درود بھیج۔

علامہ لیان جزولی علیہ الرحمۃ نے امام الانبیاء مالک ہر دوسرے محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والفتار کے اسماء
شریفہ لکھے ہیں جن میں ایک اسم شریف نور بھی لکھا ہے۔ (دلائل الخیرات ص ۲۶ مصری)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ المحدثین شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ

اور انور نام و سراج منیر در غایت انارت خواند کہ روشن شد و پیدا گشت بوسے طریق قرب اصول
وروشن شد بجمال و کمال و بے البصار و بصارت چنانکہ فرمود قد جبار کم من اللہ نور و کتاب میں حضرت
حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نام اور سراج منیر نہایت روشنی میں اپنے
کلام کے درمیان فرمایا ہے اور پیدا ہوئے۔ اس سرور سے طریق قرب اور وصول۔ اور اس جناب کے
جمال و کمائی سے البصار اور بصارت جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ
تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب (مدارج النبوت ص ۱ ج ۱)

دوسری جلد کی ابتداء ہی میں فرماتے ہیں کہ بدانکہ اول مخلوقات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی
اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول ما خلق اللہ نور و سائر کمونات علوی و سفلی ازاں
نور و ازاں جو ہر پاک پیدا شدہ یہ ایک انمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ
اور تخلیق عالم و آدم کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

سے فرمایا ہا یہ ابراہیم میر سیاح کوئی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے مجھ عاجز و ابراہیم میر کو علم و فضل
اور خدمتِ علم حدیث اور صاحب کلمات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میرے
پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہم حدیث ص ۳۹)

و ہا یہ نجدیہ کے مشہور اسرار مولوی حکیم عبدالحق اشرف جو المنبر لائپز کے ایڈیٹر بھی لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی حکمت
نے مین عظیم المرتبت شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس عظمت کے ساتھ کہ وہ میں اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنی اصل نورانیت کے جلو میں پھر
سے ظاہر کریں ان حضرات نے قرآن و سنت کے خشک ستونوں کو از سر نو باری کر دیا۔ اسلام کے عقائد کو رہائی دے کر صفحہ پر

نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ کائنات علوی و سفلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔

(مدارج النبوۃ فارسی ص ۲ ج ۲)

آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم سرے لے کر پاؤں مبارک تک تمام نور ہی نور تھے۔ (مدارج النبوۃ فارسی ص ۱ ج ۱)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ نور یکے از اسماء آنحضرت است و نور اسایہ نئے باشد۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کے اسم شریف میں سے آپ کا ایک اسم شریف نور ہے۔ اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ (مدارج النبوۃ فارسی ص ۱ ج ۱)

عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

عبد العزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے پیدا فرمائی وہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(الابریز ص ۱۶۶ ج ۱ مطبوعہ مصر)

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر) اس شکل میں پیش کیا جو دلی اسلام فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش کئے گئے تھے بلکہ سو کہ بے نقاب کیا گیا۔ ان کی ابار و داری کو چیلنج کیا گیا اور دلائل گواہی کے احوال اس قابل آؤں کہ انہیں جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ لیکن اس لائق ہرگز نہیں کہ انہیں اسلام کی تفسیر و تعبیر کے طور پر حجت شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامے جن میں پاکباز نفوس نے انجام دیئے ان کے اسم گرامی یہ ہیں۔ اول حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں دنیائے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ دوم شیخ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی کے علوم کو عام کیا سوم شیخ احمد بن عبدالحق جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارتا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء) و بامیہ نجدیہ کی اجماعت کانفرنس دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ دسویں صدی ہجری میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر و اشاعت قرآن و حدیث پر کافی توجہ فرمائی۔ (الجمعیۃ امیرتہ ص ۱۲ اپریل ۱۹۴۲ء)

لے دیوبندیوں کے مولوی غلام محمد مصنف حیات اشرف نے سیدی عبد العزیز دباغ علیہ الرحمۃ کو عارف باللہ لکھا ہے۔

(فیتر قادری محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ خرلوتی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عزمین احمد خرلوتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔
(عقیدۃ الشہدہ ص ۳)

شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ زادہ شارح قصیدہ برودہ شریف علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

إِنَّ الْمَكُونَاتِ تَكُونَتْ بِإِفَاضَةِ فَيْضِ
نُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي هُوَ الْمُسْتَفِيزُ مِنَ الْفَيْضِ
الْأَوَّلِ فَوَجُودُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے کیونکہ وجود اول
آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام
علیہم السلام کا وجود بھی اُسی نور سے ہے۔

شرح قصیدہ برودہ از شیخ زادہ بر حاشیہ عقیدۃ الشہدہ
ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جہاں نہیں!

مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نورِ حق را کس بخوید زاد و بود
خلعتِ حق را چہ حاجت تار بود!
(مثنوی شریف ص ۱۲۵)

اس شعر کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
نورِ حق کے لیے کوئی زاد و بود تلاش نہیں کرتا۔ اور خلعتِ حق کے لیے تانے بانے کی کیا ضرورت ہے
مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مغز اور اصل تو نورِ حق تھا تو اس کی کوئی اصل اور اُس کے

لے دایہ کے مستند مولوی تقی رضا احمد سہسوانی کی زیر ادا رت شائع ہونے والی بیرونی کے اخبار المحدث دہلی میں لکھا ہے
کہ مولانا روم المحدث تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین دیوبند کے ایک زبردست عارف باشندہ اور کمال انسان تھے۔ باقی لکھنؤ،

ہا با و اجداد مقوڑا ہی تھے اُس کے لیے تو کسی تانے بانے یا اصل وغیرہ کی ضرورت نہیں اُس کی تو یہ شان ہے کہ ۷

کتریں خلعت کہ بدہ در ثواب ! بر فرزند بر طراز آفتاب !
یعنی رب سے گھٹیا خلعت جو کہ حق تعالیٰ ثواب میں بخشیں وہ آفتاب کے نقش و نگار سے
بہر جادے تو بجلا بھر نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تو کیا ٹھکانہ ہے خوب سمجھ لو۔
(کلید مثنوی ص ۱۵ دفتر چہارم مطبوعہ تھانہ بھولن)

علامہ حسین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ حسین الدین واعظ کاشفی
ساحب تفسیر حسینی علیہ الرحمۃ

بقیہ صفحہ ۵۲۲ بحر تصوف کے شنادر تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصل صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل
مشریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ مولانا روم سرار اہل توحید
نہ المحدث اور صاحب تحقیق تھے۔ (المحدث دہلی ص ۱۲۱ حکیم ستمبر ۱۹۵۲ء) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی
تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا حاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
وہی مولوی معنوی بہت قرآن در زبان پہلوی۔ نیز حاجی امداد اللہ ہاجر مکی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ
ریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر
والتواؤس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے اور اُس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے (التذکرۃ حصہ سوم امداد المشرق
ص ۱۲۷) دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب مثنوی کے رس کا وقت آتا تو حضرت حاجی (امداد اللہ)
صاحب یوں فرمایا کرتے تھے کہ آؤ بھائی مثنوی کی تلاوت کر لیں۔ (ادب ثلاثہ ص ۲۲۶)

۱۷ سرار انوار بابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے شیعہ حضرات کی تردید کرتے ہوئے تفسیر حسینی کا حوالہ بحجت کے طور پر پیش
کیا ہے۔ دیکھئے اخبار المحدث امرتسر ص ۲۷ اگست ۱۹۰۶ء۔ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے علامہ حسین واعظ کاشفی
علیہ الرحمۃ کی شان میں لکھا ہے۔ لَمْ یُکُنْ لَهُ نُظَیْرٌ فِی النُّجُومِ وَالْاَنْشَاءِ وَلَهُ مِثَارُکَۃٌ
فِی سَائِرِ الْعِلْمِ مَعَ الْفَضْلِ وَلَهُ لُصَانِیْفٌ کَثِیْرَةٌ مِنْهَا جَوَاهِرُ التَّفْسِیْرِ
(الفوائد البہیہ ص ۸۶-۸۷)

فرماتے ہیں۔ وجہ تسمیہ آنحضرت بنور آنست کہ اول چیز بحیث حق سبحانہ و تعالیٰ بنور قدم از ظلمت کہہ
عدم بوجود آوردہ نور دے بود صلی اللہ علیہ وسلم کہ اول ما خلق اللہ نوری۔ بعد ازاں عالم را برائے
ظہور او موجود گردانید۔ اں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز
حق سبحانہ و تعالیٰ بسبب نور قدم کے ظلمت کدہ عدم سے وجود میں لایا۔ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کا نور تھا کہ اول ما خلق اللہ نوری اس کے بعد تمام دنیا کو اس کے نور کے ظہور اور اس کے ظہور کے نور کے
واسطے موجود کیا۔

نور اوچوں اصل موجودات بود !
ذات اوچوں معطی ہر ذات بود
(تفسیر حسینی فارسی ص ۱۴۱ مطبوعہ نو نیکشور)

علامہ یوسف نجفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ یوسف بن اسماعیل نجفی قدس سرہ
النورانی اپنا عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں
وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبَرَاءِ يَا حَيْثُ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ
اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات کی اصل اور سب انوار کے نور ہیں جبکہ حضرت
آدم علیہ السلام اور حضرت خواجیہ اسلام بھی نہ تھے۔ (طیب الغرانی مدح سید الانبیاء ص ۱)
كَانَ إِذَا تَبَسَّتُمْ فِي اللَّيْلِ أَضَاءَ
النَّبِيتُ۔ (جواہر البحار ص ۱۲۱)
آپ جب رات کو مسکراتے تو گھر روشن
اور منور ہو جاتا۔
جن کے آگے چراغ قمر جھللائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

۱۔ دیوبندیوں کے مشہور مولوی محمد میاں صدیقی جامعہ عربیہ لاہور والے لکھتے ہیں کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نجفی
چودھویں صدی ہجری کے اوائل کی ایک فاضل اور یگانہ روزگار شخصیت ہیں۔ نبی علیہ السلام کی ذات گرامی سے
آپ کو جو دلہانہ عشق تھا۔ اُس کی حرارت آپ کی تحریر میں نمایاں ہے۔ یہ اسوۂ رسول سے عشق و محبت
کا اعجاز تھا جس نے آپ کے قلم سے ہزاروں صفات نبی علیہ السلام کی سیرت اور اخلاق حسنہ پر تحریر
کراتے۔ (شامل رسول ص ۱ مطبوعہ لاہور)
(فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ نبجانی علیہ الرحمۃ جو اہل البھار شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ
 اِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا
 ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ
 لِاَنَّهُ كَانَ نُورًا۔ (جواہر البھار ص ۵۸)
 بے شک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک
 کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہیں تھا کیونکہ
 آپ کی ذات خود نور تھی۔

جواہر البھار شریف میں ہی فرماتے ہیں کہ
 كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نُورًا أَضَاءَ الْعَالَمِينَ۔ (جواہر البھار ص ۶۱)
 رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نور تھے جن
 کی روشنی سے سارے جہان روشن ہو گئے۔
 کیا شان احمدی کا چین میں ظہور ہے!
 ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

علامہ یوسف نبجانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب افضل الصلوات میں درود شریف
 لکھا ہے جس میں حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان القاب سے ندا کی ہے
 جن سے علامہ نبجانی کا عقیدہ بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ یا نُورَ الْحَقِّ يَا مِسْرَاجَ
 الْعَوَالَمِ یعنی اے نور حق۔ اے جہانوں کے سرچ۔ (افضل الصلوات ص ۱۶۹)

علامہ یوسف نبجانی علیہ الرحمۃ دلائل الخیرات کی شرح الدلالات الواضحات میں فرماتے ہیں۔
 الْمُتَقَدِّمُ الْمَخْلُوقِ نُورُهُ مِنْ
 نُورِكَ قَبْلَ جَمِيعِ الْخَلْقِ۔
 تمام مخلوق سے پہلے اُن (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم)
 کا نور مبارک اے اللہ تیرے نور سے پیدا
 کیا گیا ہے۔
 والدلالات الواضحات ص ۲۷ مطبوعہ مصر

علامہ نبجانی اسم شریف الفاتح کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
 اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورُهُ
 اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا فرمائی، وہ

۱۔ علامہ نبجانی نے وسائل الوصول میں بھی اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُورًا فَكَانَتْ اِذَا مَشَى بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 لَا يَظْهَرُ لَهُ ظِلٌّ۔ (وسائل الوصول ص ۲)
 (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

وَمِنْهُ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا۔
(الدلائل والنسبات مشرعا شیعہ دلائل الخیرات ص ۸)

اُن کا نور مبارک تھا اور اُن کے نور مبارک سے
کل مخلوق کو پیدا فرمایا۔

علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

أَوَّلُ الْخَلْقِ نُورُهُ كَانَ قَدَمًا
حَلَّ نُورُهُ لَهْ بِظَهْرِ أَبِيهِ

مِنْهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ وَثَمًا
آدَمَ ثُمَّ فِي كِرَامِ بَنِيهِ

(افضل الصلوات ص ۲۵)

ساری مخلوقات سے پہلے آپ کا نور ہے وہ قدیم تھے اور انہیں سے رحمن کا عرش معلیٰ اُس
جگہ ہے۔ ان کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے ان کے والد ماجد حضرت عبد شمس تک منتقل ہوتا گیا
شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

کلمے کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نور ہا پر تو نور اوست !
آپ ایسے کلام کرنے والے ہیں کہ چرخ آسمان آپ کا طور ہے سب نور آپ کے نور مبارک
کا عکس ہیں۔ (بوستان فارسی ص ۱۷ مطبوعہ دہلی)

علامہ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ جامی قدس سرہ السامی کا مہمون منت اور نیاز مند ہے اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔
فَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النُّورِ كَزَوْشِدِ نَوْرٍ لَا يَبِيدُ

زمین و رجب اوساکن فلک در عشق اوشیدا (کلیات جامی)

اے علامہ احمد ذہبی دحلان علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں جن کے متعلق دیوبندیوں کے مقتدر مولوی عاشق الہی میرٹھی نے
لکھا ہے کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے پہلے سفر حج جو کہ فرض تھا پر بحرہ میں شیخ المشائخ مولانا الشیخ احمد دحلان
مفتی شافعیہ سے روایت و اجازت حدیث حاصل کی۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۱۸)

شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | جن کی کتب پند نامہ اور منطق الطیر درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہیں کا عقیدہ بھی

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کا تھا۔ جیسا کہ دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت اور سیکانہ صلی نے ان کے یہ اشعار اپنی کتاب عقائد الاسلام میں درج کیے ہیں ان سے عیاں ہے۔

آفتاب شرع و دریاے یقین ! نور عالم رحمۃ للعالمین !
آنچه اول شد پدید از حبیب غیب بود نور پاک او بے یسج ریب
(عقائد الاسلام ص ۷۷)

علامہ محمد غفریم المالکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ محمد غفریم بن محمد الراغزی المالکی الاشعری علیہ الرحمۃ فَاَنْقَذَ لَهُمُ النُّورُ

يَذُلُّ وَيَكْلَأُ شُعْرَكَ تَشْرِيحُ كَرْتِي مَوْنِي اِنِّي اُظْهِرُ اس طَرَحُ فَرَمَاتِي هِي -
فَاَنْقَذَهُمْ خَلَصَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ النُّورُ
الَّذِي هُوَ جِسْمُهُ اِذْ مِنْ اَسْمَاءِهِ
النُّورُ قَالَ تَعَالَى قَدْ جَاءَكُمْ
مِنْ اَمَلِهِ نُوْرٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ وَ
فِي الْحَدِيثِ اَنَّ رَسُوْلَ اَمَلِهِ
صَلَّى اَمَلُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرَى
لَهُ ظِلٌّ فِي مَشْيِهِ وَلَا قَبِي يَذُلُّ
ذَالِكِ النُّورِ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
وَيَكْلَأُ يُحْفَظُهُمْ مِنَ الضَّلَالَاتِ
وَالزَّوْجِي الْمَحْمُودُ بِذَلِكَ النُّورِ
(النوافل العطرية ص ۱۹ مطبوعه مصر)

وہ نور جس کا جسم ہی نور ہے نے ان کو ظلمات اور تاریکیوں سے نجات دلائی۔ کیونکہ اس کے اسماء شریفہ میں سے نور ان کا اسم شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ سوچ اور چاند کی روشنی میں نظر نہیں آتا تھا یہ اس کے نور ہونے کی دلیل ہے اور وہ نور صراط مستقیم کی راہ دکھاتا ہے۔ گمراہ اور ردی چیزوں سے حفاظت کرتا ہے جو اس نور سے ہٹ جاتی ہیں۔

علامہ محمد غفریم علیہ الرحمۃ النوافل العطرية فی عل الغاظ العشوية فی مدح خیر البریۃ میں
کُلُّ ضِيَاءٍ دُونَهُ فَهُوَ دَاهِيَةٌ !

بَدَا وَبَقِيَ الْأَرْضُ ظِلْمٌ وَظُلْمَةٌ

شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فَكَانَ ضِيَاءٌ دُونَهُ دُونَ ذَلِكَ النُّورِ

الْكَاثِنِ فِي الْمَدِينَةِ فَهُوَ ضِيَاءٌ دَهْمَةٌ

ظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ السَّوَادِ بَدَا ذَلِكَ

النُّورُ الْمُسَمَّى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس ہر روشنی اس نور جو مدینہ منورہ میں جلوہ افروز

سے لگے آگے بالکل ہیچ ہے۔ وہ نور جو ظاہر ہوا

ہے اس کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(النوارخ العطرۃ ص ۲۳-۲۴)

علامہ غبریم علیہ الرحمۃ ہُوَ الْعَبْدُ حَقًّا قَرَّتْ يَتَهُ عُنَايَةُ کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ ہُوَ

كَانَ بَنِي وَقْتُ الْإِسَاءِ عَبْدًا نُورًا خَالِصًا بِرُوحِ عَالَمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى

کے عبد ہیں۔ آپ معراج کی شب خالص نور عبد تھے۔ (النوارخ العطرۃ ص ۲۵-۲۶)

نیز فرماتے ہیں کہ تَسْرِيَتْ الدُّنْيَا بِنُورِ مُحَمَّدٍ تَمَامٌ دُنْيَا نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کے نور پاک سے زینت حاصل کی ہے۔ (النوارخ العطرۃ ص ۲۷)

قصیدہ میں بھی علامہ محمد غبریم علیہ الرحمۃ نے اپنا عقیدہ

سعد السعودی مدح سید الوجود اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔

نُورٌ تَكُونُ قَبْلَ نَشَاةِ آدَمَ!

صَلَّتْ نَبْوَتُهُ وَتَامَ رَسُومُهُ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک

موجود تھا نیز آپ کی نبوت اور رسوم ثابت تھیں۔ (النوارخ العطرۃ ص ۲۸)

يَا سَابِقًا لِلْخَلْقِ طُدًّا نُورًا

يَا ذَا الَّذِي أَحْيَا الْأَنَامَ قُدُّومُهُ

اے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب مخلوق سے پہلے آپ کا نور تھا۔ اے وہ

ذات جس کے آنے کی وجہ سے لوگ زندہ ہو گئے۔ (النوارخ العطرۃ ص ۲۹)

علامہ محمد نور بخش قہستانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

كَانَ جِسْمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُنَوَّرًا بَنِي پاك صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

جسم شریف منور تھا۔ (شجر الاولیاء ص ۱)

علامہ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | تَقِيلُ أَحْمَدُ نُورًا عَظِيمًا
تَلَا لَأَعْنِي جَبَاهُ السَّاجِدِينَ

احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ عظیم منتقل ہو کر سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمک اٹھا۔
(المقامات السندیہ ص ۲، مسالك الحنفیہ ص ۴، الدرر المنیفة ص ۱)

علامہ فہامہ ابوالفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد شہرستانی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔

”نور محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت
مبارک میں منتقل ہوا۔ پھر وہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں جلوہ فگن ہوا۔ یہاں تک کہ
وہ نور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔ اور اسی نور مبارک کو ہاتھی نے سجدہ کیا۔ وَبَرَكَهَ
ذَٰلِكَ النُّورُ دَفَعَ اللَّهُ تَعَالَى شَرَّ أَبْرَهَةَ اور اسی نور محمدی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے
ابرحہ کا شر دفع کر دیا۔ (کتاب الملل والنحل للشہرستانی ص ۲۳۸ ج ۲، مسالك الحنفیہ لیسوی ص ۴۰، الدرر المنیفة ص ۱)
التعظیم والمنة ص ۵

علامہ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | اِنْقَالَ النُّورُ الَّذِي كَانَ فِي دَجْهِ
عَبْدِ اللَّهِ وَالِدِهِ إِلَى وَجْهِهَا حَضَرَتْ

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک میں جو نور محمدی تھا وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ
کے چہرہ مبارک میں منتقل ہو گیا۔ (اساف الراغبین علی صامشہ نور الابصار ص ۱)

شاہ عبد الرحیم دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد
حضرت شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رحمۃ

سے فخر الوابیہ ابراہیم میر سیاکوٹی شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ الکریم کے متعلق رقمطراز ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو عالم عامل اور ولی کامل تھے۔ (سراج المیرا ص ۲۵) ابراہیم میر نے
یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ عبد الرحیم صاحب علوم شریعت میں کامل ہونے کے علاوہ طریقت باطن میں بھی صاحب کمال تھے۔

اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس ظہور جمیع اسماء اسما متقابلہ چوں ہادی و مضل و معطل مانع معزز و مذل و
 باسط و قابض و رافع منافع و اسماء غیر متقابلہ و جمیع حقائق مختلفہ و جمیع افراد متعددہ از اعلیٰ و ادنیٰ
 و نفیس و خسیس از عرش تا بفرش و ملائکہ علوی و جنہ سفلی سہمہ ناشی لذلّٰل حقیقت محمدی است
 و قول رسول مقبول علیہ السلام اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِيْ خَلَقَ اللّٰهُ مَا خَلَقَ
 اللّٰهُ نُورِيْ وَقَوْلُ لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَنَعْتُهُ لَوْلَاكَ
 لَمَّا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ پس تمام اسماء جو کہ اسماء متقابلہ میں سے ہیں کا ظہور ہونا جس
 طرح ہادی مضل معطل مانع معزز مذل باسط قابض رافع منافع اور اسماء غیر متقابلہ اور
 تمام حقائق مختلفہ اور تمام افراد متعددہ اعلیٰ ادنیٰ نفیس اور خسیس عرش سے فرش تک اور
 ملائکہ علوی اور سفلی جنات تمام اس حقیقت محمدی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِيْ وَخَلَقَ اللّٰهُ مَا خَلَقَ
 اللّٰهُ نُورِيْ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جو
 پیدا کیا میرے نور سے اور فرمان الہی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اگر آپ
 نہ ہوتے تو میں کائنات کو بھی پیدا نہ فرماتا اور ان کی تعریف میں ہی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَّا
 اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ آپ اگر نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ فرماتا۔
 (الغاسر حمید ص ۱۱)

اب اس شخصیت کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے جو دیوبندیوں اور ولایتیوں کی بھی متفقہ شخصیت

(بقیہ صفحہ ۱۳۱)

اور صاحب کرامت اولیاء اللہ میں تھے۔ (تاریخ الہدیت ص ۴۳) آپ اپنے زمانہ میں فضیلت علی کے ساتھ ایک مقدس
 بزرگ مانے جاتے تھے۔ (تاریخ الہدیت ص ۴۴)

سے الغاسر حمید غیر متعادلین ولایتیوں کے نزدیک بہت مستند کتاب ہے۔ دیکھئے فخر الوہاب بیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی
 کتاب سراج المیزان ص ۵۱ پر الغاسر حمید کو حجت قرار دیتے ہوئے اس کے حوالہ جات سے عبارتیں نقل کی ہیں۔
 (فقیر الہامد محمد منیر اللہ القادی غفرلہ)

ہیں۔ بلکہ سردار الوہابیہ مولوی شہارشد امرتسری نے ان کی شان میں ایک منقبت المحدث امرتسری میں پہلے صفحہ پر نمایاں حروف میں شائع کی ہے جس میں آپ کی امامت۔ مجددیت۔ قرآن دانی۔ حدیث فہمی کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

وقت کا اپنے مجدد وقت کا اپنے امام
ہند میں جس نے جلایا علم و عرفان کا چراغ
جس نے سمجھائے نکات دین ختم المرسلین
جس کے دم سے تازہ گوار حدیث مصطفیٰ
چشم حق بین میں قرونِ اولیں کی یادگار
پاکباز و خوشخصال و باکمال و خوش کلام
جس کا نور جاوداں جانِ دل و روح و مانع
جس کا سینہ دولتِ عظیم لدنی کا امین
جس کو کہیے رندِ میخوارِ حدیثِ مصطفیٰ
گنجِ فیضانِ خدا نے پاک کا سرمایہ دار
(اخبار اہل حدیث امرتسر ۱، جنوری ۱۹۴۱ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
القوی اپنے قصیدہ الطیب النغم میں

شانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والسلام بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا مُهْتَدٍ
وَصَمَّامٌ تَدْمِيصٌ عَلَى كُلِّ نَاكِبٍ

اور وہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے نور تھے ہدایت یافتہ اور ایسی توار تھے جو ہر سرکش کو ہلاک

۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر متقلدین کے سرخیل لکھتے ہیں کہ اگر وجود او در صدر اول در زمانہ ماضی میبود امام الائمہ و تاج المجتہدین شمرده میشود (اتحاف النبلاء ص ۴۳)
سردار الوہابیہ شہارشد امرتسری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے تمام عمر قرآن پاک کے ایک ایک نقطہ کی تفسیر و معانی کی تحقیق اور چھان بین میں صرف کر دی۔ (المحدث امرتسر ۴، اکتوبر ۱۹۴۰ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے خدا تعالیٰ نے ہندوستان پر خاص فضل کیا اور اسے ان (دہلیوں) کے لیے مایہ ناز اور جائے فخر بنایا۔ (المحدث امرتسر ۱۲، جون ۱۹۱۴ء) نیز ابراہیم میر نے شاہ ولی اللہ کو نعمت الہی لکھا ہے (المحدث امرتسر ۱۲، جون ۱۹۱۴ء) امام الوہابیہ والد یا نبہ اسماعیل دہلوی قسطل نے شاہ ولی اللہ (باقی اگلے صفحہ پر)

کرنے والی تھی۔

(اطیب النعم ص ۱۲)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث

دہلوی بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ در وقت تولد ایشان نور

(بقیہ صفحہ ۱۳۳) کے متعلق یہ القاب لکھے ہیں۔ قطب المحققین۔ فخر العرفان والکاملین اعلم ہم باللہ الشیخ ولی اللہ۔
(صراط مستقیم ص ۱۲) اشارت امرتسری نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب ہم سب امجد بیان ہند کے اُستاد اعلیٰ ہیں۔
(المجد بیت امرتسر ص ۱۲) فروری ۱۹۳۷ء غیر قلعہ و ہابیہ کے مولوی اشرف سندھو بلوکی والے رقمطراز ہیں کہ امجد
شاہ (ولی اللہ) کو ہندوستان میں مسلک امجدیہ کا مجدد و اعظم اور موسس اول سمجھے جاتے ہیں۔ (تاریخ التعلیہ ص ۱۵)
سندھو مولوی نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کو حجتہ اللہ علی الارض لکھا ہے (تاریخ التعلیہ ص ۱۵) وہابیوں کی امجدیہ
کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ اس صدی میں حضرت حجتہ اللہ شاہ ولی اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کے
درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا جس سے تمام ہندوستان بلکہ بلاد عربیہ و ممالک اسلامیہ فیض یاب ہوئے اس
وقت تمام ہندوستان میں جس قدر محدثین کی سندیں ہیں ان سب کا سلسلہ روایت حدیث قریب قریب
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی پر منبہی ہوتا ہے۔ (المجد بیت امرتسر ۲۱ اپریل ۱۹۴۳ء) مولوی داؤد
غزنوی رقمطراز ہیں کہ ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ کی برکت سے مسلک محدثین کی اشاعت ہوئی حضرت
شاہ صاحب نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ محدثین کے مسلک کی وضاحت اور اسے پسندیدہ
مسلک بیان کرنے میں شاہ صاحب اپنا پورا زور و قلم صرف کیا۔ (الاعتصام لاہور ص ۲ جنوری ۱۹۵۹ء) وہابیہ کے
مشہور مولوی محمد دہلوی اپنے اخبار میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کا سارا خاندان سب امجدیہ
خیال کے تھے۔ جو کچھ ان حضرات کے ذریعہ سے منتقلی کو نامزدہ پہنچا وہ یہ ایک نامعلوم ہے ۱۰ اخبار محمدی دہلی ص ۱۲
یکم ستمبر ۱۹۲۸ء تبلیغی جماعت (جو کہ دیوبندیوں وہابیوں کی ہی جماعت ہے) کے مولوی ذکریا سہارنپوری
نے شاہ ولی اللہ کو شیخ المشائخ اور قطب الارشاد وغیرہ القاب لکھے ہیں (فضائل درود شریف ص ۱۵)
مولوی انور علی تھانوی لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے درجہ کے شخص ہیں۔ حسن العزیز ص ۴۶۔
قصص الاکابر ص ۱۱، الاعتصام میں ہے کہ شاہ صاحب اور ان کے خاندان کی برکت سے ہندوستان میں علم حدیث
(باقی اگلے صفحہ)

مشعشع شد کہ بہ سبب آں شہر ہائے شام ماورائشاں را نمودار شد۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ایک نور چمکا۔ جس کے سبب آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ملک شام کے شہر آشکارا ہو گئے۔ (تفسیر عزیزی ص ۲۹ ج ۲)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان میں یہ شعر لکھ کر بھی اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۱۲) کا چرچا ہوا۔ اور محدثین کے مسلک کی اشاعت ہوئی۔ (الاعتماد ص ۲ جنوری ۱۹۵۹ء) دہلیہ کے مشہور اسکالر ابو یحییٰ امام خاں نوشہری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے دین کو دنیا کے سامنے پھر اسی طریق کے مطابق آشکارا کیا جو محدثین کرام کا شعار تھا۔ آپ نے ترویج حدیث کے لیے وہ راہیں اختیار کیں جن پر ان سے پہلے بلکان کے معاصر ہندوستانی علماء کی توجہ نہ ہو سکی۔ (ہندوستان میں اجماع کی علمی خدمات ص ۱۳) ابراہیم میر سیالکوٹی نے آپ کو بلا نزاع بارہویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ نواب صدیق حسن نے بھی مجدد لکھا ہے۔ (تاریخ اجماع آثار الصیاد ص ۱۳۹)

امام الوابیہ والیانہ اسماعیل دہلوی قبیل نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق مندرجہ ذیل القاب لکھے ہیں۔ ہدایت مآب۔ قدوہ ارباب صدق و صفا۔ زبدۃ اصحاب فنا و بقا۔ سید العلماء۔ سند الاولیاء۔ حجتہ اللہ علی العالمین۔ وارث الانبیاء والمرسلین۔ مرجع ہر ذلیل و عزیز۔ مولانا دمرشدنا الشیخ عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول بقائہ واعزنا و سائر المسلمین بمجدہ و علائہ (صراط مستقیم فارسی ص ۱) دہلیہ نجد کے دہلی کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب (علیہ الرحمۃ) کا حلقہ درس حدیث بہت وسیع تھا۔ آپ کے بزرگ تلامذہ نے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ہندوستان و بیرون ہند گوشہ گوشہ میں علم حدیث پھیلا یا۔ (انبار اجماع ص ۲۱ اپریل ۱۹۴۴ء) فخر الوابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی بارگاہ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حضوری لکھا ہے۔ (مرآۃ منیر ص ۲۱) ابراہیم میر نے یہ بھی لکھا ہے کہ استاد البند حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی دقیقہ شناسی اور محنت رسی تسلیم کی ہے۔ (واضح البیان ص ۲۶) دہلی مولوی اشرف سندھو نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو شمس البند لکھا ہے (تاریخ التعلیہ ص ۲۵)

دہلیہ کے مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی روحانی سرگرمیاں محض قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے۔ (ہندوستان میں اجماع کی علمی خدمات ص ۱۶)

نور احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو دیکھتے ہو نور شید کی تنویر عبث
(گلزارِ معرفت ص ۷)

رد شنی عرش نور لا مکاں شیخ بزم عالم کون و مکاں
(مشوی تحفۃ العشاق ص ۷)

چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے تم سے اے نور حُسنِ افریاد ہے
(نالہ امداد غریب ص ۲۲)

سب دیکھو نور محمد کا سب بیچ ظہور محمد کا جبریل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا
(نالہ امداد غریب ص ۲۲)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | مصوٰر پاکستان علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ جو کہ اعلیٰ درجہ کے مفکر اور بلند پایہ شاعر تھے جس کو حکیم الامت اور شاعرِ مشرق کے معزز القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اپنے پیارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق اپنا عقیدہ ان اشعار میں پیش کرتے ہیں۔

چو خود را در کنار خود کشیدم بہ نور تو مستام خویش دیدم
(ارمغانِ حجاز ص ۷)

۱۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت تھے جیسا کہ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے عیاں ہے۔ نیز اولیاء الرحمن علیہم الرضوان کے بہت زیادہ معتقد تھے۔ اور مزارات پر حاضری دیتے تھے۔ نیز سلسلہ عالیہ قادریہ سے منسلک تھے جیسا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے سلیمان ندوی کی طرف ایک خط میں اس سلسلہ میں بیعت یعنی قادی ہونے کا ذکر کیا ہے جو کہ اقبال نامہ طے حصہ اول میں راج ہے۔

غیر مقلدین و مابی حضرت کے مولوی شہداء اللہ امرتسری علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے بارے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم پنجاب کے اعلیٰ درجہ کے مفکر بڑے پایہ کے شاعر اور عقیدہ موحّد تھے۔ (اہمیت امرتسر ص ۱۳۱ فروری ۱۹۸۸ء)
غیر مقلدین کے مولوی عبد المجید سوہدائی علامہ اقبال کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے فرمودہ خدا اور کفستہ رسول کے معنی سمجھائے۔ (سیرت ثنائی ص ۷۵)

بنور تو برانسر و زم نگہ را کہ بنیم اندرون ہر دہ و مہ را

(ارمغان حجاز ط ۱۵)

عرب خود را بہ نورِ مُصطفیٰ سوخت چراغِ مَرودہ مشرق برافروخت

(ارمغان حجاز ط ۱۲۶)

یا ز نورِ مُصطفیٰ اُورا بہا ست یا سہنو ز اندر تلاشِ مُصطفیٰ است

(اسرار و رموز ص ۱۹۵)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نظم فریادِ اُمت میں بارگاہِ نبوی میں فریاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

چشمِ ہستی صفت دیدہ اعمیٰ ہوتی دیدہ کُن میں اگر نور نہ ہوتا تیر

(باقیاتِ اقبال)

میاں محمد صاحب جہلمی علیہ الرحمۃ | میاں محمد صاحب کھڑی شریف والے جو کہ مشہور و معروف کتاب 'سیف الملوک' کے مصنف بھی ہیں اور مقامِ ولایت

میں بھی آپ کا بہت ادنیٰ مقام ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ عجیب دلکش انداز میں کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

نور محمد روشن آہِ آدم جہدھوں نہ ہوا اولِ انحر و میں پسین او ہول کھلویا
کرسی عرش نہ لوحِ قلم سی نہ سوچ چن تا سے تھوں وی نور محمد ولما دیند اسی چپکارے
ستھے نور اوسید نوروں اوسد نور حضوروں اُسوں تخت عرش اُطیا موسے نوں کوہ طوروں

(سیف الملوک ص ۱)

قاری خیر کرام: مندرجہ بالا ہر سہ فرقہ (اہلسنت و جماعت، غیر متقلدین و ہابی اور دیوبندی) کے مسندِ مستند محدثین، مستشرقین اور سلف صالحین علیہم الرحمۃ کی مستند کتب سے آفتاب کی طرح عیاں ہو گئے ہیں کہ حضراتِ نبی مکرم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لہذا ہم کو بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مَارَاکُمُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ۔ جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۱، مرقات باب لا اعتصام۔ رد المحتار ص ۱۵ ج ۳۔)

ص ۵ ج ۵۔ تفسیر مواہب الرحمن ص۔ کتاب الروح ص ۱۰۔ اعلام للوقیعین ص ۱۰ ج ۱ لابن قیم البدایہ
 والنبایہ ص ۲۲ ج ۱۰۔ الزیلعی ص ۱۳۳ ج ۴۔ ریاض النفرہ ص ۱۹ ج ۱۔ کتاب الموفق ص ۹ ج ۱۔ مستدرک
 ص ۳ ج ۳۔ البدایہ و الطالیسی ص ۲۲۔ موطا امام محمد ص ۱۰۔ سمعات فارسی للشاہ ولی اللہ ص ۲۹۔
 بُستان العارفین للسر قندی ص ۹۔ عمدۃ التحقيق للشیخ ابراہیم المالکی ص ۹۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل
 للنجدی ص ۲ ج ۱۔ اخبار المحدثات ص ۳۔ ستمبر ۱۹۱۵ء۔ قرۃ العینین فارسی ص ۳۳۔ مقاصد الحسنۃ
 امام الوابیہ مولوی شہار اللہ امرتسری بھی سلف صالحین کے عقیدہ اور روش پر چلنے کی تلقین کرتے
 ہوئے رقمطراز ہیں کہ ہم مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی
 چاہیئے۔ (المحدثات ص ۳۔ اگست ۱۹۰۸ء)

بلکہ امام الوابیہ کے نزدیک تو سلف صالحین کی روش کے خلاف چلنے والا بے دین اور
 گمراہ ہے۔ یہ فتویٰ امرتسری صاحب نے حاجی سیٹھ عبداللہ صاحب کو چین والوں کو خط میں لکھا کریں
 قرآن و حدیث اور سلف صالحوں کی روش ہے پھرنے والوں کو بے دین اور گمراہ جانتا ہوں۔
 (اہل حدیث امرتسر ص ۴۔ فروری ۱۹۱۶ء)۔

لہذا اب سب حضرات کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے پیارے محبوب۔ دانا کے غیوب
 دو عالم کے تاجدار۔ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں۔ وگرنہ مولوی شہار اللہ امرتسری کا فتویٰ
 بے دین اور گمراہ اُن پر چسپاں ہو گا۔

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو تم آگے مانو یا نہ مانو!

وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین سے ثبوت

مفسرین عظام محدثین کرام اور سلف صالحین علیہم الرضوان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے۔
 اب مسلک حق اہلسنت و جماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان حضرات کے اکابرین کی کتب سے
 پیش کی جاتی ہے جو صرت ہٹ دھرمی اور ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے نور مصطفیٰ علیہ صاجہ
 الصلوٰۃ والسلام کی کلمات کا انکار کرتے ہیں۔

اسماعیل دہلوی قاتل | وہابیوں اور دیوبندیوں کے مشترکہ بزرگ اسماعیل دہلوی قاتل سمجھے جاتے ہیں کہ:

”وجود باوجود انبیاء علیہم السلام بمشابه آفتاب عالم تاب است کہ چوں نور او در تمام عالم منتشر شود لابد ظلمت شبینہ بدرود و آنچہ در محاذات آفتاب بحجاب واقع است بتابش اوتابناک است و از ہمہ مراتب ظلمت پاک و آنچہ اندرون خانہ ازد محجوب است ہر چند از نقش نور او محروم است اما تاریکی شب تار از معدوم چہ نور لطیف او در رگ و ریشہ تاریکی در رسیدہ و او را از حد ظلمت محض بر کشیدہ۔“

انبیاء علیہم السلام کا وجود باوجود آفتاب عالم تاب کی مانند ہے۔ جیسے کہ اس کا نور تمام جہاں میں پھیلتا ہے۔ تو لازمی ہے کہ رات کی تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور جو چیز آفتاب کے سامنے ننگی پڑی ہو تو اس کی تپش سے گر جاتی ہے۔ اور تاریکی سے پاک ہو جاتی ہے مگر جو چیز گھر کے اندر سورج سے پوشیدہ ہو۔ اس کے نور سے محروم رہتی ہے۔ رات کی تاریکی اس کے نور سے معدوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا لطیف نور تاریکی کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے اُسے ظلمت کی مد سے نکال دیتا ہے۔ (منصب امامت فارسی ص ۱۲)

نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی | وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفتر اور مجذوب نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی لکھتے ہیں کہ

”گفتہ کہ علول نور محمدی در ہند بقیاس مسادات منطقی ثابت میشود چہ از روئے اسنادیث صحیحہ نور محمدی در صلب آدم و دیعت بود و از جبین مبین رو میثافت پس روشن شد کہ مبدئ نور محمدی ہند است

۱۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کے متعلق وہابیہ نجدیہ خارجیہ کے مولوی اسماعیل آف گوجرانوار لکھتے ہیں کہ: وقت نظر و وسعت مطالعہ زہد و تقویٰ کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اونچا ہے اور فہم قرآن میں ان کا ذہن بے حد صاف ہے۔ بہت سے اکابر قدما سے بھی ان کی رائے صائب معلوم ہوتی ہے۔ (حیات ابنی ص ۴۷-۴۸)

وہابیہ کے مولوی اشرف سندھو لکھتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں الحمدیث مسلک کے علمبردار ہیں اور وسیع النظر محقق ہیں۔ (تاریخ التعلیہ ص ۴۹) مولوی داؤد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا اہم مقام لاہور نے نواب صدیق حسن خاں شہرامند امرتسری، حافظ محمد لکھوی کو انیسویں صدی عیسوی کے ادرا اور بیسویں صدی (باقی اگلے صفحہ)

وَمُنْتَهَايَ آلِ عَرَبٍ وَكَفَى بِذَلِكَ لِلْهِنْدِ مَشْرِفًا وَفَضْلًا وَتَقْرِيبَ مَسَادَاتِ اِيں
اِسْتِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ حُلَّ اَدَمَ وَاَدَمَ حُلَّ بِالْهِنْدِ وَتَحْقِیْقِ اِيں قِیَاسِ وَکُتُبِ مَنْطِقِ بَایِدِ حِسْبَتِ
كَانَتْ بِاَدَمَ اَزْمَنُ الْهِنْدِ مِنْهَبَطًا..
وَفِیْہِ نُوْرُ رَسُوْلِ اللہِ مَشْعُوْلٌ !

کہا گیا ہے کہ نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حلول ہندوستان میں منطقی مساوات
سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی رو سے نور محمدی سیدنا آدم علیہ السلام پشت مبارک میں
امانت تھا۔ اور ان کی پیشانی مبارک میں چمکا تو واضح ہو کہ نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی
جلوہ افروزی ہندوستان ہے۔ اور آپ کی منتہا عرب شریف ہے۔ آپ کی بدولت اور واسطہ سے
ہندوستان کو کافی شرف اور فضل ہے۔ اور اس مساوات کی تقریر یہ ہے کہ نور محمدی نے علی صاحبہ
الصلوٰۃ والسلام آدم علیہ السلام کے ساتھ نزول فرمایا۔ اور منطق کی کتب میں اس قیاس کی تحقیق تلاش
کر لو۔ ہندوستان کی زمین سیدنا آدم علیہ السلام کے نازل ہونے کی جگہ ہے۔ اور میں رسول مقبول صلی اللہ

(بقیہ صفحہ ۱۴۰) کے اوائل کے زمانہ کے اکابر اہل حدیث میں شمار کیا ہے۔ (الاعتماد ص ۶، دسمبر ۱۹۵۵ء) نواب صدیق حسن خاں
آسمانِ بخت پر دینِ بڑی کے وہ درخشندہ ستارے تھے جنہوں نے اپنی ضوفانیوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے
میں انوارِ رحمت کا وہ اُجالا کیا۔ کہ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ الہی نے راہِ ستقیم پائی۔ (الاعتماد ص ۶۹، ۷۰)
۱۹۵۶ء) ولایتیہ نجدیہ کے مشہور امام خلیل بن محمد الانصاری نے گوجرانوالہ میں ولایتیوں کی کانفرنس میں کہا کہ ناصر و نامہ
سنتِ سفید نواب صدیق حسن خاں..... یہ وہ ہستی ہے جو اپنے علم سے اتنی جذباتیہ ہے کہ نہ صرف پاکستان و
ہند کا اہل حدیث ہی بلکہ عالمِ اسلامی کا ہر طالب علم اس ہستی کو علمی حیثیت سے جانتا اور مانتا ہے۔ اور آپ کی تصانیف
کی تعداد دس بیس نہیں بلکہ صد ہے۔ (الاعتماد ص ۲۶، اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی شہار اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ
نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی پختے اہل حدیث تھے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲، ج ۱)۔ ابویحییٰ امام خاں نوشہری
لیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدامتے اہل حدیث دو سامیں نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار
تو رہتی دنیا تک تدریج عالم فرہوش نہ کر سکے گے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۹، مئی ۱۹۴۲ء)۔ بھوپالوی کو سردار
اہل حدیث لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۵، جنوری ۱۹۴۱ء)

تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک چمکنے والا تھا۔ (حظیرۃ القدس ص ۲۷۶)

مفسر الوہابیہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنی دوسری کتاب بدایۃ السائل الی ادلة المسائل میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں لکھا ہے: طلوع آفتاب نبوت و نیر اعظم رسالت اولاً از اُنق ہند بودہ ست زیر اکرم علیہ السلام اول انبیاست و چون نور نبوت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) در صلب آدم بود ازوے با صلاب دیگر بتدیج از منہ منتقل شد ثابت گردید کہ مطلع نور محمدی و مبارک این فیض سردی بہندست غایت و منہتی و منظر وجود و محضری و مجلائے او عرب و کفنی بالہند شرفاً و فضلاً و رکعب بن زہیر حیث قال :-

ان الرسول لنور لیستضاء بہ مہند من سیوف اللہ مسلول جوہری گفتہ مہندیخ ساختہ از آہن لطیفہ از ان خاطر میر آزاد بلگرامی ست گویاندا باذان ملت حنیفیہ و ضرب نبوت دولت محمدیہ اولاً از سرزمین ہند بودہ میر آزاد در خزانہ عامرہ گفتہ استنباط عجی کہ کردہ ام کہ حلول نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت می شود و تقریر بقیاس این ست نور محمد حل بآدم و آدم حل بالہند نور محمد حل بالہند و تحقیق این قیاس از کتب منطق باید جست۔

بدایۃ السائل الی ادلة المسائل ص ۲۱۶ مطبوعہ دہلی

نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر مقلد وہابی نور محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا سینہ آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پشت و پشت منتقل ہونے کا اقرار اور تمام شکوک و شبہات کو دور رکھنے کا تذکرہ اپنی دوسری کتاب حج الکرامۃ میں بھی اس طرح کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

شک نیست کہ نور نبوت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اول در صلب آدم بود و بعدہ در صلاب آباء و ارحام انہبات انتقال پذیر رفتہ تا آنکہ از عبد اللہ بن عبد المطلب در منہ ظاہر گردید و این نیز یکے از فضائل بعیدہ ہند است و نعم ما قبلہ

کانت لآدم ارض الہند منہبطا ! و فیہ نور رسول اللہ مشغول !

(حج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص ۱۱)

وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفسر اور مجدد و نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی ہی اشعار لکھتے ہیں۔
 يَكْفِيهِ فِي وَصْفِ الْمَكَانَةِ أَنَّهُ سَبَبٌ لِعَقْلِيَّةِ الشَّارِ وَنَحْمَاءِ
 نُورِ الْهَيْ تَجَلَّى رَحْمَةٍ حَتَّى أَنَا رَحْنَادِ سَبَّ الْغَبْرَاءِ
 نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقام علو و مرتبہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ زمین و آسمان
 کے پیدا کرنے کے سبب ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور اور رحمت کی تجلی ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے
 اندھیروں کو روشن فرمادیا۔ (رفع الطیب ص ۶)

جو کہ وہابیہ نجدیہ کے سردار شیخ الاسلام مجتہدین لکھتے ہیں کہ:
ثنا اللہ امرتسری ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا

لے مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی کہا کرتے تھے کہ ثنا اللہ کو ربو ذوالجلال نے علم لدنی سے نوازا ہے۔ (نقوش
 ابوالوفاء) مولوی ثنا اللہ امرتسری کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ اور اسلوب و انداز کی پاکیزگی کا
 گنجینہ ہے۔ (الاعتماد ص ۲، فروری ۱۹۵۶ء) احسان الہی ظہیر نے لکھا ہے کہ (ثنا اللہ) بلاشبہ بزرگوار ہندو
 پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے (نقوش ابوالوفاء) وہابیوں
 کے مولوی ابوسعود قمر بناری نے ثنا اللہ امرتسری کو اس صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۵ ج ۱) مولوی
 داؤد راز ثنا اللہ صاحب امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ دین پرورائے ثنا اللہ اے عالمقام، اے فقیہ وقت اے گنجینہ علم و عمل
 (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۲ ج ۱) اے سیما آپ کے دم سے یہ کھیتی ہے ہری، اے فقیہ وقت اے گنجینہ علم و عمل
 (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۳ ج ۱) سیرت ثنائی ص ۱۲) اے محدث اے مناظر اے صحابہ کے مثل (سیرت ثنائی ص ۱۳)
 ثنا اللہ امرتسری کو تفسیر میں مفسر ابن جریر اور امام رازی کا ثانی اور حدیث میں ابن حجر عسقلانی کا ثانی لکھا ہے (نقوش
 ابوالوفاء) سیرت ثنائی ص ۱۴) حضرت اعلامہ امرتسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں لکھتی
 تھی کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسدین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں۔ (الاعتماد ص ۱۱، ستمبر ۱۹۵۹ء) حضرت
 مولانا ثنا اللہ صاحب امرتسری ہندوستان میں جماعت اہلحدیث اور مسلک اہلحدیث کے عظیم داعی تھے۔ انہوں
 نے احیاء اسلام اور احیاء ملت کے لیے جو شاندار جدوجہد کی اور جو کارنامے نمایاں سرانجام دیے ان کی مثال نہیں ملتی۔
 (الاعتماد ص ۱۵، جون ۱۹۶۲ء) وہابیہ کے خالکہ بڑی لکھتے ہیں کہ علوم دین کے نگار تھے ثنا اللہ (باقی اگلے صفحہ)

کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ مطبوعہ ممبئی)

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی معرکہ آلا کتاب 'ترکِ اسلام' میں لکھتے ہیں کہ

سلام اس نور رب العالمین پر سب اس کی آل اور اصحاب دین پر

(ترکِ اسلام ج ۳ مطبوعہ امرتسر)

جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور وہابیوں کی بڑی پسندیدہ اور یادگار کتاب ہے۔ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو انوارِ حق

شمع توحید

کی ضیاء رکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اطاعت سے اس کی ہوا سنس روشن وہ انوارِ حق کی ضیاء ہو کے آیا!

(شمع توحید ج ۴ مطبوعہ امرتسر)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے جاری کردہ مشہور اخبار 'الہدیت' امرتسر کے ٹائٹل پیج پر حضور

بقیہ صفحہ ۱۴۱) ادب کے قلم ذخیرے ثناء اللہ۔ جہاں میں مایہ مد فخران کی ہستی تھی + وقار و نماز کے کبریا
تھے ثناء اللہ (الاعتصام ص ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری..... کی مصنفات کا چارہ انگ
عالم میں مشہور ہے۔ اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ ان کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزانہ ہے۔ (الاعتصام
ص ۲ فروری ۱۹۵۶ء) مولوی عبدالعظیم حیدر آبادی وہابی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ ایک روشن خیال اور زمانہ کی
رفتار سے واقف اور ایک اسخ الاعتقاد الہدیت کے لیڈر ہیں۔ (الہدیت امرتسر ص ۵ یکم جنوری ۱۹۱۵ء) وہابیہ کے
مولوی عبداللہ ثانی امرتسری لکھتے ہیں کہ وہ مجسم وفا اور سراپا ثنائیہ جس کا مجموعہ ابو الفاضل ثناء اللہ ہے۔ (الہدیت امرتسر
ص ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء) مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی لکھتے ہیں کہ مجھے شاہجہان عتبی دولت حاصل ہو تو میں مولانا ثناء اللہ
امرتسری کو موتیوں اور جواہرات سے تولوں۔ (الہدیت امرتسر ص ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری
اپنے متعلق خود لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے اتنا علم دیا ہے کہ میں ہر ایک مسئلہ کو قرآن و حدیث کی دلیل سے سمجھ سکتا ہوں۔
(الہدیت امرتسر ص ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء) ثناء اللہ امرتسری کو شمع توحید نامی کتاب میں محفوظ طریقت، مجمع اصناف،
مفسر، محدث، فقیہ لکھا ہے۔ (شمع توحید ص ۵)

لے فخر الہابیہ ابراہیم میرسیا کوٹی اخبار 'الہدیت' امرتسر کو اخبار گوہر بار لکھا کرتے تھے۔ دیکھئے (باقی اگلے صفحہ)

پُر نور علی نور شافع یوم النور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں ایک نعت شریف عرب کا چاند جو کہ دہابی مولوی علی شاہ جامپوری کی لکھی ہوئی ہے شائع کی ہے۔ جس میں سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والرحمات والتسلیمات کو نور مستقیم کرتے ہوئے اس نور کی منیا پاشی کا ذکر خیر اس انداز میں کیا ہے۔

اُسی کے آسماں پر اک ضیاء گستر قمر چمکا
کہ جس کی نور پاشی سے جہاں بھر دبر چمکا (المحدثات ص ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)
اسی اخبار المحدثات امرتسری میں مولوی محمد خلیل خاں جو نپوری دہابی نے سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کے اخبار المحدثات کی تعریف کرتے ہوئے نور مصطفیٰ کا اقرار اس طرح کیا ہے۔ اور اس نظم کو سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے ٹائٹل پیج پر شائع کیا ہے۔ نظم کا مصرعہ یہ ہے۔
عجب ہے نور مصطفیٰ سے صنوف لکن المحدثات (المحدثات ص ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء)
جو کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی زیرِ ادارت میں شائع ہوا تھا۔
اخبار المحدثات امرتسری میں شانِ رسول علیہ السلام کی سُرخ دے کر نعت شریف بھی ہے جس میں انوارِ محمدی کا اقرار اس شعر میں کیا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا وہی ہے
(المحدثات ص ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

ہادی عالم ہے وہ نور البین ہے مخالف ان کا ناری بالیقین!

(المحدثات ص ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

حافظ محمد لکھو کے والے جن کی تفسیر محمدی دہابیوں میں ان کی ایک عظیم شاہکار سمجھی جاتی ہے۔ اور دہابیوں کے نزدیک جن کا بہت بڑا مقام ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴۴) اخبار المحدثات امرتسری ص ۱۵۱۔ المحدثات ص ۱۹۱۲ جون ۱۹۱۲ء المحدثات ص ۱۲۹ مارچ

۱۹۱۲ء نیز میر سیکوٹی راقم ہیں کہ اخبار گوہر بار میز طبیب و نبیث (المحدثات ص ۱۲ جون ۱۹۱۲ء)

۱۔ مفتی الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والوں کے تعلق دہابیہ کے آرگن الاعتصام القاب لکھا ہے۔ (باقی اگلے صفحہ)

دو ہابیوں کے موجودہ دور کے مقتدر مولوی

لکھوی حافظ صاحب کے پوتے ہیں، نور مصطفیٰ

علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا اقرار اور اُس کی شان بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں۔

نور نبید اخباریاں اوسدیاں لوکانوں و سیاہوں

اوہ نور نبی و آپے دیند لوکانوں روشنائی

بھاویں نبی نبوے دیوے حاجت اگر نہ کائی

(تفسیر محمدی ص ۳۱ منزل چہارم)

مفسر الہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے نبی سعید دال محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کی ولادت با سعادت کے وقت جو نور سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا اُس کی نورانیت اور عظمت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

تے جنن دیلے مائی ڈٹھا نور کنوں چسکارا

جو شام ولایت شہر سیاوے اس نوروں آشکارا

منزل چہارم (تفسیر محمدی ص ۳۱)

قاضی سلیمان منصور پوری

دو ہابیہ غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی قاضی سلیمان منصور پوری جو کہ رحمۃ للعالمین کتاب مصنف میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف لکھتے ہوئے آپ کی نورانیت اور نور بخشی کا تذکرہ اس پیارے انداز میں کرتے ہیں کہ غیرت مند انسان اور ان کو اپنے اکابرین میں شمار کرنے والا شخص کبھی بھی آقاؐ کی نعمت علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا کبھی بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ وہ نعت

(بقیہ صفحہ ۳۴) کہ عایبہ مقبول بارگاہ مجدد پنجاب حافظ الحدیث والکتاب محل الاعقاب عابد و زاہد و عارف باللہ

آیت من آیات اللہ حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ بانی و مؤسس اول جامعہ محمدیہ والا مقام ص ۸۸، اکتوبر ۱۹۵۷ء

مولوی شام اللہ امرتسری کے اخبار المحدث امرتسری میں ہے کہ مجدد پنجاب مولانا حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ نے تمام اہل پنجاب

کے لیے تجدید دین الہی کا پورا حق ادا کیا۔ بدعت و شرک کے قلع قمع پر ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔ (اہل حدیث امرتسریہ، ص ۱۹۲)

۱۰ سردار الہابیہ شام اللہ امرتسری نے قاضی سلیمان منصور پوری کو قابل مصنف لکھا ہے۔ (امجدیث امرتسریہ، نومبر ۱۹۴۲ء)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے علم و تحقیق کی بلندیوں کو کوئی نہیں چھو سکا۔ والا مقام لاہور

ص ۱۶۰، مولوی محمد طبری لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا طرز بیان نہایت دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ اخبار محمدی دہلی

۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء

شریف ملاحظہ فرمائیں جس کے روح پرور اشعار یہ ہیں :-

پیدا ہوئے محمدؐ عالم تمام چمکا ! حق صریح چمکا صدق دوام چمکا
روشن ہوئے براہین واضح ہوئے دلائل جب تیر رسالت بر خاص و عام چمکا
بطحا کا ذرہ ذرہ انجم بنا فلک کا مصر اور ہند ایران سپین و شام چمکا
چمکا وہ نور عالم سدرار ولد آدم چشمان حور عین پر جس کا ہے نام چمکا
شان محمدی سے اندھے ہیں اہل ظلمت وہ نور حق ہے جس سے ارسلام چمکا

(سید البشر ص ۳)

قاضی سلیمان صاحب منصور پوری ہی ایک دوسرے مقام پر شان رسالت بیان کرتے ہوئے
فارسی میں نور مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بیان کرتے ہیں کہ :-
احتشام او ہویدا از کلام ذوالجلال ! نور او پیدا وہم پنہاں بآیات مسبین !
(الجمال و الکمال ص ۳۵)

قاضی سلیمان منصور پوری نے ہی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے محقق اور مشہور مصنف ہیں رحمۃ اللعالمین کتاب
میں اسماء الرسول بیان کرتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ و النصار کا ایک اسم شریف
نور بھی لکھا ہے اور نہایت ہی روح پرور مضمون اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے
وہ نور ہے اسی کے دین پر چلنے والا فهو علی النور من ربه (ذمر ص ۲) کے نورانی خلعت سے
ممتاز ہے۔ اس کی لائی ہوئی کتاب کا نور بتایا گیا ہے۔ واتبعوا النور الذی انزل
معہ (اعراف) اس نور کا اتباع کیا۔ جو اس پر نازل کیا گیا ہے۔ اسی کا مبارک نام سورۃ مائدہ
میں نور بتلایا گیا ہے۔ قد جاء کثر من املہ نور و کتاب مبین خازن و معالم میں
نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے۔ حضور ہی وضوح امر اور تہنن نبوت میں نور ہیں اور
حضور ہی کی تعلیم تنویر قلوب کے لیے نور ہے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے ذیل پر غور کرو
اور دیکھو کہ عجیب الدعوات سے روزانہ کس شے کا سوال ہے؟ کیا ذات سبحانی کس کا سوال رو
بھی فرماتی ہے۔ اللہم اجعل فی قلبی نوراً و فی بصیرتی نوراً و فی سمعی
نوراً و عن یمیننی نوراً و یساری نوراً و فو فی نوراً و تحتی نوراً

وَأَمَّا نِي لُورًا وَخَلَقْنِي لُورًا وَاجْعَلْ لِي لُورًا وَفِي بَشَرِي لُورًا وَفِي دَمِي لُورًا
وَفِي شَعْرِي لُورًا وَفِي لَبْسِي لُورًا اللَّهُمَّ آعِظْنِي لُورًا اللَّهُمَّ آعِظْ
لِي لُورًا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي لُورًا۔ الہی میرے میں لُور ہو۔ میری آنکھوں میں لُور ہو۔ میرے
کانوں میں لُور ہو۔ میرے دانتوں میں لُور ہو۔ میرے اُوپر لُور ہو۔ میرے نیچے لُور ہو۔ میرے آگے لُور ہو۔
پچھے لُور ہو۔ لُور کو میرا بنا دے۔ میری زبان میں لُور ہو۔ میرے خون میں لُور ہو۔ میرے پٹھوں میں لُور
ہو۔ میرے بالوں میں لُور ہو۔ میرے چہرے پر لُور ہو۔ یا اللہ مجھے لُور عطا فرما۔ یا اللہ میرے لُور کو بڑھا۔
یا اللہ مجھے لُور ہی بنا۔

کعب بن زہیر (رضی اللہ عنہ) قصیدہ بابت سعاد میں کہتے ہیں غر
إِنَّ التَّسْوِلَ كُنُوزٌ لِّسُكَّانِ عَوْبِهِ

(رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۲)

قارئین صحیح حضرات! قاضی صاحب مغنوپوری نے کیسا روح پرور اور دلہا لبی کش سرور کائنات
مغیر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات کی نورانیت کا بیان کیا ہے نیز قاضی صاحب
نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف لُور لکھا ہے۔ اس پر غور و فکر کریں تو یہ حقیقت
واضح ہو جائے گی کہ حبیبِ کریم کا زاحد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لُور ہونے کے منکر دارۃ
اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ رحمۃ للعالمین سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اسم شریف
منہا تم انبیائین کے منکر مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری کافر ہیں۔ اور ان کے کفر میں شک کرنے والے
ان کے مرجانے کے بعد ان کو مرحوم رکھنے والے۔ ان کی اقتدار میں نماز پڑھ لینے کے جواز کا فتویٰ
دینے والے اور ایسے مفتی کو اپنا سردار شیخ الاسلام وغیرہم القاب دینے والے بھی متفقہ طور پر اور

۱۔ جیسا کہ سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مرزائی ڈاکٹر ثبات کے مرجانے پر اظہارِ انفوس کرتے ہوئے
اُس کو مرحوم لکھا ہے۔ (المحدث امرتسر ص ۱۰۰)

۲۔ سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کا فتوہ ہے کہ مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ دیکھئے
المحدث امرتسر ص ۱۱۱، ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء۔ المحدث امرتسر ص ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء۔

حکومت پاکستان کے قانون کے مطابق بھی دائرہ اسلام سے خارج، کافر مرتد ہیں کیونکہ حضرت امینؑ بھی آتہ نامہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ہے اور نور بھی اسم شریف ہے جس کی وہابیوں کے مشہور مولوی اور محقق قاضی سلیمان منصور پوری نے تصدیق کر دی ہے۔ جب اسم خاتم النبیین کا منکر کافر ہے اسی طرح اسم نور کا منکر بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے !!!
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا !

قاضی سلیمان منصور پوری ہی لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا اسم ظاہر بھی ہے۔ وہ حسب و نسب میں عالی ہے۔ آباء و اولیں جو اسی کے نور (نور محمدی) کے عامل تھے بسفاح سے پاک ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۳)

قاضی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف رحمۃ للعالمین میں نشر انوار محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اس طرح درج کرتے ہیں کہ 'سیدہ آمنہ نکاح کے پہلے ہی ہفتہ میں امانت انور محمدی بن گئی تھیں۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۸ ج ۲)

قاضی صاحب منصور پوری اپنی کتاب سید البشر میں 'نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی سرخی دے کر وہابی کش مجملے لکھتے ہیں کہ غریبوں کا محبت، مسکین کا سامتی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، غلاموں کا محس، یتیموں کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، دردمندوں کی دوا، چارہ گروں کا درد مند، مساوات کا حامی، اخوت کا بانی، محبت کا جوہری، اخلاص کا مشتری، صدق کا منبع، صبر کا معدن، خاکساری کا نمونہ، رحمت ربانی کا پیکر، نور نور عالم، سرور ولد آدم۔ اولین انسان، آخرین رسول، رحمۃ للعالمین۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصاحبہ وسلم) (سید البشر ص ۶۱ ج ۱)

فخر الوہابیہ قاضی صاحب منصور پوری انوار محمدیہ کی ضیاء پاشی کا تذکرہ کرتے ہوئے وہابی کش عبارت لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذات گرامی میں بہشتِ اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں اور جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ افروز و بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص ۵۵ ج ۲)

آپ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ظاہر و آشکار تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ان کے چہرے میں موتی کی طرح چمکتا تھا۔ ان کو جو شخص دیکھتا ان کے ہاتھ چوم لیتا۔ اور جس شے کے پاس گزرتے وہ شے ان کو سجدہ کرتی۔ اور عبد المطلب کے چہرے پر نور موتی کی طرح چمکتا تھا اور اس کے چہرے کے خط و خال سے چھوٹ چھوٹ کر ظاہر ہوتا تھا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۷ ج ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سیرت ابن ہشام میں یہ بھی ہے کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۷ ج ۱)

مولوی ابراہیم میر ہی لکھتے ہیں کہ عبد المطلب کی پیشانی میں خدا کے برگزیدہ رسول کا نور تھا جس کے دیکھنے کے لیے ایسی سہولت کی ضرورت ہے جس کی نور افزائی، بصیرت حقانی نے کی ہو۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۷ ج ۱ اہم حدیث امر تسلیم بحکم اگست ۱۹۲۱ء)

مولوی نور حسین گرجا کھی جو کہ دہا بیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مستند حضرات میں سے ہیں حبیبِ کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا واضح

الفاظ میں تذکرہ اس طرح کرتے ہیں۔

بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَضْوَأُ لَنَا
سَوَجَ دَانِکَ مُحَمَّدٌ مَرْمَرٌ مَغْرِبَ تَائِمِ
فَالشَّمْسُ نَيِّرَةٌ بِنُورِ مُحَمَّدٍ
سَارَ عَالَمٌ رُشَنٌ کِیَا مَشْرِقَ مَغْرِبِ تَائِمِ
بَلْکَ سَوَجَ حَقِّ دُورِ رُشَنِ بَدْرِ مَنِيرِ حَقَّانِ
جِسْ نَے کُورِ دِلَانْدَے تَائِمِ بَخْشِ شَمْعِ نُورَانِ
خَيْرُ النَّاسِ مُحَمَّدٌ عَرَبِ شَہْرِ مَدِیْنَةِ وَالَا
جِسْ نَے مَشْرِقِ مَغْرِبِ تَائِمِ کِیَا نُورِ اُجَالَا

جلوہ دیکھ کے نور محمدی داکفر شرک نے بھاجڑاں چائیاں نی

جھٹے بدر منیر دال نور چمکے اوجھتے رہنڈیاں کدوں سیابیاں نی

نور نبی داجنھاں نون نظر آوے ہویاں اونہاں تے قلب معنایاں نی

اوہناں چھڈ اوال رجال سارے بنی نال مجتہاں لایاں نی!

(فضائل مصطفیٰ ص ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹)

راسخ عرفانی جو کہ دہا بیہ نجدیہ کے مولوی نور حسین گرجا کھی کا لڑکا ہے نبی مصطفیٰ لکھتے ہوئے اس کا پہلا شعر اس طرح لکھا ہے۔ یہ نعت شریف دہا بیہ کے مشہور آرگن

الاعتصام نے اپنے ٹائٹل پیج پر شائع کی ہے۔

رشتہ منیائے مہر میں الزارِ مصطفیٰ وجہ سکوں ہے جلوہ زخارِ مصطفیٰ

(الاعتصام بحکم مایح ۱۹۵۷ء)

احسان الہی ظہیر | وہابیہ نجدیہ کے مولوی احسان الہی ظہیر نے اپنے ماہنامہ رسالہ ترجمانِ احمدیہ لاہور میں ایک نعت شریف شائع کی ہے جس میں مندرجہ ذیل شعر درج ہے

جس میں اس عقیدہ کا اظہار ہے کہ چاند سوچ اور ستاروں میں جو نور ہے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی حاصل کر رہا ہے نیز نور محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام چاند سوچ اور ستاروں سے بھی پہلے موجود تھا۔

خوشبو گلوں میں چاند ستاروں میں نور ہے روشن ہے جبے شمع رسالت حضور کی!

(ترجمانِ احمدیہ لاہور فروری ۱۹۷۱ء)

مولوی محمد یوسف کلکتوی | جو کہ غیر مقلدین وہابیہ کے نہایت ہی مستند عالم ہیں۔ ان کے زیر نگرانی شائع ہونے والا الارشادِ جدید جس کے ٹائٹل پیج پر

ترجمانِ احمدیہ کل پاکستان لکھا ہے میں ایک نعت شریف درج ہے جس میں یہ شعر ہے جس سے نور محمدی کا کھلے کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے نیز حرفِ ندا سے بھی پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو پکارا ہے۔

اے نورِ حُجۃِ اصلِ علی صاحبِ قرآن دی عبدِ صنم کیش کو معبود کی پھان !

(الارشادِ جدید ص ۳۲ بحکم مئی ۱۹۵۶ء)

حافظ عبداللہ روپڑی | محدثِ وہابیہ عبداللہ روپڑی (حافظ عبدالقادر روپڑی کے چچا جان) کو بھی اہلسنت و جماعت کے عقیدہ "نور کی تائید کرنا پڑی چنانچہ

سردارِ وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ حافظ عبداللہ صاحب (روپڑی) نے اپنے اخبار (تنظیمِ احمدیہ روپڑ) مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء میں ایک نظم (نعت) شائع کی تھی جس کا ایک شعر بطور نمونہ یہ ہے۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَذْرُ اكْتَسَى !

وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةً بِنُورِ بِهَا ك !

ترجمہ (آنحضرت کو مخاطب کر کے) آپ وہ ہیں کہ بدر (چاند) نے آپ کا نور اوڑھا ہے۔
اور سورج بھی آپ ہی کے نور سے روشن ہے۔ (مظالم روپڑی ص ۴ مطبوعہ امرتسر)
سزاوارا لوبا بیہ شمار اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی عبد اللہ صاحب روپڑی نے کہا کہ سورج چاند
رسول اللہ کے نور سے چمکتے ہیں۔ (مظالم روپڑی ص ۴ مطبوعہ امرتسر)
حافظ عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ہی کے نور سے سورج چمکتا ہے اور چاند بھی آپ ہی
کے نور سے منور ہے۔ (مظالم روپڑی ص ۴)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ علیہ شریف
مولوی محمد مصام صاحب نامی رسالہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

آدے سمجھ نہ خبرے میں کی ڈٹھا اینویں سرلیاں پھرلیاں ماردا اے
کوئی مٹہر آکھے کوئی بدر سمجھے چتہ چودھویں رات شماردا اے
نیکے ایڈسٹراع سبحان اللہ پر تو کندھتے پوے رخساردا اے
کدے وچہ چہرے کندھاں دسدیاں تے شیشے وانگ رخسار دلدار
مٹھا ہسدا نور خلیق چوڑا غصنے نال نہ تیوڑیاں ماردا اے
اماں عاشقہ قربان حیران ہوتی مڑھکا مستھے ویج نور اُبھاردا اے

چوڑی پیشانی سجدی ! اک لاٹ نور دی وجدی

نک پتلا چمکاں ماردا مرکز گویا انوار دا !

جے ستوڑا تبسم آگیا ! ویہڑے نوں چپانن لاگیا

نوری شعاواں وجدیاں بھڑکاں نہایت سجدیاں

مدثر دن سردشار ! واللیل نور انوار !

قدتینہ کرام : غیر مقلدین و مابی حضرات کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات کے بعد آپ

دیوبندیوں کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

لے دہلیہ غیر مقلدین کا مشہور ترجمان الاعتصام دہلی اور دیوبندی ایک ہیں کے ثبوت میں لکھتا ہے کہ ہندوستان میں شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے علم و فضل سے لوگوں نے کیساں اکتساب فیض کیا۔ وہ اہم حدیث اور موجودہ دیوبندی اور ان کے اکابر ہیں۔ اس لیے ان میں اور ہم میں اتنا مسلکی فرق نہیں ہے کہ معاملہ ایک دوسرے سے متفرق تک پہنچ جائے۔ چنانچہ اکثر اہم حدیث مدارس میں حنفی (دیوبندی) علماء مدرسہ ہے۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں عام طور پر ایک دو حنفی العقیدہ (دیوبندی) مدرسے تک ہوتے تھے یہی حال مدرسہ غزنویہ امرتسر کا رہا۔ پاکستان کے ایک بہت بڑے حنفی (دیوبندی) عالم مولانا مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ شرفیہ لاہور مدرسہ غزنویہ کے فیض یافتہ اور مشہور اہل حدیث عالم حضرت الامام مولانا عبد الجبار غزنوی کے تلمیذ خاص ہیں یہی مدرسہ غزنویہ تقسیم سے بعد امرتسر سے لاہور آیا۔ تو اس میں سب سے پہلے جس مدرسے کا تقرر عمل میں آیا وہ مدرسہ فتح پوری دہلی کے سابق صدر مدرس مشہور حنفی (دیوبندی) عالم مولانا شریف اللہ تھے۔ اور وہ اب بھی دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں تعلیم دیتے ہیں۔ (الاعتصام ص ۱۹، فروری ۱۹۵۴ء)

دہلیہ کا مشہور اخبار اہم حدیث امرتسر لکھتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ عالم باعمل مولانا محمد قاسم صاحب کا تخم ریزی کو قوم نے اپنی ٹکرانی سے سینچا اور پردیش کیا۔ آج وہی مدرسہ دارالعلوم اور ہزاروں کی تعداد میں طلبہ علم و دین سے مستفید ہوتے ہیں۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۱۲، فروری ۱۹۵۵ء)

غیر مقلدین کے اہل حق امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ مدرسہ عالیہ دیوبند جس کی شان آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام میں ممتاز ہے۔ اور جس میں ان دنوں حدیث کا تذکرہ گویا دگفتہ آید در حدیث دیگران ہو رہا ہے (تراجم علماء حدیث ہند ص ۹۳)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ علماء دیوبند محقق اہل نظر ہیں۔ دلائل پر ان کی نظر ہے۔ اپنے مسلک کی حمایت میں ان کا مدار حذبات پر نہیں ہوتا۔ (الاعتصام ص ۳۰، جنوری ۱۹۵۹ء)

سٹار والو دہلیہ مولوی شہار اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں کئی ایک مقام پر اہل توحید (دیوبندیوں اور اہم حدیثوں) لکھ کر دیوبندیوں کو بھی اہل توحید قرار دیا ہے۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۵، نومبر ۱۹۴۳ء) حافظ عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ احناف دیوبندی اہلسنت میں شامل ہیں۔ (فتاویٰ اہم حدیث ص ۱) دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ علماء میں سب متحد مقلد (دیوبندی) غیر مقلد البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲، ج ۲)

دیوبندی مولویوں سے تائید

مولوی محمد قاسم نانوتوی | بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے بھی مسلک حق اہلسنت و جماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان اشعار میں کی ہے۔
 کہاں وہ رتبہ کہاں وہ عقل نارسا اپنی کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدہ زار
 اگر قمر میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور تو رات دن ہی اور آگے اُسکے دن شب تار
 (قصائد قاسمی ص ۵۱ مطبوعہ دیوبند)

مولوی محمد یعقوب نانوتوی | جو کہ مدرسہ دیوبند کے مدرسِ اول تھے اپنے قصیدہ میمییہ در نعت سیدالاررار میں عقیدہ نور کی تائید کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

خدا نے نور کیا وہ مہربان نورانی کہ جس کے سامنے آئے نظر ہے نورِ غلام
 وہ نور آپ کا تھا جو ہوئی امانت عرض سمار و ارض و جبال و شجر رہے جی تھام
 وہ نور غیب ہے ظاہر بشر کی صورت میں کہ جیسے ضمتہ سے کسرہ کا کیجے اشمام
 (بیاض یعقوبی ص ۱)

مولوی رشید احمد گنگوہی | دیوبندیوں میں علوم ظاہری اور باطنی میں مسلمہ بزرگ اور صرف ان ہی کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ مطلق تعالیٰ در شان حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور و کتاب مبین و مراد از نور ذات پاک حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت حق تعالیٰ نے

بعض غیر مقلدین و ہابیہ کا ترجمان الارشاد جدید لکھتا ہے کہ ان سلاطین ہو مولانا محمد قاسم نانوتوی کی روح پاک پر مولانا عبدالقدوس گنگوہی کی روح پر جن کے فیوض و برکات سے ایشیا کی واحد دینی درسگاہ دیوبند اسلام کی روشنی اور نور سنت نبی کریم اس بڑا عظم میں پھیلا رہا۔ (الارشاد جدید ص ۱۶ مئی ۱۹۵۷ء)

اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ البتہ تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے۔ اور نور سے مراد نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص ۸۵ مطبوعہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب ایک دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ بتواتر ثابت شدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نداشتند و ظاہر است کہ مجر نور ہمہ اجسام ظل می دارند۔ تواتر سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام کا سایہ ہوتا ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص۔)

مولوی اشرف علی تھانوی | جو کہ دیوبندیوں کے مجدد و مفسر، حکیم الامت اور شیخ الاسلام ہیں لکھتے ہیں کہ نبی خود نور اور تشرن ملا نور! نہ ہو کیوں بل کے پھر نور علی نور (اشرف المواعظ ص ۱۲۱ تلخ الصدور ص ۱)

اپنی شہرہ آفاق کتاب نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ نام احمد چوں چنیں یاری کند تا کہ نورش چوں مددگاری کند نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک احمد جب ایسے مدد فرماتا ہے تو آپ کا نور مبارک بھی ایسے ہی مدد فرماتا ہے۔ (نشر الطیب ص ۱۷۵ مطبوعہ دیوبند)

تھانوی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف بہشتی زیور میں لکھتے ہیں کہ سب کونیک کی دولت آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی اُمت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور سے۔ (بہشتی زیور ص ۱) اس کے حاشیہ پر محشی نے لکھا ہے کہ آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے باعث ہوا ہے۔ (حاشیہ بہشتی زیور ص ۲ ج ۲)

لے سرار الوہابینہ ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرکت و بدعت کی تردید میں جماعت اہلحدیث کے ہمہوائے تھے۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء) دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن مولوی اشرف علی تھانوی کو سراپا فضل و کمال اور معدنِ حسنات خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیات اشرف ص ۵۵) (فقیر قادری)

مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب کتاب کی ابتداء ہی میں نمایاں حروف میں سُرخِ بازہ لکھا ہے: پہلی فصل نورِ محمدی کے بیان میں۔ اس فصل میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف درج کرنے کے بعد واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے نورِ محمدی کا اول الخلق ہونا باذلیت حقیقہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اذلیت کا حکم آیا ہے۔ ان اشیاء کا نورِ محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے (نشر الطیب ص ۶)

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت انور شاہ کشمیری نے بھی اپنی کتاب عقیدۃ الاسلام میں اسی عقیدہ نور کی تائید میں یہ شعر لکھا ہے۔

کاندر انجا نور حق بود و بند دیگر حجاب
دید بشنید آنچه جزوے کس بشنید و ندید
(عقیدۃ الاسلام ص ۲۱۹ مطبع قاسمی دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی جو کہ دیوبندیوں میں بہت بڑے فاضل اور ادیب شمار کیے جاتے ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف کے شعر کا ترجمہ

اور تشریح کرتے ہوئے انوارِ محمدیہ کا اقرار اس طرح کرتے ہیں۔

وَكُلُّ أَيِّ آتِي الرُّسُلِ الْكَرَامُ بِهَا !

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

اور ہر معجزہ جس کو رسولانِ کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے۔ کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں۔ اول ما خلق اللہ نورئ۔ (عطر الوردہ ص ۲۴ مطبوعہ دیوبند)

اسی شرح بردہ شریف میں لکھتے ہیں کہ

نور تو دروے نبوی گرو دل بیت اے ہدی
کے ملک کردی بہ پیش آدم حن کی سجود

انور شاہ کشمیری دیوبندی کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ انور شاہ کشمیری بہت بڑے متبحر عالم تھے۔ یہاں تک کہ ہے تو گم غنی لیکن سچی بات کو کیوں چھپاؤں میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنے اکثر اساتذہ سے بھی علوم میں بڑھ گئے تھے۔ (افاضات ایومیہ ص ۷ ج ۷)

اے ہادی کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حضرت آدم خاکی میں آپ کا نور مبارک نہ ہوتا تو فرشتے ان کو کب سجدہ کرتے۔
(عطر اللودہ ص ۲)

مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی | دیوبندیوں کے مشہور کانگریسی مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرات اکابر کے اقوال عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ مجملہ حضرات حضرت ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد رکھتے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں۔ اور ہوں گی۔ عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح پر واقع ہوئی کہ جیسے آفتاب کے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں۔ غرضیکہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتمحیۃ

لے دہلیہ نجدیہ کانگریزین الا عظام لکھتا ہے کہ ہندوستان میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا قاری محمد طیب، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا حفیظ الرحمن سیوہاری، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا عبدالوہاب آردی، مولانا سید تقی رضا احمد سیوہاری افتاد مسائل حجت و سند ہیں۔ (الاعظام ص ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء)

دہلیہ نجدیہ کے مولوی داد و غزنوی نے مولوی حسین احمد مدنی کی موت پر کہا کہ میں نے آج کے اخبارات میں مولانا حسین احمد مدنی کے انتقال کے متعلق خبر پڑھی تو میں فرط غم سے نہ حال اور ہاتھ میں ریشہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مولانا حسین احمد مدنی علم فضل میں تو ایک قیازی حیثیت رکھتے ہی تھے ورع و تقویٰ کا و تہذیب و اخلاص میں بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔ مولانا مدنی کی موت علم کی موت ہے۔ بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا ایک عظیم نقصان ہے۔ مولوی داد و غزنوی نے ان کی نماز جنازہ غائبانہ بھی پڑھائی۔ (الاعظام ص ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء) مولوی محمد صدیق دہلوی لال پوری نے بھی مدنی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھائی۔ (الاعظام ص ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور رجعت روزہ خدام الدین نے مدنی کو سید الاولیاء لکھا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء) حضرت مجدد الف ثانی کے بعد دو برحاضرہ کی اصلاح و تربیت کے لیے حضرت مدنی کو یہ منصب جلیلہ و رفیعہ تفویض کیا گیا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور مولوی عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مولوی جمیل احمد میواتی لکھتے ہیں کہ سارے عالم میں حضرت مدنی حسین احمد کاشانی نہیں ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱)

واسطہ حمد کلمات عالم و عالمیاں ہے یہی معنی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَوَّلَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِيْ وَ اَنَا نَبِيُّ الْاَوَّلِيْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَيْرِكَ (الشہاب الثاقب مطبوعہ دیوبند)

مولوی عاشق الہی میرٹھی | دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی عاشق الہی صاحب میرٹھی جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید اور شاگرد بھی تھے۔ بنی گرام

علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی نورانیت کا اقرار اس تحریر میں کرتے ہیں کہ تیرا سو برس سے زیادہ زمانہ گزرا کہ حق تعالیٰ شانہ نے عظمت کہہ عالم کو نور بخشے والا وہ پیغمبر دنیا میں بھیجا جس کے ہاتھ میں سیاتِ رسل کا جھنڈا اور سر پر خاتمیت انبیاء کا تاج تھا۔ کہ قحط کی ماری ہوئی سوکھی زمین اس کے قدموں کی برکات سے لہلہانے لگی۔ اور تاریکی میں ڈوبا ہوا ملک اس کے چمکتے ہوئے چہرہ کی شمعوں سے جگمگا اٹھا۔ (تذکرۃ النخیل ص ۷)

مولوی محمد طاہر قاسمی | جو کہ بانی دیوبند مولوی قاسم صاحب نانوتوی کے پوتے ہیں۔ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ سب سے اول حق تعالیٰ نے نور عقل کو پیدا فرمایا۔ جس کا دوسرا نام حقیقتِ محمدیہ ہے۔ اس کو تمام عالم کے لیے مدبر اور وجہ شرافت بنایا۔ اسی لیے تمام فرشتوں کو اس کے آگے نہجک جانے کا حکم ہوا۔ خدا کے بعد درجہ عقل اول حقیقتِ محمدیہ کا ہے۔ اسی لیے جس مخلوق میں یہ نور عقل نہیں جھلکتا وہ مخلوق عالم کی صف اول میں بھی جگہ نہیں پاسکتی۔

معلوم ہوا کہ نور محمدی بجاۃ خلقت سب مخلوق سے اول ہے۔ اور بجاۃ ظہور سب سے آخر ہے اسی لیے نور محمدی کا اول و آخر نور خدا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اور کسی کے نور نبوت کا یہ منصب نہیں ہو سکتا۔ نہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت کا وجود ہی تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر تسلیم کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسے منکر گروہ نے حقیقتِ محمدیہ کی اولیت سے بھی انکار کر دیا ہے۔

(عقائد الاسلام قاسمی ص ۳۲ مطبوعہ ادوار تاج المعارف دیوبند)

مولوی ادیس کاندھلوی | دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی ادیس صاحب کاندھلوی مقاماتِ حریری کے مقدمہ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

نورِ مصطفوی کا بیان اس شعر میں کرتے ہیں۔

سَرَّاجٌ مُّنبِئٌ كَشَمْسٍ الصُّحُفِ ! خَيْرُ الْبَرِّ اَيَا وَ لَوْ رَفَعْنَا

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صبحی کے سورج کی مانند چراغ روشنی دینے والے ہیں تمام مخلوق

سے بہتر برتر اور نور قدیم ہیں۔ (مقدمہ مقامات صریح ص ۱)

مولوی ادریس صاحب کاندھلوی حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وازواجہ وبارک
وسلم کی لزوجہ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مبارک جہروں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان
جہروں میں اگرچہ اکثر و بیشتر رات کو چراغ نہیں جلتے تھے اور ضرورت بھی نہ تھی جس گھر میں اللہ کا داعی
بشیر نذیر اور سراج منیر رہتا ہو وہاں کسی شمع اور چراغ کی کیا حاجت کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

يَا بَدِيعَ الدَّلِّ وَالْغَجْرِ لَكَ سُلْطَانٌ عَلَى الْمُنْجِ

اے عجیب و غریب ناز و ادا والے تیری سلطنت تو دلوں پر ہے

اِنْ بَنَيْنَا اَنْتَ سَاكِنُهُ غَيْرُ مُحْتٰجٍ اِلَى الشُّجِ

جس گھر میں تو رہتا ہو وہ کسی چراغ کا محتاج نہیں

(سیرۃ المصطفیٰ ص ۲۶۲ ج ۱)

کاندھلوی صاحب عقائد الاسلام کتاب میں لکھتے ہیں۔

آفتابِ شرع دریائے یقین! نُوْرٌ عَالَمٌ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ!

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُوْرِي

آنچہ اول شد پدید از حبیبِ غیب بُود نور پاک او بے ہیچ ریب

(عقائد الاسلام ص ۱)

مولوی ادریس کاندھلوی ہی لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں آپ کو اور قرآن کریم کو نور میں

کہا گیا ہے۔ (بشارت النبیین ص ۵)

موجودہ زمانہ کے دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت قاری محمد طیب

قاری محمد طیب دیوبندی صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم مبارک

جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے

وقت بعض حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھٹتا ہوا نظر آتا۔ نبی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے

بند عسوس ہونا چہرہ مبارک کا چمک دہک میں سورج جیسا محسوس ہونا بقیہ حدیث گائے الشمس
تَجَوُّیْ فِیْ وَجْهِہِ کَوَیَا اَفْتَابِہِ اَکْیَہِ چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر
نوریت دینا اور حقیقت محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں۔

(آفتاب نبوت ص ۳۰ ج ۱)

قاری طیب دیوبندی ہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے اعلان کیا کہ جس نور کو زمین کی تاریکی
اور ستاروں کی روشنی مانگ رہی تھی اور شہنشاہ نور عنقریب آنے والا ہے۔ (آفتاب نبوت ص ۱۱)
قاری محمد طیب دیوبندی نے اپنی کتاب آفتاب نبوت کی ابتداء میں ایک شعر لکھ کر مسلک حق
اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کی تائید کی ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

لَنَا شَمْسٌ وَ لِلْآفَاقِ شَمْسٌ وَ شَمْسِیْ خَیْرٌ مِّنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

(آفتاب نبوت ص ۱۹)

مولوی الہی بخش کاندھلوی | دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت مولوی الہی بخش کاندھلوی (جن کی
کتاب شیم الحبیب کو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب
نشر الطیب میں درج کیا ہے) مسلک حق اہل سنت و جماعت بریلوی کے عقیدہ نور کی ترجمانی کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ اَقْنِی الْعَرَبِیْنَ لَہٗ نُوْرٌ یَعْلُوْ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کی مبنی مبارک
پر ایک نور نمایاں تھا۔ (شیم الحبیب)

مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی | لکھتے ہیں کہ عبد اللہ کا آمنہ سے نکاح بہم پہلے
بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد

ماجد عبد اللہ عبد المطلب نہایت حسین اور خوبصورت جوان تھے اور اس پر طرہ یہ کہ سرور کائنات علیہ
الصلوة والسلام کا نور ان کی پیشانی میں جلوہ گر تھا اس لیے کچھ طبعی طور پر زبان قریش کی طبیعتوں کا
میلان عبد اللہ کی جانب ہوتا تھا۔ (اسلام ص ۲۵ ج ۱ از عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

لے مولوی الہی بخش کے بارے دیوبندی مولوی محمد اختر لکھتے ہیں کہ مفتی الہی بخش صاحب بارہویں صدی کے
آدمی ہیں۔ اور مولانا روم علیہ الرحمۃ ساتویں صدی کے ہیں۔ مفتی الہی بخش صاحب نے ظاہری علوم کی تکمیل حضرت
شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے کی تھی۔ (معارف قنوی اردو ص ۲ از مولوی محمد اختر دیوبندی مطبوعہ حیدرآباد)

مولوی اشرف علی تھانوی ہی لکھتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہیں تھا۔ ہمارے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سر تا پا نور ہی تھے۔ حضور میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی۔ اس لیے آپ کے سایہ نہ تھا۔ کیونکہ سایہ کے لیے ظلمت لازمی ہے۔ (شکر النعمۃ ص ۲)

مولوی عابد میاں اور اکابرین دیوبند کی تائید | دیوبندیوں کے مولوی عابد میاں صاحب (ڈابھیل) اپنی معرکہ الآراء کتاب

رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک نورانی تھا۔ جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمد و رفت فرماتے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

(رحمۃ للعالمین ص ۳۵ مطبوعہ دہلی)

عبدالحی لکھنوی | جو کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک بھی مسلمہ اور مستند ہیں رقمطراز ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ سایہ کشیف ہوتا ہے اور آپ کی ذات سر سے قدم تک نور ہے۔ (التعلیق العجیب ص ۳)

سید و سرور محمد نور جاں
بہتر و بہتد شفیع مجرماں

۱۔ مولوی عابد میاں آف ڈابھیل کی کتاب پر مندرجہ ذیل اکابرین دیوبند کی تعاریض اور تائیدات درج ہیں۔ محقق کفایت اللہ دہلوی، مولوی انور شاہ کاشمیری، مولوی اصغر حسین، مولوی شبیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمن، مولوی رحمت اللہ، مولوی عبدالشکور لکھنوی، مولوی احمد سعید دیوبندی، (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات

ناظرین کرام: وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات کے بعد اب ہندوؤں اور سکھوں کی عبارات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے متعلق چند ایک حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

سوامی لکشمین جی مہاراج | ایک ہندو سوامی لکشمین جی مہاراج نے اپنی معرکہ آرا کتاب **عرب کا چاند میں نورِ مجسم شفیع معظم محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا تذکرہ کیا ہے۔** افسوس ہے ان نام کے مسلمانوں پر جو کلمہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتے ہیں اور اپنے تئیں مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر نورِ مصطفیٰ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا صاف اور واضح الفاظ اور تحریروں میں انکار کرتے ہیں۔ (بد اسم اللہ تعالیٰ) سوامی لکشمین ہندو لکھتا ہے کہ مہالت اور ضلالت کے مرکزِ اعظم جزیرہ نمائے عرب کے کوہِ فاران کی چوٹیوں سے ایک نور چمکا۔ جس نے دنیا کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ گوشہ گوشہ کو نورِ ہدایت سے

لے امامِ وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اس ہندو تصنیف عرب کا چاند کے متعلق تحریری کلمات اس طرح لکھتے ہیں۔ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیرِ مُسلم (سوامی لکشمین جی) کے قلمِ حقیقت رقم سے ہے۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے سیرت لکھی ہے۔ واقعی قابلِ صد تحسین و اکرمین ہیں۔ صحت و اوقات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قابلِ دید ہے۔ (المحدث امرتسریؒ ۱۹۲۸ء)

ثناء اللہ امرتسری ہی لکھتے ہیں کہ یوں تو آپ نے اکثر اصحاب کے خیالات سُنے ہوں گے اور پڑھے ہوں گے محسوس جی موصوف نے پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے (المحدث امرتسریؒ ۲۹ مارچ ۱۹۲۸ء)

مسلمانوں کے اہلِ علم طبقہ کو چاہیے کہ وہ کتاب ہذا کی اشاعت غیرِ مُسلم دوستوں میں کریں۔ غرض کہ قابلِ مطالعہ کتاب ہے۔ (المحدث امرتسریؒ ۲۹ اپریل ۱۹۲۸ء)

جگمگادیا۔ (عرب کا پانڈ ۳۸ مطبوعہ امرتسر)

سوامی کشمن ہندو دوسرے مقام پر نور محمدی کے سب سے اول ہونے کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے کہ جب اس عالم آب و گل کا نام و نشان بھی نہ تھا لوح و قلم، عرش و کرسی بھی کتبہ عدم سے منصفہ شہود پر جلوہ گر نہ ہوئے تھے۔ اس وقت بھی خاتم النبیین رحمۃ للعالمین، سرور کائنات، فخر موجودات پیغمبر اعظم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی فداک کا نور مبارک موجود تھا جو پیدائش عالم کے وقت انسان اول حضرت آدم علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا پھر حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ دگرانی قدر والد صاحب رسول اللہ کی پیشانی میں ایک تابندہ ستارے کی طرح اچکا۔ وہاں سے محترمہ حضرت آمنہ میں منتقل ہو کر نبی آخر الزمان کی صورت میں منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ اور اس ظلمت کدہ جہاں کو اپنی تابشوں سے رشکِ صد مہر و ماہ بنا دیا۔ (عرب کا پانڈ ۳۹)

کسشن پر شاد شاد | شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے نورانیتِ مصطفوی کی ضیاء پاشی کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے :

روپ ہے تیرا رتی رتی نور ہے تیرا پتی پتی !
مہر و مہ کو تجھ سے رونق نور بنا سیاروں کا

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۱۹)

نور محمد کو نور خدا مانتے ہوئے لکھتا ہے۔

خدا کا نور ہے نورِ پیمر !

خدا کی شان ہے شانِ محمد

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان کراچی ص ۳۲۴)

ہندو نور محمدی کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے

ہوئی کافور نور احمدی سے شرک کی غلٹ

سیاہی سے ندامت کی دلِ کفار کا لاس ہے

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۲۶)

شکر لال ساقی

گرو نانک سکھوں کے گرو نانک نے افضل الرسل، مختار المل محمد مصطفیٰ علیہ التھیۃ والثناء کی عظمت اور نورانیت کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

ہُن ڈٹھا نور محمدی ہُن ڈٹھا نبی رسول ! ..
نانک قدرت ویکھ کے خودی گئی سب بھول

لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدائے دو جا نور محمدی جو خاصہ یار کہائے
لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدا دو جا نور محمدی جس چانن کیتا آ
(جہنم ساکھی بالا صفحہ ۳۲)

پروفیسر جی ایس دارا جو کہ بیرسٹریٹ لار (ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ) ایڈیٹر
”انڈیا“ لندن جو کہ سکھ میں اپنی شہرہ آفاق کتاب ”رسول عربی“
میں محبوب رب العالم محمد مصطفیٰ علیہ التھیۃ والثناء کے نور الہی ہونے کا اقرار کس پیارے انداز سے
کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

”اے عرب! کیا ہی عجب ہوں گے تیرے بھاگ جو تو نے نور خدا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کیا
ہی اچھے ہوں گے تیر بخت جو تو نے حبیب خدا کے اپنی آنکھوں درشن کیے۔ (رسول عربی صفحہ ۲)
ایک دوسرے مقام پر جی ایس دارا سکھ نور محمدی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ ”وہ
احمد جس کی آمد کی بشارت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرشتہ نے خواب میں دی تھی۔ اب وہ نور مجسم
بن کر آنکھوں کے سامنے تھا۔“ (رسول عربی صفحہ ۳)

لے دہائیوں اور دیوبندیوں کے معتمد علیہ مولوی سلیمان ندوی جی۔ ایس دارا کی کتاب رسول عربی کے متعلق لکھتے ہیں
کہ دارا صاحب نے بغیر اسلام کی سوانح عمری بڑی بے نفسی اور بے تعصبی کے رنگ میں لکھی ہے۔ کتاب کے حرف
حرف سے عشق و محبت کے آب کوثر کی بوند ٹپکتی ہے۔ میں نے اس کتاب کو شروع سے اخیر تک پڑھا اور ایک
رواں کتاب کی حیثیت سے اس کو پسند کیا۔ (عربی صفحہ ۹) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

ہندوؤں کے اتھروید میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بشارات

ہندوؤں کے اتھروید کے ایک منتر میں سرور کائنات معجز موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی آمد آمد اور ان کی عظمت کا تذکرہ ہے۔
اَدَمْ جَنّاهُ اُبْ اَشْرَتْ مَزاشْنَسْ اَسْتَوْشِیْتِ کورم ششٹیم سہسرجہ نوٹیم رُشیشو اَدو مہے
ترجمہ: اے لوگو یہ (بشارت) احترام سے سنو۔ محمد تعریف کیا جائے گا۔ ساٹھ ہزار اور نوے
دشمنوں میں اس ہجرت کرنے والے (یا امن پھیلانے والے) کو ہم (محافظت میں) لیتے ہیں۔
منتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

اَدَمْ :	ششٹیم :
جَنّاهُ :	سہسرجہ :
اُبْ :	اور :
اَشْرَتْ :	نوٹیم :
مَزاشْنَسْ :	رُشیشو :
اَسْتَوْشِیْتِ :	آدو مہے :
کورم :	ہم لیتے ہیں یا بچاتے ہیں
اِہ گاوہ پر جاید ہوم اِہ استواہ اِہ پر و شاہ اِہو سہسرجہ کشنا پچا پوشا نشیدی	پر جاید ہوم :
لفظی ترجمہ :	بڑھوترتی کرو۔
اِہ :	یہاں
گاوہ :	ایسے گایو (قدسی لوگو)
اِہو :	یہاں پر
سہسرجہ کشنا :	ہزاروں کا خیرات کرنے والا۔
اِہ :	یہاں
استواہ :	ایسے گھوڑو (بہادر و)
اِہ :	یہاں
پر و شاہ :	ایسے لوگو (عوام)

نشیدی : بیٹھا ہے ۔

آپی : ہی

پوشاہ : غریب نواز

یہاں اے گایو (قدسیو) یہاں اے گھوڑو (جنگجو بہادرو) یہاں اے انسانوں (عام لوگو) ترقی کرو۔ بڑھو یا اس جگہ مال و دولت اور انسان سب کچھ ترقی سے۔ کیونکہ یہاں پر ہزاروں کی خیرات کرنے والا بے نظیر سخی۔ غریب نواز (محمد) تحت حکومت پر بیٹھا ہے۔

سام وید میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

سام وید میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ دو پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں :

احمد ہے پتوہ میدھام رنبہ پری جگرہ

لفظی ترجمہ :

احمد ہے : احمد نے رنبہ : شریعت پتوہ : رب سے پری جگرہ : حاصل کی

میدھام : پُر حکمت

احمد نے اپنے رب سے پُر حکمت شریعت کو حاصل کیا۔

(سام وید پر پانچھک کا منتر)

سام وید کی اس پیشگوئی میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق مندرجہ ذیل صدائوں کا

ذکر ہے۔

(۱) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف احمد موجود ہے۔

لے سام وید چاروں ویدوں میں سے ایک ہے۔ اور سام وید برہمنوں کے نزدیک باقی ویدوں پر ایک غلص وقت رکھتا ہے۔ لفظ سام کے معنی خاموشی، سکوت، نرمی سے کام کرنا، بکھیوں کی بھینٹنا ہٹ اور گیت کے میں۔

(فقیر الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(میشاق النبیین ص ۲۹)

(۲) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت دینے جانے کا تذکرہ ہے۔

(۳) شریعت کے ساتھ حکمت بھی ملنے کا اظہار ہے۔

ہندوؤں کے سام وید میں نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کا نام مبارک کا ذکر کر کے تعریف اس طرح کی ہے کہ (۱) وہ ہر مقدس رسم کا مربی۔ (۲) عدو والا۔ نہایت تعریف کیا گیا۔ اندر۔ قلعوں کا توڑنے والا۔ جوان۔ عقیل۔ بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا (۳) تو نے اسے پتھر رکھنے والے والا کے گایوں سے مالامال گڑھے کو بھاڑا۔ یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آتے اور خوف سے آزاد ہو کر انہوں نے تیری مدد کی (۴) انہوں نے دُعا کے سمجھنوں کے ساتھ اُس اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے جس کے ہزاروں بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عطیے آتے ہیں۔

سام وید دوسرا حصہ باب پنجم فصل اول پر پانچواں بستم ۱۲۵ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار بر دھڑا مطبوعہ ودیاسا گر پریس بر دھڑا ضلع علی گڑھ ۱۸۹۷ء۔
خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جو ہندوؤں کے بڑے بڑے اوتار ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر دی ہے۔

چنانچہ کلکی پوران میں جو ہندوؤں کی معتبر کتاب ہے جس میں کرشن جی کی طرف سے اُن خبروں کا حال ہے۔ جو آخر زمانہ میں پیش آئیں گی۔ لکھا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک اوتار پیدا ہوگا۔ اُس کی پیدائش شمبل دیپ میں ہوگی۔ شمبل دیپ سے ہمارے ملک کے ہندو سنہیل مراد آباد خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اوتار وہاں پیدا ہوگا۔ مگر سنسکرت لغت کی کتابوں میں شمبل دیپ کے معنی 'ناک' عرب کے ہیں مشہور انگریز سنسکرت دان پروفیسر میکس مولر نے بھی یہی معنی 'شمبل دیپ' لکھے ہیں یعنی انہوں نے 'شمبل دیپ' کو عرب لکھا ہے۔

کلکی پوران میں آگے بڑھ کر لکھا ہے کہ اُس اوتار کی ماں کا نام 'امستی' ہوگا۔ 'امستی' کے معنی 'امانت دار' کے ہیں۔ آنحضرت کی والدہ کا نام آمنہ تھا جس کے معنی 'امانت دار' کے ہوتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اوتار کے باپ کا نام 'وشنو' اس ہوگا۔ وشنو کے معنی اللہ اور اس کے معنی غلام۔ سو آنحضرت کے والد کا نام عبد اللہ تھا۔ عبد اللہ کے معنی عربی میں

اللہ کے غلام کے ہیں۔

پھر کھلی پوران میں بکھا ہے کہ یہ اوتار پہلے پیارے کے غار میں خدا کی بندگی کرے گا۔ وہاں خدا اس کو سبق دے گا۔ پھر اس کو اپنے گھر والوں سے تکلیف ہوگی اور یہ مجبوراً جدا ہو کر شمالی پہاڑوں میں چلا جائے گا۔ اس اوتار کے چار بھائی ہوں گے۔ جو اس کے دھرم (دین) کو سارے جہان میں پھیلائیں گے۔ اس اوتار کی ایک بیوی بڑی خوبصورت سُرخ رنگت کی ہوگی۔ ان سب باتوں سے سمجھ میں آگیا ہوگا کہ پیارے کے اندر بندگی سے مراد غارِ حرا ہے اور خدا کا سبق یہی اقرار ہے۔ اور شمالی پہاڑوں میں جانا ہجرت ہے جو منہ سے مدینہ کو ہوتی اور چار بھائی چاروں اصحاب ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی اشاعت کی۔ اور لال رنگ کی خوبصورت بی بی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

آخر میں سری کرشنن جی نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! جب اس اوتار کا ظہور ہو تو تم اس کے قدموں میں اپنے سر رکھ دینا کیونکہ نجات اور ہدایت اسی کے پاس سے ملے گی۔ (میلادِ اوتار، ص ۵۴)

قاریں کرام :- سرورِ عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، محبوبِ ربِ اکرم، مدنی تاجدار، احمدِ مختار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کے متعلق اب کسی سلیم العقل، ذی شعور اور صاحبِ عدل و انصاف کو قطعاً کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوگی۔ کیونکہ مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے جو کہ قرآن مجید، فرقانِ حمید کی آیات طینبات اور مفسرینِ عظام کی تفصیلاتِ مبارکہ مستند محدثین کی مستند کتب احادیث سے احادیث شریفہ اور خلفاء راشدین صحابہ کرام اہلبیت اطہار ازواجِ مطہرات، تابعین، سلف صالحین، اولیاء کاملین، متفقہ محققین، اور مدققین کے عقائد کو روزِ روشن کی طرح بیان کیا گیا ہے نیز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے منکروں کے اکابرین کی تائیدات اور ہندوؤں سکھوں کی کتب کے حوالہ جات درج کرنے کے بعد کسی قسم کا شک و شبہ مسلمان کے دل میں نہیں رہتا۔

تخلیق کے لحاظ سے اول

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی قرآن وہی لیسین وہی طہ

تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول | بشریت کی ابتداء سرکارِ سیدنا آدم علی نبینا علیہ
الصلوة والسلام سے ہونی مگر سرورِ کائنات، مغزِ
موجودات، خلاصہ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوة والسلام کی تخلیق سیدنا
آدم علیہ السلام سے بھی پہلے کی تھی۔ جیسا کہ حضور پر نور نور علی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا فرمانِ مقدس جلیل المرتبت مفسرینِ کرام اور محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی مستند تفاسیر
اور کتب میں درج فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوة والسلام
نے فرمانِ خداوندی وَاذْخُلْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔
كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرُهُمْ میں پیدائش کے لحاظ سے سب انبیاء کرام علیہم الصلوة
فی البعث (احادیث المتفقہ ص ۶) والسلام سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور مبعوث ہونے
(تفسیر ترجمان القرآن ص ۲۵۴ ج ۱۱ مقاصد الحسنہ ص ۲۲۷) کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہوں۔

تفسیر درمنثور میوطی ص ۱۸۴ تفسیر ابن جریر ص ۱۵۷ تفسیر معالم التنزیل ص ۱۹۲ خصائص الکبریٰ ص ۹
دلائل النبوت ص ۱۱ از ابو نعیم۔ جوہر البہار ص ۶۹۱، انوار المجدیہ ص ۱۰ از نبھانی، شفا شریف ص ۷
مواہب اللدنیہ ص ۱۱ از احمد قسطلانی، شرح قصیدہ بردہ شریف للفریوقی ص ۱۸۷ آفتاب نبوت ص ۱۱
فرقہ وہابیہ کے محدث اور مشہور مولوی حافظ محمد صاحب آف لکھو کے اپنی مشہور و معروف
تفسیر محمدی میں اس کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اول نام نبی و اگنیا فضل تے شرف دہایا
جو دج پیدائش اول حلقیا پچھے دُنیا آیا
(تفسیر محمدی ص ۲۱ منزلِ نغم)

قادی محمد طیبؒ یونہی لکھتے ہیں کہ آفتابِ نبوت (جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان صرف نبی ہونا نہیں کہ یہ شان قدیم مشترک کے طور پر ہر نبی میں موجود ہے۔ نیز ان تمام نجوم ہدایت (انبیاء علیہم السلام) سے کمالاتِ نبوت میں محض اضافی طور پر کچھ زائد یا فائق ہونا بھی نہیں کہ یہ تغافل اور فرقی مراتب اور انبیاء میں بھی قائم ہے۔
 بِذَلِكَ التَّسْلُفُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ
 یہ رسول ہیں جن کو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

بلکہ آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نورِ نبوت میں سب انبیاء کے مرتبہ ان کے حق میں مصدرِ فیض اور ان کے انوارِ کمال کی اصل ہیں۔ اس لیے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔ ان مقدسین سابقین و انبیاء کرام علیہم السلام، باکمال و حقیقت ان کے جوہروں کی صفائی اور شفافیت اور استعداد اور ان کی باطنی استعدادوں کا فطری کمال ہے کہ جوں ہی ان کے قلوب صافی اور ادواح ظاہرہ کے سامنے آفتابِ نبوت (سرورِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نورانی چہرہ آیا۔ انہوں نے اس کی ساری شاعیں قبول کر لیں اور خود منور ہو کر دوسروں کو وہ روشنی پہنچانی شروع کر دی۔ پس آپ ان سب حضراتِ انبیاء کے حق میں مرتبہ اور اصل نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے اپنے کو نبی الامت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے جیسا کہ روایاتِ حدیث میں مفسر ہے۔ پس جیسے آپ امت کے حق میں نبی امت ہوئے کی وجہ سے مرتبہ ہیں۔ ویسے ہی جتنوں کے حق میں وجہ انبیاء ہونے کے مرتبہ ہیں۔

حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا اور اس طرح نورِ نبوت آپ ہی سے چلا۔ اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے۔ کہ اسی سے اس کے وصفِ خاص کی ابتداء بھی ہوتی ہے۔ اور اسی پر انتہاء بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لیے ہم آپ کو وصفِ نبوت کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے بلکہ خاتم النبیین کہیں گے۔ کہ آپ ہی پر تمام انوارِ نبوت کی انتہا ہے جس سے آپ منہائے نبوت ہیں۔ آپ ہی سے نبوت چلتی ہے۔ اور

آخر کار آپ ہی پر عود کرتی ہے پس آفتاب کی تمثیل سے آفتاب نبوت نبوت کا مبداء بھی ثابت ہوتا ہے اور منہا بھی نبوت میں اول بھی نکلتا ہے اور آخر بھی فاتح بھی اور خاتم بھی چنانچہ اپنے اپنی نبوت کی اذلیت کا تو ان الفاظ میں اعلان فرمایا کہ

کُنْتُ نَبِيًّا وَاَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ
وَالْجَسَدِ -

میں نبی بن چکا تھا جبکہ آدم ابھی رُوح و جسم کے درمیان ہی میں تھے۔ یعنی ان کا خمیر ہی کیا جارا تھا۔ اور ان کی تخلیق مکمل بھی نہیں ہوئی تھی)

جس سے واضح ہے کہ آپ انبیاء کے حق میں بمنزلہ اصل کے ہیں اور انبیاء آپ کی نسبت بمنزلہ فرع کے ہیں کہ ان کا علم اور خلق آپ کے فیض سے ظہور پذیر ہوا۔

وَأَفْتَابِ نُبُوتٍ مَثَلًا مِّنْ أَزْوَاجٍ طَيِّبٍ دِيُونَبْدِي

محمّد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

دِیُونَبْدِیوں کے حکیم الامت قاری طیب صاحب ہی ایک دوسرے مقام پر رقم طراز ہیں کہ طبعی طور پر آفتاب

کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس کا وجود اور خلقت ہے جس سے اسے اپنے سے متعلقہ مقاصد کی تکمیل کا موقع ملتا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ کیا جاتا تو عالم میں چاندنی اور روشنی کا وجود ہی نہ ہوتا اور کوئی بھی دُنیا کو نہ پہچانتا۔ گویا اس کے آنے کی صورت میں نہ صرف یہی کہ وہ خود ہی پہچانا جاتا بلکہ دُنیا کی کوئی چیز بھی نہ پہچانی جاتی ٹھیک اسی طرح اس روحانی آفتاب (آفتاب نبوت) کے سلسلہ میں اولاً حضور کی پیدائش ہے اور آپ کا اس ناسوتی عالم میں تشریف لانا ہے۔

اس کو ہم اصطلاحاً ولادت باسعادت یا میلاد شریف کہتے ہیں۔ اگر آپ دُنیا میں تشریف نہ لاتے تو نہ صرف یہی کہ آپ نہ پہچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی اپنی غرض و غایت کے لحاظ سے نہ پہچانی جاتی۔ محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (آفتاب نبوت ص ۱۲۴-۱۲۵)

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی وحید الزمان کے والد اپنی کتاب مکتب نامہ میں بھی اس عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خدا کے ہیں پیارے محمد نبی
ہوئے ان کی خاطر سے پیدا سبھی
(حیات وحید الزمان ص ۱۲۴)

سید الشافعیں، امام الاولین و الآخِرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان جلیل القدر صماۃ کرام
عمر فاروق، عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا
گیا مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ..

وَآدَمُ مَبْنِيْنُ الدُّوْحِ وَالْجَسَدِ
(مقام الحسنہ للسخاوی ص ۳۲، آفتاب نبوت ص ۱۱) آدم علیہ السلام ابی روح اور جسد کے درمیان
میں ہی تھے تو میں اس وقت بھی نبی تھا۔

(تفسیر درمنثور ص ۱۸۴، دلائل النبوت بہیقی ص ۱۱، ترمذی شریف ص ۲۱، الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص ۱۱۰)
ص ۳۳، عرائس البیان ص ۲۳، مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی فارسی ص ۱۱، جواہر البحار ص ۱۱،
انوار المحمدیہ ص ۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱، لفظ لانی زرقانی شریف ص ۱۱)

دیوبندی حضرات کے مستند مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یہ حدیث شریف درج کر کے
لکھتے ہیں کہ ایسے ہی الفاظ میسرہ ضعیفی کی روایت میں بھی آئے ہیں۔ امام احمد نے اور بخاری نے
اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اس کو روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔
(نشر الطیب ص ۱۱، مصنف اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند)

إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ
النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ الْمُنْجِدُ
فِي طِينَتِهِ۔
بیشک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو
چکا تھا اور آدم علیہ السلام ہنوز اپنے خمیر ہی
میں پڑے تھے یعنی ان کا پتلا تیار نہ ہوا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۱، مولانا لائل النبوت بہیقی ص ۱۱، کتاب الوفا ص ۲، شرح السنۃ، نشر الطیب ص ۱۱،
مستدرک ص ۱۱، مقام الحسنہ ص ۳۲، اشعۃ للغات ص ۱۱، ج ۲، تفسیر محمدی ص ۱۱)

سرکار سیدنا آدم علی نبینا علیہ السلام کو جب
اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ تو ان کی کنیت ابو محمد

حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت

اے مولوی ثناء اللہ لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت احمدیہ
کے بمقابلے۔ (اخبار اہل حدیث امیر ترمذ ص ۲۰، جولائی ۱۹۳۳ء)

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے ان کو سراپا فضل و کمال معادنِ حسنات و خیرات جیسے معزز احباب کی صفات میں دیاتِ اخرا

رکھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا رَبِّ لِمَ كُنَيْتَنِي أَبَا مُحَمَّدٍ۔ اے میرے رب میری کنیت ابو محمد کیسے ہے۔ تو اللہ کریم جلّ جلالہ نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السلام اَرْفَعُ رَأْسَكَ اپنے سر مبارک کو اٹھا کر اوپر دیکھو فَرَفَعَ رَأْسَهُ پس انہوں نے سر مبارک کو اٹھا پَرَاى نُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرَادِقِ الْعَرْشِ تو انہوں نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کے پائے مبارک پر دیکھا۔ تو آدم علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا مَا هَذَا النُّوْرُ یہ نور کیسا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا هَذَا نُوْرُ نَبِيِّ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ اے میرے نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہو گا۔ اِسْمُهُ فِي السَّمَاءِ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔ ان کا اسم مبارک آسمان میں احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا
اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھ کو پیدا نہ کرنا اور نہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرتا۔

(انوار المحمدیہ ص ۷۷، جواہر البحار ص ۷۷، مواہب اللدنیہ للقططانی ص ۹، زرقانی ج ۱، مدارج النبوت فارسی ج ۲، زرقانی از محمد بن عبدالباقی)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي | سرورِ دو عالم شہنشاہِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے
واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي

اے اللہ تعالیٰ نے سرکارِ عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَبَّ فَكُتِبَتْ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ فَسَكَنَ البتہ جب میں نے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگا تو میں نے اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ محمد رسول اللہ لکھ دیا تو وہ ساکن ہو گیا۔

(خصائص الکبریٰ ج ۱، کتاب الوفا ج ۱، مستدرک ج ۲، زرقانی شریف ج ۱)

۱۔ وہابیہ کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی مطلق اللہ نوری حدیث شریف کو اپنے اخبار میں درج کیا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۷ اپریل ۱۹۰۹ء، المحدث امرتسر ۵ فروری ۱۹۰۹ء)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔

(تفسیر نیشاپوری ج ۵، تفسیر عرائس البیان ج ۲۳، تفسیر روح البیان ج ۵۴، زرقانی شریف ج ۲، مدارج النبوت ج ۲، مطالع المسرات ص ۲، بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۴، شرح بدایہ الامالی ص ۲۵، عطر الوردہ ص ۲ از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، آفتاب نبوت از قاری طیب ص ۳۱۹)

جو کہ امام العارفین اور حجتہ اللہ للعالمین میں فرماتے ہیں۔

حضرت عبدالعزیز ذباغ علیہ الرحمۃ

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورَ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے
پیدا فرمائی وہ سینہ نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

(الابرار ص ۲۲۶ مطبوعہ مصر)

اصل کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

کائنات کی اصل اور روح حضور
پر نور محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والنسار

ہیں۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ جَاءَ فِي وُجُودِ الْعَالَمِ
وَلَا مَاءَ وَلَا طِينَ وَلَا جِسْمَ وَلَا آدَمَ

میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔ اس
وقت نہ پانی تھا نہ مٹی تھی نہ جسم تھا اور نہ ہی آدم

علیہ السلام تھے۔

(المیلاد النبوی ص ۲۲ از محدث ابن جوزی)

لہ محدث ابن جوزی کے متعلق علامہ ذہبی نے مذکورہ الفاظ میں لکھا ہے کَانَ مِنَ الْأَحْبَابِ وَفِي الْحَدِيثِ مِنَ الْخَطِّ مَا
حَلَمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ صَفَّ مَا صَفَّ هَذَا التَّجَلُّلُ. آپ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور بنی حدیث
میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء اُمت میں کسی
کی ہوں (مذکرۃ الحفاظ ج ۳) ولہذا یہ کہ ماہنامہ الاسلام دہلی میں ہے کہ محدث ابن جوزی (علیہ الرحمۃ) چھٹی صدی کے اکابر
ایمان میں ایک غلام و بیل محدث اور خلیفہ کی حیثیت سے ہوتا ہے آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے
اس ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامن رحمت میں آچکے ہیں۔ (الاسلام ص ۱۴۱ فروری ۱۹۵۶ء)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ | ایک اور روایت درج فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کون سا وجود پیدا کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي خَلَقَ جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ۔
سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے پھر ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

(المیلاد النبوی ص ۲۲، ۲۳)

کیا شان احمدی کا چین میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے
کوئی پیدا نہ ہوتا عالم ایجاد میں سرور نہ ہوتے سرزمین پر سرور عالم اگر پیدا

علامہ عمر بن احمد خرلوقی علیہ الرحمۃ | تحریر فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَیْهِ السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔ (عصیدۃ الشہداء ص ۷۷)
از علامہ خرلوقی

علامہ محمد المصطفیٰ الفاسی علیہ الرحمۃ | نے حدیث شریف بیان فرمائی ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ۔
(مطالع المسرات ص ۷۷)

علامہ یوسف نبجانی اور شیخ زادہ قدس سرہما | فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

هُوَ نُورُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ خَلَقَهُ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ خَيْرٍ وَ خَلَقَ بَعْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ۔
اے جابر! تیرے نبی کا نور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا پھر اس سے ہر اچھی چیز پیدا کی اور پھر اس کے بعد اس سے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔

(جواہر البحار فی فضل النبی المہار ص ۷۷ شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ ص ۹۹-۹۸)

نبی مکرم شیخ معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیل القدر اور پیارے صحابی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنی اولیت کا ذکر خیر اس انداز سے فرمایا ہے کہ جس سے ہر سلیم الغفرت انسان کے تمام شکوک و شبہات جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولیت سے متعلق ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث شریف کو دیگر محدثین کے علاوہ اُستاذ المحدثین عبدالرزاق علیہ الرحمۃ جو کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے اساتذہ میں سے ہیں نے بھی اپنی تصنیف میں درج فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ !
 أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ
 تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ
 اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کونسی شے
 کو پیدا فرمایا۔ اس کے متعلق مجھے ارشاد فرمائیے۔

تو آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ
 بَيْتِكَ مِنْ نُورِهِ فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّورَ
 بَدْوَرٍ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى
 وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتُ لَوْحٌ وَلَا
 قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا
 سَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ
 وَلَا جَنٌّ وَلَا إِنْسٌ۔
 بے شک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے
 تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور
 سے پیدا فرمایا اور وہ نور قدرت الہی سے جہاں
 مشیت خداوندی تھی دورہ کر آ رہا۔ جب کہ لوح قلم
 جنت۔ دوزخ۔ فرشتے۔ آسمان۔ زمیں۔ سورج۔
 چاند جن اور انسان کچھ بھی نہ تھے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔

فَسَمَّ ذَٰلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةً أَجْزَاءً
 فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنْ
 الثَّانِيِ اللَّوْحَ وَمِنْ الثَّالِثِ الْعَرْشَ۔
 تو اس نور کے چار حصے کئے پہلے حصہ سے قلم اور
 دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش
 بنایا۔

پھر اُس چوتھے حصے کے چار حصے کئے

فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ
 پس پہلے سے عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور

وَمِنَ الثَّانِي الْكَرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ
بَاقِي الْمَلَائِكَةِ.

دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی ملائکہ کو
پیدا کیا

فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ السَّمَوَاتِ وَمِنَ
الثَّانِي الْأَرْضَيْنِ وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّةَ
وَالنَّارَ.

پھر اُس کے چوتھے جہنم سے چار جہنم کئے۔
پس پہلے سے آسمان اور دوسرے سے زمین اور
تیسرے جہنم سے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا۔

فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ نُورَ أَبْصَارِ الْمَوْتِنِينَ
وَمِنَ الثَّانِي نُورَ قُلُوبِهِمْ وَهِيَ
الْمَعْرِفَةُ بِاللهِ تَعَالَى وَمِنَ الثَّالِثِ
نُورَ أَنْسِهِمْ وَهُوَ التَّوْحِيدُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ.

پھر اُس کے چوتھے جہنم کے چار جہنم کئے
پس پہلے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور دوسرے
سے ان کے دلوں کا نور جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی
معرفت حاصل کرتے ہیں تیسرے جہنم سے ان کے
اس و محبت کا نور اور وہ توحید ہے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنف عبدالرزاق، فتاویٰ مدنیہ ص ۱۷۱، زرقانی شریف ص ۱۴۴،
انوار المحمدیہ ص ۱، عصیدۃ الشہدہ ص ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱، مدارج النبوت ص ۳۹، مطالع المسترشدین ص ۱۱۱
نبی کے نور سے سب کچھ ہوا زیر و زبر پیدا
وجود سرور دین سے وجود ملک ہستی ہے
کہیں جن و بشر پیدا کہیں شمس و قمر پیدا
محمد سے ہوئے بحر و برادر خشک و تر پیدا

مندرجہ بالا حدیث شریف لکھ کر واضح الفاظ
میں کہتے ہیں کہ اس حدیث سے نور محمدی کا

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا فیصلہ

ادل الخلق ہونا با ولایت حقیقی ثابت ہوا۔ کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم
آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں مخصوص ہے۔ (نثر الطیب ص ۱۱۱) مطبوعہ دیوبند

لے مولوی ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث
کے ہمنوا تھے۔ (انہدال حدیث امرتسر ص ۲۰، جون ۱۹۳۳ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | نے اپنے قصیدہ میں اسی بے لکھا ہے۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا لَمْ نُهْتَدِ وَصَمُّ صَامٌ قُلٌّ مِيْرٌ عَلَى كُلِّ نَاكِبٍ

(قصیدہ الطیب انعم ص ۱۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ | اپنی شہرہ آفاق کتاب مدارج النبوت شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔

بدان کہ اول واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي و سائنہ مکونات علوی و سفلی ازاں نور و ازاں جوہر پاک پیدا شدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و ملک و فلک و انس و جن و آسمان و زمین و بحار و جبال و اشجار و سائر مخلوقات و در کیفیت صدر ایں کثرت ازاں وحدت و بروز و ظہور مخلوقات ازاں جوہر عبارات و تغیرات غریب آورده اند۔

ترجمہ: یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق عالم و آدم علیہا السلام کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ مکونات علوی و سفلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔ آپ کے جوہر پاک سے ارواح و اشباح، عرش، کرسی، لوح، قلم، جنت، دوزخ، ملک، فلک، انسان، جنات، آسمان، زمین، سمندر، پہاڑ، درخت اور تمام مخلوقات عالم ظہور میں آئیں۔ اور باعتبار کیفیت تمام کثرتوں کا صدور اسی وحدت سے ہے اور اسی جوہر پاک سے

۱۔ غیر معتدین کے مستند عالم ابراہیم میرسیا کوٹلی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے (محمد عاجز) ابراہیم میرا کو
علم و فضل اللہ خدمتہ علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حُسنِ حقیقت ہے۔ آپ کی کچھ ایک
تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں (نامتوخ اہل حدیث ص ۱۲) غیر معتدین
کے جید مولوی محمد صاحب دہلوی کے اخبار محمدی مہلی میں شیخ کو سینی خاتم المستقین و الحمد للہ علامہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ
الہدی لکھا ہے (اخبار محمدی مہلی ص ۵۰) ۲۔

ساری مخلوقات کا ظہور و بروز ہے۔ (مدارج النبوت ص ۲ جلد ۲)
 علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ | اسی مضمون کو اپنے قصیدہ طیب الغرانی مدح سید الانبیاء
 میں نقلاً بیان کیا ہے۔

وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَضْلُ الْبَرَّانِيَا
 حَيْثُ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ
 هُوَ فَردٌ بِاللّٰهِ وَالْكَلُّ مِنْهُ
 لَيْسَ ثَانٍ هُنَا وَلَيْسَ ثَنَاءُ
 مِنْهُ عَرْشٌ وَمِنْهُ فَرْشٌ وَمِنْهُ
 قَلَمٌ كَاتِبٌ وَلَوْحٌ وَمَاءُ
 مِنْهُ كُلُّ الْأَفْلاَكِ كَانَتْ وَمَادَا
 رَتُّ بِهِ وَالذَّوَاتُ وَالْأَسْمَاءُ
 (طیب الغرانی مدح سید الانبیاء مطبوعہ مصر)

اس لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت نور اللہ مرقدہ نے نذرانہ
 عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
 چنیں و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
 فرشتے جدم رسول ششم تمام اُمم عن سلام کرم
 وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں حیاں تمہارے لیے

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ | جن کے اکابرین دیوبندیہ و نجدیہ و ہابسیہ سی عارف ثبانی
 عالم حقانی کے علاوہ مجدد الف ثانی تسلیم کرتے ہیں۔

لے مولوی اسماعیل دہلوی قلیل نے صراط مستقیم فارسی ۱۲۲۱ھ پر امام ربانی قیوم زمانی جیسے معزز القاب حضرت شیخ احمد
 سرہندی مجدد الف ثانی کو لکھ کر اوپر عظام میں شمار کیا ہے۔

حک من علی جامع لکھتے ہیں کہ ایسے پُر آشوب و صا وِ رُفیع عہد میں فاروقی خاندان کا ایک پاک باطن شرف نگاہ
 عالم ربانی اپنے وقت کا سب سے بڑا صوفی حلقہ علماء میں جید عالم دہجد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (اسلامی توحید
 کو قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ سے مدلل بیان کرتا ہے۔ تمام بدعات، منکرات اور الحاد و لا وینیت کی جڑ
 پر ضرب لگاتا ہے۔ وہ نہایت واضح، بیخ اور موثر اسلوب بیان اور دلآویز طریقہ ادا کے ساتھ اپنے دوستوں مریدوں کو

اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ بایں دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باوجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ و دیگر اہل را این دولت مینرشدہ است۔

ترجمہ، جاننا چاہیے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں تھی۔ بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود انور مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف ص ۱۹۱ مکتوب ۳۱ دفتر سوم)

دیوبندیوں کے مفسر مولوی اشرف علی تھانوی من نورہ کے **من نورہ کا مطلب** معنی کی وضاحت حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے اس طرح کرتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے) نبی کا نور اپنے نور سے نہ بایں معنی کہ نور الہی اس کا مادہ

(بقیہ صفحہ ۱۸۰) اور طالبان حق کو دین فطرت و اسلام کی ٹھوس اور صحیح تعلیمات کی دعوت دیتا ہے۔ (تعلیمات مجذوبہ ص ۱) حضرت مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی پرواز بہت بلند ہے۔ وہ اشادوں اور نکتوں میں بڑے بڑے عالی مضامین کو سمجھا دیتے تھے (تعلیمات مجذوبہ ص ۹۵) اسی کتاب میں ایک مقام پر یہ لکھتے ہیں کہ اگر اہل اسلام انصاف سے کام لے کر شیخ مجذوب کی تعلیمات کو آویزہ گوش بنائیں تو مسلمانوں کی بہت سی غمیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اور بہت سے خانہ بر انداز جگر ٹے ٹٹائے جا سکتے ہیں۔ (تعلیمات مجذوبہ ص ۱۲)

۳۔ اعظم حضرت عظیم البرکت، مجذوب دینی و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ من نورہ کی تشریح کرتے جھٹے بھٹے ہیں کہ میں ذات الہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الہی ذات رسالت کے لیے مادہ ہے جیسے انسان مٹھ سے پیدا ہوا۔ یا عیاذ باللہ ذات الہی کا کوئی حصہ یا کل ذات نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل کیسے اور کھڑے ہو کسی کے ساتھ ساتھ جو جانے یا کسی شے میں حلول فرمانے سے پاک اور منزہ ہے۔ (صلوٰۃ الصغار فی نور المصطفیٰ ص ۲)

تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔

(نشر الطیب ص ۵ مطبوعہ دیوبند)

آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے | حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ایک حدیث شریف جس میں احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے اپنی تخلیق کی مدت کے متعلق بھی فرمایا ہے دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ کے علاوہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی نشر الطیب میں نقل کی ہے درج کرتا ہوں۔

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جد امجد علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَي دَرَجَتِي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

(انوار المحمدیہ للنعمانی ص ۹، سیرت حلبیہ ج ۱، زرقانی ج ۱، جواہر البہار ص ۱۷، نشر الطیب ص ۷)

اشرف علی تھانوی کا عقیدہ | دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اس حدیث شریف کو درج کر کے اپنے عقیدہ تہذیب دیوبندیوں اور وہابیوں کو

تقرین کرتے ہیں کہ اس عدد (چودہ ہزار برس) میں کم کی نفی ہے۔ زیادتی کی نفی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت نظر پڑے شبہ نہ کیا جاوے۔ (نشر الطیب ص ۷ مطبوعہ دیوبند)

فاظریضے۔ فقیر اب ایک روایت درج کرتا ہے جس سے میرے آقا و مولیٰ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کا چودہ ہزار برس سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہے۔

جبریل امین کی عمر | مدنی تاجدار حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور و معروف صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرور

کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے پوچھا کَمْ عَمَرْتَ مِنَ السِّبْطِ تَبَارَہِی عَمْرُکَ تَنْتَ سَالٌ ہِے تَوَجِبْرِیْلِ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَے عَرَضَ کَیَا مِیْنِ بُہْتِ زَیَادَہ تَفْصِیْلِ سَے اِبْنِی عَمْرُکَا اَنْدَاہَ نَہِیْنِ لَکَا سَکَا۔ اَلْبَہْتَا تَنَا جَانَا ہُوں کَہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔

يَطْلَعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
مَرَّةً رَأَيْتُهُ اثْنَيْنِ سَبْعِينَ
أَلْفَ مَرَّةً -
وہ ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ
طلوع ہوتا تھا اور میں نے اس ستارہ کو بہتر ہزار
مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے۔

يَهْنُ كَرَحْضُورٍ نُورِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّحِيَّاتِ وَالتَّسْلِيمَاتِ نَعَى فَرَمَايَا -
وَعِدَّةٌ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ أَنَا
ذَلِكَ الْكَوْكَبُ -
یہ سن کر حضور پر نور علیہ افضل الصلوة والتحيات والتسليمات نے فرمایا۔
مجھے اپنے رب کریم جل جلالہ کی عزت کی
قسم ہے کہ وہ ستارہ میں ہی تھا۔

(سیرت حلبیہ ج ۴، جواہر البحار ص ۷۷، تاریخ کبیر از امام بخاری، تفسیر روح البیان ج ۹)

محمد ستر وحدت ہے رمز اس کی خدا جانے
شرعیت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

مدنی تاجدار کی حقیقت بشر نہیں | مندرجہ بالا مستند روایات صحیحہ سے اظہر من الشمس
ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوة والتسليم
کی ذات والاصفات سیدنا آدم علیہ السلام سے بہت پہلے کی ہے۔ لہذا آپ کی حقیقت
بشر نہیں کیونکہ بشریت کی ابتداء سرکار آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اسی لیے آپ کو
ابو البشر کہتے ہیں۔

وسیدہ مصطفیٰ سے لغزش معاف | رحمت عالمیاں محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والنار
کے وسیلہ سے سرکار سیدنا آدم علیہ السلام
کی لغزش اللہ کریم نے معاف فرمائی۔ اسی روایت کو محدثین کی ایک جماعت نے اپنی کتب میں
درج فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد
ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رب بحق محمد لما عقرت لی اے میرے پروردگار
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے اور وسیلہ سے مجھے معاف فرما دے تو اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا اے آدم علیہ السلام تو نے حضرت محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا؟ تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا اِنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي

بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ
مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تَضِفْ إِلَى اسْمِكَ
إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ۔ اے ربہ تعالیٰ جب تو نے مجھ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا
فرمایا اور مجھ میں رُوح پھونکی تو میں نے اپنے سر کو اٹھا کر اوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا دیکھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ میں ہستی کا نام تو نے اپنے
اسم شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑھ کر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ کریم نے فرمایا
اے آدم علیہ السلام تو نے سچ کہا قَدْ خَفَضْتُ لَكَ بَعْثُكَ فِي شَكٍّ مِمَّنْ نَعَّمْنَا بِكَ فِيهِمْ تَعْلَمُ
فِرَادِي۔ لَوْلَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ اگر محمد مجھے علیہ التحیۃ والتسلیٰ کی ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی
نہ فرماتا۔

(خصائص الکبریٰ للسیوطی ج ۱، الرفا باحوال المصطفیٰ ص ۱۲ لابن جرزی۔ بیان المیلاد النبوی
طبرانی شریف ج ۲، ۸۲، مستدرک ج ۱، ابن عساکر ج ۲، شواہد الحق للنبغاتی ص ۱۲، انوار المحدثین
ص ۱۹، زرقانی شریف ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۸۲، تفسیر عزیزی ص ۱۸۲، افضل الصلوات ص ۱۱)
امام الامامہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ اسی لیے اپنے قصیدہ مبارک میں بارگاہ
مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ
مِنْ ذَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ
آپ وہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آپ کا توکل پکڑا۔ تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے حالانکہ
وہ بظاہر آپ کے باپ ہیں۔

علامہ عبدالرحمن جامی قدس سرہ النسانی بھی اپنے انداز میں لکھتے ہیں۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم!
نہ آدم یا فتنے توبہ نہ نوح از غرق نجات!

مولوی اشرف علی تھانوی | لے ایک روایت نقل کی ہے کہ حاکم نے اپنے صحیح میں بتایا
کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اوستا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا اگر محمد نہ ہوتے تو میں

تم کو پیدا نہ کرنا۔

نشر الطیب ص ۱۷ مطبوعہ دیوبند

لو لاک لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ | حدیث قدسی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ اس حدیث

شریف کو عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ دیوبندیوں کے نہایت ہی مستند مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب عطر الوردہ میں درج کیا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں کہ اَدَلُّ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُخَاطِبًا اِلَآدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَوْلَاہُ مَا خَلَقْتُکَ وَرَدَ اَيْضًا کَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔
(عطر الوردہ ص ۱۷ دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اگر وہ (حنور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو دُنیا خود عدم سے وجود کی طرف نہ آتی۔ اور موجود نہ ہوتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ خود دُنیا کا وجود ان در رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ہے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار!
گروہ نہ ہوں عالم نہ ہو گروہ نہ تھے عالم نہ تھا

شیخ الامام قدوة الانام شیخ شرف الدین بوسیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے عرض کیا ہے۔
وَکَيْفَ تَدْعُوْا اِلٰی الدُّنْيَا ضُرُوْرَةً مِّنْ
کَوْلَاہُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

(تفسیر برودہ شریف)

حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں: "اور کیونکر دُنیا کی طرف مزدتیں ایسے نفسِ زکی کو بلا سکتی ہیں کہ اُوہ نہ ہوتے اور دُنیا میں جلوہ افروزی نہ فرماتے تو دُنیا عدم سے منصفہ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔"

مختہ کی جلوہ نمائی نہ ہوتی تو دہرین میں روشنائی نہ ہوتی

دلیب الوردہ ص ۱۷

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ | نے مکتوبات شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ **لَوْلَا لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ**
سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَّا أَظْهَرَ التَّبَوُّبِيَّةَ۔ اگر حضور

پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات نے اس عالم دنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا۔ تو اللہ
 سبحانہ مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور نہ ہی اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتا۔ مکتوبات شریف مد مکتوب نمبر

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی | جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے جدید عالم اور مدرسہ دیوبند کے چشم و چراغ
 ہیں نے بھی حدیث قدسی اس طرح درج کی ہے۔

لَوْلَا لَمَّا خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ وَلَوْلَا لَمَّا أَظْهَرْتُ التَّبَوُّبِيَّةَ
 یعنی اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ
 ہوتے تو میں دنیا کو پیدا ہی نہ فرماتا اور اگر آپ نہ ہوتے
 تو میں اپنی ربوبیت کا ہی اظہار نہ فرماتا۔
 (عطر الوردہ ص ۱ مطبوعہ دیوبند)

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
 یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ | محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی
 ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو

لے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات شریف کے متعلق دہلیہ کے ترجمان مہفت روزہ تنظیم
 المحدث (جس کے سرپرست مولوی مافظ عبدالقادر دہلوی تھے) میں درج ہے کہ حضرت مجدد (علیہ الرحمۃ) نے اپنے
 مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمال شرکیہ اور بدعتیہ کی جس حد تک سے
 نشان دہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔ اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل
 کا سہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے
 کے لیے تریاق بھی ہے۔ (مہفت روزہ تنظیم اہل حدیث ص ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء) مہفت روزہ الاعتصام دہلی کے
 سرپرست داؤد غزنوی (تھے) میں ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق دہرار
 کے خزانے پنہاں ہیں (مہفت روزہ الاعتصام ص ۱ جون ۱۹۵۹ء) مولوی اسماعیل صاحب آف گوہر انوار لکھتے ہیں
 کہ مکتوبات علم و حکمت کا اتنا مقدس ذخیرہ ہے جس کی نظیر مسافرین کی تاریخ میں نہیں مل سکتی (تعلیمات مجددیہ ص ۱۱)

فرمایا اے آدم علیہ السلام مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم۔

اگر تم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ
بارکات کے وسیلہ جلیلہ سے تمام آسمان اور زمین
واول کی شفاعت کی التجا کرتے تو ہم تب بھی تمہاری
شفاعت کو شرف قبولیت بخشے۔

ریان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۱۸، مواہب اللدنیہ ص ۲۰۲، انوار المہدیہ ص ۹
پیشانی آدم میں نور محمدی | تذکرہ محدثین کے علاوہ امام المفسرین فخر الدین ازی رحمۃ اللہ الباری
نے اس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالشُّجُورِ
لِأَدَمَ رَاجِلٍ أَنَّ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي وَجْهِهِ آدَمَ
بے شک جو ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ
کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اس درجہ سے تھا کہ ان کی
پیشانی مبارک میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

(تفسیر کبیر ص ۱۰، جواہر البحار ص ۱۸، عصیدۃ الشہدہ ص ۱۸، شرح مقصیدہ از شیخ زادہ ص ۱۸)

زبانِ حال سے کہتے تھے آدم !

جنہیں سجدہ ہوا وہ میں نہیں ہوں !

علامہ ابوالحسن احمد بن عبد البکر علیہ الرحمۃ نور محمدی جو کہ پیشانی محمدی میں
نور محمدی کی تابانی | موجزن تھا۔ اس کی نورانیت اور تابانی کا حال درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں

كَانَ نُورُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرَى فِي وَجْهِهِ آدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مِثْلَ نُورِ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ
فِي حَالِ كَوْنِهَا فِي قُبَّةِ الْفَلَكَ وَكَنُورِ
الْقَمَرِ الْمُضِيئِ إِذَا تَجَلَّى فِي حَالِ تَعَالَاهُ
سینہ نا آدم علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر جو نور
قبۃ الفلک پر سورج کی طرت اور آسمان کے دریاں
چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ ہمارے نبی کریم
علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نور تھا۔ بیشک
اسی نور مبارک سے آسمان اور اس کے

وَسُطُ السَّمَاوَاتِ وَقَدْ نَارَتْ مِنْ نُورِهِ
السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ رِقَاتُ وَالْعَرْشُ

وَالْكُورِيُّ - (الانوار و مصباح السور والافکار ص ۱ مطبوعہ بیروت)

نور محمدی کی تسبیح کی آواز | راس المحدثین ابن جوزی اور علامہ ابو الحسن احمد البکری نور
اللہ مرقہ ہماروایت درج فرماتے ہیں۔

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ أَوْدَعَ ذَٰلِكَ النُّورَ
فِي صُلْبِهِ فَسَمِعَ فِي ظَهْرِهِ نَشِيشًا
كَنَشِيشِ الطَّيْرِ۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو
پیدا فرمایا تو اس نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ
والسلام کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا۔

تو انہوں نے اپنی پشت مبارک میں پرندوں کے چھپانے کے مثل آواز سنی۔ تو حضرت آدم
علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هَٰذَا تَسْبِيحُ خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِي
أُخْرِجَهُ مِنْ ظَهْرِكَ وَأُودِعَهُ
فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَالْأَحْسَنِ
الزَّاهِرَةِ۔

یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی
آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر
ہوگا اور میں اُسے پاک پشتوں اور پاک عموں
میں ودیعت رکھوں گا۔

ریان المیلاد النبوی ص ۱۱ الانوار و مصباح السور والافکار ص ۱

تیری پشت میں نور رسالت پناہ ہے
سراج انبیاء کا حبیبِ الہ ہے

کنڈھوں کے درمیان نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اجل جلال اللہ والدین ایوبی

حضرت مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔
بَيْنَ كَتَفَيَّ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے کنڈھوں کے درمیان
محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

(خصائص کبرائے ص ۱۹ مطبوعہ مکہ مکرمہ)

حضرت خوا کی پیدائش | شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا تو انہوں نے اپنی حبشی رفیق کی خواہش کا اظہار کیا کہ جس سے محبت کریں اور ذکر الہی میں باطنی سکون و قرار پکڑیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نیند غالب کر دی۔ اور ان خواب اب از استخوان ضلع یسری خوا آفرید اور اس خواب کی حالت میں ہی ان کی بائیں پسلی سے حضرت خوا علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔ ان کا نام خوا اس لیے رکھا گیا کہ وہ حسی یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں۔
(مدارج النبوت ج ۱ ص ۱۶)

حضرت خوا کا مہر | شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ اور دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جب حضرت خوا علیہا السلام کے قریب سیدنا آدم علیہ السلام نے ہونا چاہا تو حضرت خوا نے ان سے مہر طلب کیا۔ آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے رب! میں ان کو مہر کیا چیز دوں؟ تو ارشاد ہوا۔ اے آدم! میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں مرتبہ درود شریف بھیج دینا انہوں نے ایسا ہی کیا۔
(نشر الطیب ص ۱۷۱ از اشرف علی تھانوی۔ سلوة الاخران لابن جوزی، خصائص الکبریٰ ص ۱۷۱۔
مدارج النبوت فارسی ج ۱ ص ۱۶۱، بیان المیلاد النبوی ص ۱۶۱،

مواہب اللدنیہ ص ۱۷۱، زندقانی شریف ص ۱۷۱، انوار المحمدیہ ص ۱۷۱)

کرامت محمدی | سیدنا آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت خوا سے جب عقد ہو گیا تو حضرت خوا علیہا السلام حضرت شیت علیہ السلام حاملہ ہو گئیں اور نور محمدی ان کے رحم صدف میں منتقل ہو گیا۔ محدث ابن جوزی۔ علامہ قسطلانی، علامہ زرقانی، اور علامہ یوسف نبغانی رحمۃ اللہ علیہم نے روایت درج کی ہے۔

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ شَيْثَ انْتَقَلَ عَنْ آدَمَ إِلَى حَوَّاءَ وَكَانَتْ تَلِدُ فِي كُلِّ بَطْنٍ وَلَدَيْنِ إِلَّا شَيْثًا فَإِنَّهَا وَلَدَتْهُ وَحْدَهُ كَرَامَةً لِمُحَمَّدٍ

جب حضرت خوا علیہا السلام اپنے فرزند حضرت شیت علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور محمدی صلب آدم علیہ السلام سے بطن خوا میں منتقل ہو گیا۔ جلال اللہ اس سے پہلے ان سے دو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب الوفا ج ۲، انوار المحمدیہ ضلحہ موہب
اللہ فیہ۔ المیلاد النبوی ضلحہ

بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے مگر شیث
علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے۔ یہ حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور کرامت
کی وجہ سے تھا۔

حضرت خوا کو ملائکہ کی مبارک

جب سرکار سیدنا خوا علیہا السلام حضرت شیث
علیہ السلام حاملہ ہوئیں تو ملائکہ سرکار سیدہ خوا علیہا
السلام کو مبارک اپنے کے لیے ان کے پاس آئے جس کو علامہ ابوالحسن احمد البکری علیہ الرحمۃ
نے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
يَأْتُونَ خَوَاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ يُهَيِّئُونَ
لَهَا بِشِيرَتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا
وَضَعَتْهُ رَأَتْ خَوَاءَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
نُورَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفَرَحَتْ بِذَلِكَ وَاسْتَبْشَرَتْ
وَضَرَبَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بَيْنَ خَوَاءَ وَبَيْنَ إِبْلِيسَ حِجَابًا
مِنَ النُّورِ غَلْظَهُ مَسِيرَةُ
خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَطُولُهُ مِثْلُ
ذَلِكَ قَبْلَ وَضْعِهَا بِشِيرَتِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمَّا بَدَأَ
إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللَّهُ مُخْبِئًا
بِهِنَّ خَوَاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَضَعَتْهُ

فرشتے حضرت خوا علیہا السلام کے پاس آتے۔ اور
ان کو شیث علیہ السلام کی مبارک دیتے تھے جب
حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت
خوانے ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نور
محمد رسول اللہ دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور
ان کو اس کی بشارت بھی دی گئی۔ حضرت جبریل
علیہ السلام نے حضرت خوا اور ابیس کے درمیان
حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت تک ایک
نورانی پردہ جس کا طول اور عرض پانچ پانچ سو سال
کا بعید عرصہ تھا مائل کر دیا تھا۔ اور اس مدت
کے درمیان ابیس حضرت خوا پر کسی قسم کا دوسرہ
نہ ڈال سکا۔ یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام
کی ولادت باسعادت ہوئی۔

۔ بِشِيرَتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (الانوار و مصابح السمر والافکار ملکہ مطبوعہ بیروت)

پیشانی شیش میں نور محمدی کی چمک | جب شیش علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔ اور اس نور کی نورانیت اور

چمک کا عالم یہ تھا بَلَّغَ سِنِينَ وَالنُّورُ كَيْشُرُقُ مِنْ عَذْرَتِهِ إِلَى اسْتِمَاةٍ جب وہ بالغ عمر کے ہوئے تو اس وقت بھی اُن کی پیشانی کی نورانیت اور چمک آسمان کی طرف جاتی تھی۔
(الانوار ومصباح السور والافکار ص ۷)

حضرت شیش سے عہد نامہ | راس المحدثین عبدالرحمن بن جوزی رحمۃ اللہ القوی رتبتہ رقمطراز ہیں۔

فَلَمَّا اتَقَنَ آدَمُ رَبَّهَا الْمَوْتَ أَحْضَنَ
بَيْدِرَ وَلَدِهِ سِيشَ وَقَالَ يَا بُنَى
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي
أَنْ أَخْذَ عَلَيْكَ عَهْدًا مِنْ
أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي أَوَى
فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ إِلَّا
فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ الْبَشَرِ۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنے فرزند ارجمند شیش علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے نعت جگر! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں کہ جو تمہاری پیشانی مبارک میں جلوہ گر ہے کہ تم اس کو پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

پھر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منہ بآ کہ۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهُ حَافِظًا وَعَلَيْهِ شَاهِدًا۔ اللہ کریم تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اس پر گواہ ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام مناجات سے فارغ ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ملائکہ کی ایک جماعت کے مجرمٹ میں تشریف لا کر کہا اے آدم علیہ السلام! لَمَّا رَبَّكَ يُخْرِجُكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى سِيشَ كِتَابَ الْعَهْدِ بِشَهَادَةِ هَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةِ فَإِنَّهُمْ جَاءُوا مَلَائِكَةَ السَّمَلَاتِ۔

بے شک تمہارا پروردگار تم پر سلام بھیجتا ہے نیز ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیش علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں، کیونکہ یہ ملائکہ آسمان کے

عبادت گزار بندے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمان خداوندی عہد نامہ تحریر کر کے اللہ تعالیٰ اور ان فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث علیہ السلام کو دو سبز رنگ کے جنتی پتلے (جڑے) جو جبریل امین جنت سے لائے تھے پہنائے و زوجه اللہ یمنخوائلہ البیضاء کانت فی طویل حواء و حسنہا و جمالہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بی بی خوارہ بیضا سے جو قد و قامت اور حسن و جمال کے لحاظ سے حضرت خوا علیہا السلام کی مانند تھیں، نکاح کر دیا۔
(بیان المیلاد النبوی ص ۲۰، ۲۲۔ الانوار و مصباح السمر و الافکار ص ۴۳)

جب حضرت شیث علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت زوجہ شیث کو آسمانی مبارک انوش علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو آسمان سے وہ

مبارکبادی کی آواز اس طرح سنا کرتی تھیں۔

ہَیْیَا لَکَ یَا بَیْضَاءُ قَدْ اسْتَوَدَّ
وَعَلَّکَ اللّٰهُ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
عَلِیْہِ وَسَلَّم

(بیان المیلاد النبوی لدین جوزی ص ۲۲۔ الانوار و مصباح السمر و الافکار ص ۴۳)

حضرت انوش سے عہد سرکار سیدنا شیث علیہ السلام نے اپنے بیٹے انوش سے سیدنا آدم علیہ السلام کی طرح اس نور محمدی کی حفاظت کرنے

اور اس کی عظمت کو برقرار رکھنے کا عہد لیا۔ (الانوار و مصباح السمر و الافکار ص ۴۳)

قارئین حضرات! اسی نور محمدی نے پوری کائنات کو مستفیض فرمایا جسے کہ ابھیا کرام رسولان عظام نے بھی اسی مبارک نور سے فیض حاصل کیا۔ ملاحظہ ہو۔

انبیاء کرام کا نور محمدی سے مستفیض ہونا دنیا سے علمیت کی بہت بڑی شخصیت علامہ آو سی رَبَّنَا ظَلَمْنَا انْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ

تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا کي تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

قِيلَ رَاٰی مَکْتُوبًا عَلٰی مَاقِ الْعَرَشِ
حضرت آدم علیہ السلام نے عرش معلّٰی کے پائے

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ فَتَشَفَّعَ بِهِ وَإِذَا
أُطْلِقَتِ الْكَلِمَةُ عَلَى عَيْنَيْهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَلَتَطْلُقَ الْكَلِمَاتُ عَلَى الرُّوحِ
الْأَعْظَمِ وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا عِلْمُهُ بَلٌّ وَمَا مَوْسَى
بَلٌّ وَمَا الْأَنْبِيَاءُ إِلَّا بَعْضٌ مِنْ ظُهُورِ
النُّوَارِ وَزَهْرَةٌ مِنْ زِيَاضِ
النُّوَارِ ۝

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا، تو
اس اسم مبارک کو شفیع بنایا۔ جب حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پر کلمے کا اطلاق ہوا ہے، تو جو روح
اعظم اور حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان
پر کلمات کا اطلاق کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ
اور موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام
سب اسی نور اعظم (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے
انوار اور اسی باغ کے پھول ہیں۔

(تفسیر روح المعانی ص ۲۱۷، مصنف علامہ محمود آلوسی بغدادی،)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | جو کہ حبیب کردگار، احمد مختار، مدنی تاجدار، سید
الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان
میں نے آپ کی شان مقدسہ میں چند اشعار آپ کی خدمت میں پڑھنے کی اجازت طلب کی
تو شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر دعائیہ کلمہ
واللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے، ارشاد فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی، تو
انہوں نے عرض کیا۔

مُسْتَوْدِعٌ عِجَّتْ يُخْصِفُ النُّورُ
أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عُلُقُ
أَنْجَمَ سُرَّاءَ أَهْلِهِ الْغُرَفُ
إِذَا مَضَىٰ عَالِمٌ بَدَا طَبَقُ
فِي صَلْبِهِ أَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ
خُنْدَفٍ عَلِيَاءَ تَحْتَهَا النُّطَقُ
الْأَرْضُ وَضَاعَتْ بِنُورِكَ الْإِفْقُ
وَسُبُلُ التَّرَسُّادِ لِحُتْرِقُ

مِنْ قَبْلِهَا طَبَّتْ فِي الظَّلَالِ وَفِي
ثُمَّ هَبَّتِ الْبِلَادَ لَا بَشَرُ
بَلْ نَطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينِ وَقَدْ
تُنْقَلُ مِنْ صَالِبِ الْحِمْ
وَرَدَتْ نَارَ الْخَلِيلِ مُسْتَبْرَأُ
يَحْتَوِي بِبَيْتِكَ الْمُهَيْمِنِ مِنْ
وَأَنْتَ لَنَا وَلِدَتْ أَشْرَقَتْ
فَتَحْنُ فِي ذَالِكَ الْفِيَاءِ وَفِي النُّورِ

(کتاب الوفا ص ۲۵ - خصائص الکبریٰ ص ۹۷ - مواہب اللدنیہ ص ۹۷)

مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ اور عقیدہ | دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مفتی مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی یہ اشعار اپنی کتاب نشر الطیب میں درج کئے ہیں۔ اور ان کا ترجمہ اردو میں درج کیا ہے۔ ہم بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ترجمہ ہی درج کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے اور تھانوی صاحب کے عقیدہ کو بھی مد نظر رکھئے۔

ترجمہ :- زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے۔ اور نیز و ولایت گاہ میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اور تلے جوڑے جاتے تھے۔ (یعنی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تھے۔ سو قبل نزول الی الارض کے جب وہ جنت کے سایوں میں تھے آپ بھی تھے۔ اور ولایت گاہ سے مراد بھی صلب ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا ہے۔

اور پتے کا جوڑنا اشارہ ہے۔ اس قصہ کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منع کئے ہوئے درخت سے کھا لیا اور جنت کا لباس اتر گیا تو درختوں کے پتے ملا کر بدن ڈھانکتے تھے۔ یعنی اس وقت بھی آپ مستودع میں تھے، اس کے بعد آپ نے بلا (یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا۔ اور آپ اس وقت نہ بشر تھے۔ اور نہ مضغہ اور نہ علق (کیونکہ یہ حالتیں جنین ہونے کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور مہبوط کے وقت جنین ہونے کا انتفا ظاہر ہے۔ اور یہ نزول الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے۔ غرض آپ نہ بشر تھے نہ مضغہ) بلکہ (صلب آبا میں) محض ایک مادہ مائیدہ تھے۔ کہ وہ مادہ کشتی (نوح) میں سوار تھا۔ اور حالت یہ تھی کہ نسربت اور اس کے ماننے والوں کے بتوں تک طوفان عرق پہنچ رہا تھا۔ (مطلب یہ کہ بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب کشتی تھا۔ مولانا جامی (علیہ الرحمۃ) نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا تھا۔)

زجودش گزشتی راہ مستوح بجودی کے رسیدے کشتی نوح

اور وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رجم تک نقل ہوتا رہا۔ جب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تھا۔ دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع) ہو جاتا تھا (یعنی

وہ مادہ سلسلہ آبار کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں آپ نے نارِ خلیل میں بھی ورود فرمایا چونکہ آپ ان کی صلب میں منحنی تھے تو وہ کیسے جلتے (پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ (آپ کی فضیلت پر) شاہدِ ظاہر ہے۔ اولادِ خندف میں سے ایک ذرہ عالیہ پر جاگزیں ہوا جس کے تحت میں اور حلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے (خندف لقب ہے آپ کے جدِ بعید مدر کہ بن الیاس کی والدہ کا یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی۔ جیسے پہاڑ میں اوپر کی چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے۔ اور نطق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولادِ خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجاتِ جہل کے ساتھ ہے۔) اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب ص ۱۰۲ مطبوعہ دیوبند)

حضرت امام شرف الدین بو صیری

شرف الدین بو صیری اور مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ | جو کہ بارگاہ نبوی میں مقبول بھی

ہیں۔ بارگاہِ مصطفویٰ میں عرض کرتے ہیں۔

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورٍ بِهِمْ

وَكُلُّ اِيٍّ اَتَى الزُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا

يُظْهِرُنْ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي ظُلْمٍ

فَاِنَّهُ شَمْسُ فَضْلِ هُمْ كَوَاكِبُهَا

(قصیدہ برون شریف)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، حضرت سیدی امام شرف الدین بو صیری علیہ الرحمۃ کے بارگاہ نبوی میں مقبول ہونے سے متعلق اور اس قصیدہ کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا پسندیدہ ثابت کرتے ہوئے لفظِ تہذیب میں کہ صاحبِ قصیدہ (شرف الدین بو صیری) کو مرضِ خلع کا ہو گیا تھا جب کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوئی۔ تو یہ قصیدہ بقصد برکت تالیف کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کہ آپ نے دست مبارک پھیر دیا اور فوراً شفا ہو گئی۔

(نشر الطیب ص ۱۰۲ مطبوعہ دیوبند)

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کی مایہ ناز شخصیت مولوی ذوالفقار علی کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لائے۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور پہنچا ہے، کیونکہ آپ ہی باعث ایجاد خلق ہیں۔ اور اول

وجہ اتصال یہ ہے کہ آپ آفتاب فضل و کمال ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام اس آفتاب کے اقمار و کواکب ہیں۔ پس جیسے قمر بوقت غیوبت شمس استفادہ نور کا شمس سے کر کے شب تاریک کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء استفادہ فیوض ظاہری و باطنی روح پر فتوح صلی اللہ علیہ وسلم سے کر کے قبل ظہور وجود باوجود خلق کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ اور جب خود رونق بخش دنیا ہوئے تو سب چراغ پیش آفتاب ہو گئے۔ (عطر الوردہ ص ۲۲، ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

انہیں اشعار قصیدہ بردہ شریف کی تشریح کرتے ہوئے علامہ عمر بن احمد خرلوطی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں۔ اِنْ كُلِّ اٰمٍ وَصَلَ اِلٰی سَامِرِ

الْاَنْبِيَاءِ فَهُوَ مِنْ نُوْرٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِاَنَّ كُلَّ مَا فِي الْكَوْنَيْنِ مِنْ نُوْرٍ لَا يَكُنْ شَكٌّ جَوْ كَيْفٍ كَمَا لَا تَكُنْ اَنْبِيَاءُ كِرَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْنٌ هُوَ وَهُوَ نَبِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّلَامُ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ طَفِيْلٌ هُوَ۔ اور کائنات میں جو کچھ بھی ہے وہ سب آپ کے نور پاک کی بدولت ہے۔

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ اِنْ نُوْرَ الْاَنْبِيَاءِ اِسْتَدَّ مِنْ نُوْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (عمیدۃ الشہدہ ص ۱۸)

فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْمَكُوْنَاتِ تَكُوْنُ بِاَفَاضَةِ نَبِيِّنَ شَيْخِ زَادِہِ عَلِيہِ الرَّحْمَۃُ نُوْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ هُوَ الْمُسْتَفِیْعُ

مِنَ الْفَقْرِ الْاَوَّلِ فَوْجُوْدِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ۔ موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے۔ کیونکہ وجود اول آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔

(شرح شیخ زادہ بر حاشیہ عمیدۃ الشہدہ ص ۱۸)

اسی مسئلہ بالتفصیل کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِلَى دَبِّهِ مُسْتَجِيرًا
فَادْرَسَ عَلَيْهِ وَادْرَسَ بِسَبَبِهِ
رَفَعَهُ إِلَيْهِ وَخُوَّسَ بِهِ فِي الْفُلْكِ
تَوَسَّلَ وَيُونُسُ فِي الدُّعَاوِ عَلَيْهِ
عَوَّلَ وَالْخَلِيلُ بِهِ تَشَفَّعَ وَ
أَيُّوبُ بِهِ تَضَرَّعَ.

ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی سے) توسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی لغوش انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔ اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں دفع کیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا۔ اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت اور تکلیف میں آپ ہی کو وسیلہ ٹھہرایا۔

(المیلاد النبوی ص ۷۷ از محدث ابن جوزی۔)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ شفیع | امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

مجرماں۔ وسیلہ بے کساں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ

علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ عالیہ میں ہدیہ عرض گزار ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي تُولَاكَ مَا خُلِقَ أَمْرٌ كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَارِثُ كَوْلَاكَ

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا۔ اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی اگر آپ نہ ہوتے۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ الْكَسْبَا وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِكَ

آپ کی ذات وہ ذات ہے کہ آپ کے نور سے چاند کو روشنی ہے۔ اور سورج آپ ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے۔

وَبِكَ الْخَلِيلُ مَعَانِعَا دَتْ نَارُهُ
آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیلؑ نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر
ٹھنڈی ہو گئی اور بجھ گئی۔

وَدَعَاكَ الْيُوبُ بِضُرِّ مَسْئِهِ ! فَأَرْسَلَ عَنْهُ الصُّرَّاحِينَ دَعَاكَ
اور حضرت یوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے
پر ان کی مصیبت دور ہو گئی۔ (قصیدۃ النعمان ص ۲۹)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ | کُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حقیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں قد خُلِقَ
كَمَا وَدَّ بِهِ الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ۔ بے شک ہر چیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور
سے بنائی گئی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ہے۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ | حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کو سراج منیر
کی صفت سے متصف کرنے کا نقطہ بیان فرماتے ہیں کہ

إِنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُوقَدُ
مِنْهُ أَلْفُ سِرَاجٍ وَلَا يَنْقُصُ
مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ وَقَدْ اتَّفَقَ
أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّهَادَةِ عَلَى أَنَّ
اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ
مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ وَكَمْ يَنْقُصُ
مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ۔
بے شک ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن کرتے
جائیں تو پہلے چراغ کی روشنی میں ذرہ بھر بھی کمی واقع
نہیں ہوتی، اس حقیقت پر مجاہد اہل ظاہر اور شہود
کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام انبیاء کرام علیہ السلام
کو پیدا فرمایا اور حضور علیہ السلام کے نور مبارک
میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

(روح البیان ص ۱۳۱)

اپنے قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | میں کہتے ہیں۔

إِذَا مَا آتَوَا فَوْحًا وَمُوسَى وَآدَمًا وَقَدْ هَالَهُمُ الْبَصَارُ بِلُكِّ الصَّعَابِ

فَمَا كَانَ يُعْنِي عَنْهُمْ عِنْدَ هَذَا ۖ
هَذَا رَسُولُ اللَّهِ يَخُولُ رِيبَهُ
بَنِي وَلَمْ يَطْفُرْ هُمْ بِالْمَاءِ رَبِّ
شَفِيعًا وَفَتَا حَالِ بَابِ الْمُؤَاهِبِ

(اطیب النغم ص ۳ مطبوعہ دہلی)

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی، علامہ قسطلانی اور یوسف نبھانی
نور محمدی کی برتری اور عظمت

برائیکہ اول مخلوقات و واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است
صلی اللہ علیہ وسلم در اخبار آمدہ است کہ چون مخلوق شد نور آنحضرت و بیرون آمدانہ دے
انوار انبیاء علیہم السلام امر کرو اور اپر و رگزار تعالیٰ کہ نظر کند بجانب انوار ایشان پس نظر کرد
آنحضرت و پوشید انوار ایشان را گفتند اے پروردگار ما این کیست کہ پوشید نور دے
انوار ما را گفت اللہ تعالیٰ ایں نور محمد بن عبد اللہ است اگر آریدے لوے میگردانم شمارا
انبیاء گفتند ایمان آوریم یا رب بوسے و بہ نبوت دے پس گفت رب العزت جلی جلالہ
گواہ شدم بر شما۔

ترجمہ :- یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ
اور تخلیق دنیا اور حضرت آدم علیہم السلام کا واسطہ اور وسیلہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ جب نور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔
اور آپ کے نور مبارک سے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار نکالے گئے۔ تو پروردگار عالم
نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ ان انوار انبیاء کی طرف نظر فرمائیے۔
جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نظر فرمائی۔ تو آپ کا نور مبارک تمام انوار پر
غالب آگیا۔ اور دوسروں کے نور ماند پڑ گئے۔

یہ انبیاء مرسلین تارے ہیں تم مہر مبین!

سب جگمگاتے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اس پر وہ عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رب یہ نور کس کا ہے؟ جس کے آگے ہمارے

انوار ماند پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہے۔ اگر تم ان پر

اور ان کی نبوت پر ایمان لاؤ گے، تو میں تم کو نبوت سے سرفراز کروں گا۔ تو سب نے عرض کیا، اے رب العزت! ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے تو اللہ رب العزت جل جلالہ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۳۲، مواہب اللدنیہ، انوار المہدیہ ص ۳۳ مطبوعہ مصر)

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے چین میں جن کی چہل پہل
وہ ہی اک مدینہ کے چاند میں سب انہیں کے دم کی بہار ہے

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رسولان عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام میں جو جو کمالات اور معجزات ہیں وہ سب کے سب حبیب کروکار مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نورانیت اور ذات بابرکات کی وجہ ہی سے ہیں۔ ان کو جو کچھ بھی ملا۔ صدقہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ملا۔ اسی حقیقت کو اعلیٰ حضرت، عظیم المبرکت، امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

لے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے

حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

جدا نبیارسیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی | جب خانہ کعبہ تعمیر کر لیا تو پروردگار عالم کی بارگاہ

میں دعا مانگی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول
انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے
اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور
انہیں خوب ستھرا فرمادے، بے شک تو ہی ہے
غالب حکمت والا۔

(پ س ۱۵)

جس رسول کی بعثت اور تشریف آوری کی ضرورت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ وہ رسول کیوں ہیں؟ وہ ہمارے آقا و مولیٰ

دو عالم تابدار احمد مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کا تذکرہ خوب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس طرح فرمایا ہے اَنَا دَعَوْتُ اَبِيْ اِبْرٰهِيْمَ يَعْنِيْ فِيْ اَيِّ بَابٍ سَيَدُنَا اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي دُعَا كَانْتَجِبَ هُوَ۔ (دلائل النبوت ص ۶۹ از محدث بیہقی)

وہ جنہم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

قاضی منصور پوری

غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی سلیمان منصور پوری صاحب اسی حقیقت کو اپنے انداز میں لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے بڑھے باپ ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو قوموں کے باپ ہیں) کی دُعَا کا نتیجہ ہیں۔ جو انہوں نے تعمیر بیت اللہ کے وقت بشمولیت حضرت اسماعیل علیہ السلام مانگی تھی۔ رحمت للعالمین ص ۳۹۸ ج ۲

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی اپنے قصیدے میں لکھتے ہیں۔

وَدَعَوْتُ اِبْرٰهِيْمَ عِنْدَ بَنَاتِهِ
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيْهِ نَبْلُ الرِّغَابِ !

(قصیدۃ الطیب النغم ص ۶)

دُعَاے خلیل اور نویدِ مسیحا
سرور کون و مکاں، رسول انس و جہاں، مالک زمین و آسمان، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد اور ولادت باسعادت کی انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی بشارت اور خوشخبری لوگوں کو دی۔ جیسا کہ سرکار سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی بشارت کا تذکرہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس طرح کیا ہے۔

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ اسْمِهِ اَحْمَدُ يَأْخُذُ

لے مولوی داؤد غزنوی کی سرپرستی میں شائع ہونے والا "اعتصام" میں لکھا ہے کہ قاضی منصور پوری کا علم
اور تحقیق بہت بلند تھی۔ (اعتصام ص ۳ کمرہ لابی نشین)

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کی تصدیق فرمادی جو کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہے۔

أَنَا دَعْوَةٌ أَبَتْ إِبْرَاهِيمَ
وَبَشَارَةٌ عِيسَى
میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت
دی تھی۔

دلائل النبوت ص ۶۹، ۷۰ - مشکوٰۃ شریف ص - کتاب الوفا ص ۳۶ - طبرانی شریف -
شواہد النبوت للجہانی ص ۸۰ - خصائص الکبریٰ ص ۲۳۱ - شفا شریف ص - جواہر البحار
ص - معارج النبوت ص - اشعة اللمعات ص ۴۴ - سیرت المصطفیٰ ص ۱۲۶ -
مولوی ابراہیم میرسیا ککوٹی - نشر الطیب ص ۱۲ -

اسی حدیث شریف کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہابی شاعر محال نے لکھا ہے۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا

دعائے غلیل اور نوید مسیحا

ناظرین حضرات! باعث تخلیق کائنات، سرور کائنات حضور پر نور نور علی نور
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بشارات کا تذکرہ اللہ
تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے اور محبوب رب موحہاں
سبیا ح لامکاں، سیدہ رسلاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وہ
عشاق جنہوں نے کتب سابقہ اور صحائف الہیہ میں پڑھا ہے بیان فرمایا ہے جو
کہ درج کیا جاتا ہے۔

کتاب سابقہ میں نبی آخر الزمان کی شان

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سید العالمین رحمت العالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر مبارک انجیل کے علاوہ تورات میں بھی فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک سے بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی جیسے لکھا ہوا پائیں گے۔ اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور برائی سے منع فرمائے گا۔ اور مستحرم چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کا پھندے جو ان پر تھے۔ اتارے گا۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْغَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ (پ ۹ س ۱ عراف رکوع ۱۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے اور سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل و رضا پاتے ان کی علامت ان کے چہروں میں تھے۔ سجدوں کے نشان سے۔ یہ ان کی صفت توریت میں ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سَاهُمْ زُكَّاءُ سَجَدَ الَّذِينَ يَسْتَبِغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا مِّمَّا هُمْ فِيْ وَجُوْهِهِمْ مِّنْ أَشْرِ السُّجُوْدِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

یہ حافظ ابن کثیر نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

دپ ۲۶ ص ۱۴۷ فتح ۱۴۷ اور ان کی صفت انجیل میں۔

احادیث

میں بھی اس امر کا تذکرہ درج ہے کہ تورات میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدسہ درج ہے جیسا کہ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو سے سنا۔ اور پوچھا کیا تورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم قرآن کریم میں جو اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے بعض کا تورات میں بھی تذکرہ ہے۔ پھر انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا
لِّلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي
سَتَيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ لِفِطْرٍ
لَّا غَلِيظٍ وَلَا سَحَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ
وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةُ وَ
لَكِنْ يَغْفُوا وَيَصْنَعُ وَلَكِنْ
يَقْبِضُهُ اللَّهُ حَتَّى يَفْتِمَ بِهِ
السِّلَّةَ الْعَوَجَاءَ بَانَ يَقُولُوا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَيْفَتِهِ بِهِ أَعْيُنًا
عُمَيَّا وَآذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا

اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔
آپ ان پڑھوں کے نگہبان ہیں۔ تم میرے بندے اور
رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا۔ نہ تم بدخلق
ہو نہ سخت مزاج۔ نہ بازاروں میں شور مچانے
والے۔ تم برائی کا بدلہ برائی سے نہ دو گے، بلکہ
خطا کاروں کو معاف کر دو گے۔ خدا اُس وقت تک
ان کو دنیا سے نہ بلاوے گا۔ جب تک کہ ان کی
برکت سے بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کر دے
گا۔ یہاں تک کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ
کہنے لگیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور ان
کے سبب اور طفیل اندھی آنکھیں بینا اور بہرے
کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل
کشادہ ہو جائیں۔

صحیح بخاری - داری شریف ص ۱۴۷ - مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۵ - کتاب الوفا ص ۳۸

خصائص اکبر ص ۳۶ - شواہد النبوت ص ۹ - استغاب ص ۵۳

ایک روایت میں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں

نے حضرت کعب سے پوچھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تو رات میں کیسے تعریف و سرج ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَبْدِي
الْمُخْتَارِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ
وَهَجَرَتُهُ بِطَيْبَةَ أُمَّتُهُ
الْعَمَادُونَ اللَّهُ فِي الشَّرَاءِ وَ
الضَّرَاءِ وَفِي كُلِّ مَنَزِلٍ وَ
يُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ
وَعَاةٍ السُّنُسِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ
إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوا رَأْسِ
كَنَاسَةٍ وَتَوَكَّرُونَ عَلَى رُؤُسَا
يَهُمْ وَتَوْضُونَ أَطْرَافَهُمْ وَ
أَصَوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ
كَأَصْوَاتِ الْفُجْرِ -

محمد رسول اللہ میرے بندے مختار ہیں۔ ان کی ولادت گاہ مکہ مکرمہ اور ہجرت گاہ طیبہ ہے۔ ان کے اُمتی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔ وہ خوشی اور غمی میں اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر بزرگی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہیں گے خواہ کوڑا کرکٹ کی جگہ پر کیوں نہ ہوں۔ اور اپنے وسطوں پر آواز بند باندھیں گے اور اپنے اطراف کو روشن اور منور رکھیں گے اور رات کو ان کی دھیمی دھیمی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اذکار کی آوازیں آسمانی فضا کو معمور کریں گی۔

(سنن دارمی ص ۱۸۱، خصائص لکبری ص ۱۱۲، کتاب الوفا ص ۳۸، مشکوٰۃ شریف ص ۱۸، شواہد النبوت ص ۹)

مولوی اکبر شاہ نجیب آبادی جو کہ مشہور و معروف مؤرخ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب حجتہ الاسلام کے باب چہارم میں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں کی سُرخ دے کر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گذشتہ انبیاء بالخصوص اُن انبیاء نے جن کے ماننے والے عرب اور شام کے ملکوں میں آباد تھے۔ صاف الفاظ میں اپنی اُمتوں کو خوشخبریاں سُنادی تھیں کہ ہمارے بعد ایک کامل نبی ملک عرب میں مبعوث ہونے والا ہے۔ اُن انبیاء کے لائے ہوئے مخالف اور اُن کے کلمات طینبات تمام و کمال تو موجود اور محفوظ نہیں تاہم اُن کے محرف و مبدل مخالف ناقص و ناتمام حالات میں جو ہم تک پہنچ سکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا ایک

معقول حصہ موجود ہے۔ اور ان کے ماننے والے آپ کے منظر تھے۔ اسی لیے بہت سے
ذی علم اور سمجھدار اہل کتاب خلوص اور نیک طبعی سے متصف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کو سنتے ہی آپ پر ایمان لے آئے تھے۔

کتب تاریخ و سیر میں بالتفصیل یہ حالات مذکور ہیں کہ اکثر علمائے یہود و نصاریٰ کو صحفِ
سابقہ کی مندرجہ پیشین گوئیوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بعثت کا زمانہ معلوم
تھا۔ آپ کے خاندان میں نبی آخر الزمان پیدا ہونے چاہئیں۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ آپ
کو اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر پیش آیا۔ وہاں ایک نصرانی عالم بحیرہ اہلب نے آپ

کو دیکھ کر ابوطالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کی بڑی خبر داری رکھو یہ نبی آخر الزمان ہوگا۔ میں نے کتب
سماویہ میں نبی آخر الزمان کے جو علامات دیکھے ہیں۔ وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں۔

یہودی اس کی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ دوسری مرتبہ آپ پچیس سال کی عمر میں دوبارہ
تشریف لے گئے تو وہاں منظور اہلب نے آپ کو بغور دیکھا اور پھر کتب سماویہ اور اپنے قدیمی
نوشتے نکال کر مطالعہ کیے اور آپ کے ہمراہی قافلہ والوں سے کہا کہ یہ شخص نبی آخر الزمان ہونے
والا ہے۔ کیونکہ ہمارے نوشتوں میں کتب سماویہ کی بنا پر جو جو علامات خاتم الانبیاء کی

نسبت مندرج ہیں۔ وہ تمام خط و خال اس شخص میں موجود ہیں۔ پھر ابتدائی وحی نازل ہونے
کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل نے جو بہت بڑے عالم تھے۔ آپ

کی نسبت کہا کہ آپ نبی آخر الزمان ہیں۔ حضرت سلمان فارسی ابتداً مجوسی تھے اُس مذہب سے
بیزار ہو کر یہودی مذہب اختیار کیا۔ لیکن یہودیت میں بھی تسلیں قلب میں نہ ہوتی چنانچہ یہودی

مذہب چھوڑ کر عیسائی بن گئے۔ ان مذاہب میں انہوں نے نبی آخر الزماں کی پیشگوئیاں دیکھیں
جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے

انہی پیشین گوئیوں کی بنا پر آپ کو نبی آخر الزماں مانا اور صدقِ دل سے آپ پر ایمان لائے۔
غجاشی بادشاہ حبش نے بھی صحفِ قدیمہ کی پیشگوئیوں کے موافق پاک آپ کو نبی آخر الزماں تسلیم

کیا اور مسلمان ہوا۔ کعبہ کے اہتمام میں قیصرِ روم یعنی ہرقل کے پاس جبکہ وہ بیت المقدس میں
آیا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ تو اُس نے بھی صحفِ انبیاء

کی پیشگوئیوں سے واقف ہونے کے سبب آپ کے دعوائے نبوت کی تصدیق کی گواہی قاعدہ اسلام قبول نہ کر سکا۔ (حجۃ الاسلام مکتبہ ۱۰۹ مطبوعہ بجنور)

مولوی بدیع عالم دیوبندی | دیوبندی حضرات کے مشہور و معروف مولوی بدیع عالم صاحب قرآنی آیات لکھ کر ان کا خلاصہ اس طرح لکھتے ہیں کہ خلاصہ

یہ کہ آیات بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات و انجیل میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات آپ کا نام مبارک اور آپ کی خاص خاص صفات کا نقشہ اتنا مکمل کھینچ دیا گیا تھا کہ اہل کتاب اگر آپ کی صورت دیکھنا چاہیں تو ان کے آئینہ میں صاف صاف دیکھ سکتے تھے۔ اتنی صاف کہ آپ کی معرفت کو اگر بیٹوں کی معرفت سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہے۔ شاید قرآنی لفظ یجدونہ مکتوباً میں بھی اس طرف کچھ اشارہ نکلتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر (علیہ الرحمۃ) نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصاویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ تفاسیر میں منقول ہے کہ جب کسی نصرانی سے مسلمان ہونے کے بعد یہ سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تم کو فی الواقع اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی۔ تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کی والدہ کے بیان پر ہوتا ہے جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی۔ جس میں شک و تردید کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

آپ کے اسی سابق تعارف کی بنا کہ کتب سیر و تاریخ سے اہل کتاب کا آپ کا منظر رہنا بلکہ معین وقت پر تلاش کے لیے نکل کھڑا ہونا بھی ثابت ہے۔ اور آپ کے اسی تعارف کی وجہ سے ظہور قدسی سے قبل اہل کتاب میں بڑی گراگرمی سے آپ کا چرچا تھا۔ بلکہ ایک دوسرے سے مقابلے کے وقت آپ کے ساتھ مل کر دوسروں کو جنگ کی دھمکیاں دینا بھی ثابت ہے۔ (ترجمان السنۃ ج ۲)

ابراہیم میر | غیر مقلدین و دہائی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ کتب سابقہ میں آپ کا مولد (جائے ولادت) آپ کا وطن و مسکن آپ کا ہجر (ہجرت گاہ) آپ کے جنگی اور اسلامی کارنامے آپ کے معجزات و برکات آپ کے

صحابہ کے نمایاں علامات و نشانات غرض سب کچھ نہایت وضاحت سے مکتوب و مذکور ہے۔ اور باوجود عہد عہد کی تحریفات لفظیہ و معنویہ کے ان جوابہر ریزوں پر پردہ نہ پڑ سکا۔ اور آپ کے معجزات ظہور قدسی کے نور نے ان تحریفات کی ظلمتوں کو دور کر دیا۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی وحی سے بنی اسرائیل کو آپ کی بشارت سنائی یہودی برابر آپ کے ظہور کے منتظر رہے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ کے ظہور پر یہودی آپ کو چھتے ہیں۔ کیا تو ایلیاہ ہے۔ حضرت یحییٰ جواب دیتے کہ نہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کیا تو مسیح ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں۔ وہ پھر پوچھتے ہیں کیا تو وہ نبی ہے؟ آپ کہتے ہیں نہیں (بخاری و بخاری) باب اول، وہ نبی سے یہود کی مراد وہی نبی موعود نبی آخر الزمان تھا۔ جس کی بشارت حضرت موسیٰ نے ان کو سنائی تھی۔ (استنبات باب اورس ۱۸)

جب آپ طائف کے تبلیغی سفر سے واپس پھرے تو راستے میں جنات کا ایک ٹوہ آپ کی قرأت قرآن سن کر مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰی (الاحقاف ۲۹) یعنی ہم نے کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی ہے۔ انہوں نے من بعد موسیٰ اس لیے کہا کہ وہ اُمت موسویہ میں سے تھے۔ حاصل کلام یہ کہ ظہور قدسی سے پہلے یہود و نصاریٰ ہر دو قومیں آپ کے ظہور کی منتظر تھیں۔ (شیر المصطفیٰ ص ۱۳۹ تا ۱۴۱ ج ۱)

ابن قیم | یہی نظریہ ہے کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہی مذکور ہے۔

(زاد المعاد اردو مسج)

قاری خضر حضرت سے :- اللہ تبارک و تعالیٰ کے قرآن پاک سے اس حقیقت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ سرور کون و مکان، سیاح لامکان، سردر مریاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التثاری کے وسیلہ سے نفع، فائدہ اور فتوحات حاصل کرتے تھے اور ان کے منتظر تھے۔ اللہ کریم قرآن کریم میں اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اُس سے منکر ہو بیٹھے۔

وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى
الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ
عَرَفُوا كَفَرًا وَاُولٰٓئِكَ

(پا ع ۱۱)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مستند مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے کہ یہودی کس طرح دُعا مانگتے تھے
درج کیا ہے جو پیش کرتا ہوں۔

اللَّهُمَّ انصُرْنَا يَا نَبِيَّ الْمُبْعُوثِ
فِي آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِي نَجِدُ نَعْتَهُ
وَصِفَتَهُ فِي التَّوْرَةِ۔

اے اللہ ہماری مدد فرما اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کے وسیلہ سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جاتے ہیں۔
جس کی نعت اور صفت ہم توراۃ میں پاتے ہیں۔
(تفسیر جلالین ص ۱۱۲، تفسیر فیثا پوری ص ۲۲ ج ۱، سراج المنیر ص ۱۰۰، مدارک مشکج، ابوالسعود ص ۹۰ ج ۱ جامع البیان ص ۱۱۲)
علامہ فخر الدین ازی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا دَاخِلَ النَّصْرِ
يَا نَبِيَّ الْأُمِّيِّ۔ (تفسیر کبیر ص ۲۲ ج ۱)

اے اللہ تعالیٰ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے
ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما۔

امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے کہ

اللَّهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ
يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ
يَسْتَفْتَحُونَ يَسْتَنْصِرُونَ
بِهِ عَلَى النَّاسِ۔

اے اللہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
کو مبعوث فرما جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان
فیصلہ فرمائے۔ اور وہ لوگ آپ کے وسیلہ سے لوگوں
پر فتح اور مدد طلب کرتے تھے۔ (ابن جریر ص ۱۱۲ ج ۱)

ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ اس طرح دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ ابْعَثْ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي
نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَنَا حَتَّى يُعَذِّبَ
الْمُشْرِكِينَ وَيَقْتُلَهُمْ۔ (تفسیر ابن جریر ص ۱۱ ج ۱)

اے اللہ اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
فرما جس کا ذکر مبارک ہم تورات میں پاتے ہیں۔
تا کہ وہ مشرکوں کو عذاب دے اور قتل کرے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ یہودی یوں دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَنْصِرُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ أَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ۔
(تفسیر وزر منشور)

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے نبی اُمی کے وسیلہ سے
دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین پر فتح دے
کر مدد فرما۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ بھی سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ

اِنَّ يَهُودَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى
الْاَوْسِ وَالْخَزَرَجِ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَبْعَثِهِ

بے شک یہود اوس و خزرج قبیلہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ کے
وسید سے فتح طلب کرتے تھے۔ (کتاب الفکر ص ۱۱۱)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

كَانَتْ يَهُودُ تَسْتَفْتِحُ وَمُجَاهِدٌ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ
الْعَرَبِ كَانُوا يَقُولُونَ اللَّهُمَّ
ابْعَثْ النَّبِيَّ الَّذِي نَجِدُكَ فِي
الشُّرَاةِ مَعِدٍ بِهِمْ وَنَقْلُهُمْ (کتاب الفکر ص ۱۱۱)

یہود کفار عرب پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
کے وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے
تھے۔ اے اللہ تعالیٰ اس نبی کو مبعوث فرما جس
کی تعریف ہم تو رات میں پاتے ہیں تاکہ ہم ان
الشُّرَاةِ مَعِدٍ بِهِمْ وَنَقْلُهُمْ کو عذاب دیں اور قتل کریں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابو نعیم بیہقی اور حاکم نے اسناد صحیحہ
اور طریق مقعدہ کے ساتھ روایت کی ہے۔ کہ مدینہ منورہ اور خیبر کے یہودی جب مشرک یہودی عرب
بنی اسد اور بنی غطفان جیسے۔ غدرہ کے ساتھ مقابلہ کرتے اور جنگ میں شکست کھا جاتے تو وہ
اپنی یہودی علماء کے پاس آتے تو ان یہودیوں علماء نے ان کو فتح و نصرت کے لیے یہ دُعا رکھائی۔
اَللّٰهُمَّ وَبِنَا اِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ اَحْمَدَ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ
تُخْرِجَهُ لَنَا فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَ
بِکِتَابِكَ الَّذِي تُنْزِلُ عَلَيْهِ
اٰخِرَ مَا يَنْزِلُ اَنْ تُنْصِرَنَا
عَلَى اَعْدَانَا۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۱۱)

اے رب ہمارے ہم تجھ سے اس نبی دُعا
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتے
ہیں جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا
ہے۔ اس کتاب کی برکت سے کہ جو تو ان پر نازل
فرمائے گا۔ سب کتابوں سے پیچھے پس تو ہم
کو ہمارے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں کہ قرآن کے اُترنے سے پہلے
جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دُعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخر الزماں اور جو کتاب

ان پر نازل ہوگی۔ ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ (تفسیر عثمانی ص ۲۲ برساخ قرآن پاک تاج کمینی)
 فرما لایہ مولوی ابراہیم میرسیا لکھوٹی اس آیت کے تحت ہی لکھتے ہیں کہ (اس آیت) میں
 اہل کتاب کی اسی حالت کا ذکر ہے۔ اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو طرم گردانا ہے کہ آپ کے
 ظہور سے پہلے تو وہ دُعا میں مانگتے تھے کہ خداوند اہم کو نبی آخر الزمان کی برکت سے کنارہ فتح
 بخش لیکن جب وہ نبی آگیا اور انہوں نے اُسے آثار اور علامات سے پہچان لیا تو وہ کافر ہو گئے تھے۔
 (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱ ج ۱)

سید ابوالولابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
 وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا بِالنَّبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ اور وہ کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کے وسیع سے۔ (تفسیر القرآن بکلام الزمان ص ۱۲)
 شیخ ابوالولابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے لکھتے ہیں کہ

تے آہے استغیثیں پیش یہودی طلب فتح کرے
 جو یاب وہ اسان فتح انہاں پر مرت اس بندے
 تے اہل شرک نوں کہیں یہودی وقت نبی کن آیا
 (تفسیر محمدی ص ۱ ج ۱)

جو کہ دیوبندی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ والے
مولوی محمد علی کاندھلوی اس بات سے گواہ تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف
 آوری سے پہلے یہودی آنے والے نبی کے منتظر تھے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، مسند احمد، تاریخ
 بخاری، مستدرک حاکم، دلائل ہیبتی، معجم طبرانی اور دلائل ابو نعیم میں متعدد روایتیں ایسی ہیں جن سے
 مجموعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے مدینہ کے یہودیوں
 میں ایک آنے والے پیغمبر کے جلد ظاہر ہونے کے چرچے رہا کرتے۔ اور ان ہی سے سن سن
 کر اوس دغزر رج کے کانوں میں پیغمبر کی آمد کی خبر پڑی ہوئی تھی۔ اور اکثروں کے لیے یہ خبر بدایت
 کا باعث بنی۔

قرآن کے نازل ہونے سے پہلے جب یہودیوں کا کفار سے مقابلہ ہوتا اور مقابلے میں مغلوب ہو جاتے تو اللہ سے دعا کرتے کہ ہم کو نبی اس خیر الزماں اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی ان کے طفیل کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

مولوی کا ندھلوی صاحب لیستہ مستحون کے لفظ کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ائمہ تفسیر کی اکثریت نے معنی یہی بتائے کہ یہودی اس پیغمبر کا واسطہ دے کر کافروں پر غلبہ اور برتری کی اللہ کی جناب میں دعائیں مانگتے تھے۔ قرطبی نے ان ہی معنی کی تائید ایک حدیث سے کی ہے۔

حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُسْتَفْتَعُ بِصَعَالِيكَ الْمُهَاجِرِينَ غَرِيبَ مُهَاجِرِينَ کی دعاؤں کے ذریعے اللہ سے مدد چاہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہودیوں کا قبیلہ غطفان سے مقابلہ ہوا۔ مقابلہ میں یہود شکست کھا گئے تو یہود نے اس دعا کا سہارا لیا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ النَّبِيَّ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِيْ اَخِيْرِ الزَّمَانِ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ۔ (قرطبی ص ۲ ج ۲)

حافظ بدرالدین عینی (علیہ الرحمۃ) کعب احبار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کے وسیلہ سے دعا مانگنا بنی اسرائیل میں رائج تھا۔

مولوی محمد علی صاحب کا ندھلوی دیوبندی نے تو واضح الفاظ میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی بڑی بے چینی کے ساتھ اس نبی کے منتظر تھے جس کی بعثت کی انبیاء نے بشارت دی تھی۔ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ جلدی سے، وہ آئے تو کفار پر غلبہ ملے اور ہمارے عروج کا دور شروع ہو۔ خود اہل مدینہ اس بات کے شاہد تھے کہ بعثت محمدی سے پہلے بھی ان کے ہمسایہ یہودی آنے والے نبی کی امید پر جیا کرتے تھے۔ اور ان کا آئے دن کا تکیہ کلام تھا کہ اچھا اب تو جس کا جی چاہے ہم پر ظلم کرے جب وہ نبی آئے گا تو ہم سب ان ظالموں کو دیکھ لیں گے۔ (معالم القرآن ص ۳۹۴ تا ص ۳۹۵)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی تفسیر فتح العزیز المشہور تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ 'بودن' ایسے یہودیاں قبل از نزول اس کتاب معترف و مقربہ نبوت اس شخص و بزرگی اور جمع انبیاء زیر اہک در وقت جنگ و خوف شکست بر خود طلب فتح و نصرت میکردند از جناب الہی بنام اس پیغمبر و میدانستند کہ نام او ایقدر برکت دارد کہ بسبب ذکر آن و توسلے بآن فتح و نصرت حاصل میشود گویا نام اس پیغمبر را مقوی و ناصر جمیع پیغمبران میدانستند و نیز یقین میکردند کہ اس پیغمبر در کافر کشی و ازالہ ادیان باطلہ بآن مرتبہ رسیدہ است کہ نام او حکم شکر جبار دارد۔ یہودی اس کتاب قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے ہی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تمام انبیاء پر بزرگی کا اقرار کرتے تھے اس لیے وہ لڑائی میں شکست کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جناب سے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے فتح اور نصرت طلب کرتے تھے۔ اور یہ جانتے تھے کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی اس قدر بابرکت ہے کہ اس کے ذکر اور توسل سے فتح اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ آپ کا نام مبارک تمام پیغمبروں پر مقوی اور مددگار جانتے تھے۔ اور ان کا اس پر بھی یقین تھا کہ کافر کشی اور باطل دینوں کو ختم کرنے کے لیے آپ کا نام مبارک ایک شکر جبار کے قائم مقام ہے۔ (تفسیر عزیزی ج ۱ ص ۲۱۹)

شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی | فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہود سے بڑھ کر

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی حقیقت اور آپ کے احوال و اوصاف سے دانا اور شناسا اور کوئی قوم نہ تھی۔ کیوں کہ ان کے پاس آسمانی کتابیں اور حضور کے اوصاف و احوال موجود تھے جنہیں یہ پڑھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت اور آپ کی تشریف آوری کے منظر را کرتے تھے۔ ان کے آباؤ مرثیہ وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے اور بشارت دیا کرتے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی کی خبریں دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ چونکہ باپوں کو اپنے بیٹوں کے بارے میں علم یقینی اور شہودی ہوتا ہے۔ اس لیے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور پہچان کو ان کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (مدارج النبوت فارسی ط ۱ ج ۲)

کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ (ترجمان السنۃ ج ۴)

مولوی بدیع عالم | ہی لکھتے ہیں کہ

آپ کی بعثت سے قبل کتب سابقہ میں آپ کا تعارف اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکا تھا وہ شاہانِ تخت نشین ہوں یا راہبین گوشہ نشین۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد کسی کے لیے بھی آپ کے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔ اہل کتاب اس کو چھپانے کی ہزار کوشش کرتے مگر چھپانہ سکتے تھے۔ اسی بنا پر قرآن کریم نے سب بجا ان کو قائل کیا ہے۔ اور اس تعارف کے کما ن و تحریف کا مجرم قرار دیا ہے۔ (ترجمان السنۃ ج ۴)

ابن تیمیہ | جو کہ دیوبندیوں اور دہلیویوں کے مجدد ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سو مقامات سے بھی زیادہ بشارات موجود ہیں۔ مولوی بدیع عالم ابن تیمیہ کی یہ عبارت درج کر کے لکھتے ہیں کہ ان بشارات کا تھوڑا سا تفصیلی تذکرہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الجواب الصیح میں بھی لکھا ہے۔ (ترجمان السنۃ ج ۴)

قاری فیض کرام:۔ اب آپ کے سامنے موجودہ محرف شدہ تورات میں بھی سرکارِ دوعالم میں صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ درج کی جاتی ہیں۔ پڑھئے اور محبوبِ ربِ اعلا کی عظمت و رفعت شان و شوکت کو ملاحظہ فرمائیں۔

موجودہ تورات میں نبی آخر الزمان کی نشانی

سب کانہی تورات سفر سیدائش کے باب ۹۴ کی ان آیات میں ہے کہ (۱۱) اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا۔ (۱۲) یعقوب کے بیٹے جمع ہو کر سنو۔ اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ۔ (۱۳) یہود اس سے سلطنت نہیں چھوڑے گی۔ اور نہ اُس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا۔ جب تک شیوہ نہ آئے۔ اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ (پیدائش باب ۴۹)

مسلمانوں کے نزدیک شیوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب ہے۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ

اسلام کا لقب قرار دیتے ہیں مگر نصاریٰ کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کیونکہ پیدائش کے آیات سے واضح ہے کہ شیوہ یہوداہ کی نسل سے نہیں ہوگا۔ کیونکہ شیوہ کی آمد اور تشریف آوری سے نسل یہوداہ کی حکومت اور سلطنت کا چھوٹ جانا واضح ہو رہا ہے۔ اگر شیوہ نسل یہوداہ سے ہو تو پھر یہوداہ کی نسل کا چھوٹ جانا نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ سلطنت کی بقا اور ترقی کا سبب ہونا چاہیے تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یہوداہ کی نسل میں جو کچھ ریاست و حکومت تھی وہ سب جاتی رہی جیسا کہ قرآن بنی نضیر اور خیر سب آپ ہی کے زمانہ میں فتح ہو گئے۔ کتاب پیدائش کا یہ جملہ کے قومیں شیوہ کی مطیع ہوں گی سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ وہ صرف اور صرف بنی آخر الزماں سید مرزا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ
كَارِهُونَ۔ (پ ۱۰ ع ۱۰)

توریت کی کتاب استنثار میں حضرت سیدنا
موسے علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل کو

بنی اسرائیل کے بھائیوں سے نبی

فرمایا کہ اللہ کریم نے مجھے فرمایا ہے کہ میں ان کے لیے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُس کو حکم نہیں دیا۔ یا اور یہودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ (استنثار باب آیت ۱۸ تا ۲۱)

عیسائی حضرات اس پیشگوئی میں ایک نبی کا مصداق سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ بلکہ ان کے عقائد کے ہی خلاف ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے بعض گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عین خدا اور بعض خدا تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا جانتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی میں ایک نبی کی تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ لہذا عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا سراسر غلط ہے۔

نیز اس پیشگوئی میں اُس آنے والے نبی کے متعلق یہ بھی وضاحت کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے

بھائیوں میں سے ہو گا نہ کہ خود بنی اسرائیل میں سے۔ بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بنی اسرائیل کے
 بھائیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ اور بنی اسرائیل سیدنا اسحاق
 علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام دونوں حضرت سیدنا
 ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ اور آپس میں دونوں بھائی ہیں۔ لہذا واضح ہو گیا کہ جس بنی
 کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے۔ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہو گا۔ پس وہ شخصیت بنی آخر الزمان شیخ
 مہرمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی اس پیشگوئی کا مصداق کسی طریق پر بھی ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ
 سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام قدرت الہی سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

شہنشاہ کون و مکان | کتاب یسعیاہ نبی کے اکتالیسویں باب میں درج ہے کہ کس نے
 مشرق سے اُسکو برپا کیا جسکو وہ صداقت سے اپنے قدموں میں
 بلاتا ہے۔ وہ قوموں کو اس کے حوالہ کرتا اور اُسے بادشاہوں پر مسلط کرتا ہے۔ اور ان کو خاک کی مانند
 اس کی تلوار کے اور اڑاتی ہوئی بھوسی کی مانند اُس کی کمان کے حوالہ کرتا ہے۔ وہ ان کا پھیا کرتا اور اُس
 راہ سے جس پر پیشتر قدم نہ رکھا تھا سلامت گزرتا ہے۔ (یسعیاہ باب ۴۱ آیت ۲ تا ۴)

یہ پیشگوئی بھی سرور اہل سماں و مہاں، سیاح لامکاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے
 کیونکہ اس میں آپ کے برپا ہونے کی سمت مشرق بتائی ہے۔ اور ملک عرب براعظم ایشیا میں ہے۔ ایشیائی
 ممالک اور زبانوں کو مشرقی ممالک اور مشرقی زبانیں کہا جاتا ہے۔ اس پیشگوئی میں اپنے قدموں میں بلانے
 میں واقعہ معراج شریف کا تذکرہ ہے کہ عالم بیداری میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ وسلم کو تمام آسمانوں کی سیر کراتے ہوئے لامکاں پر بلایا اور قُرب کا بیان دینی اَفْتَدَى افْکَانَ
 قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سے بیان فرمایا ہے۔ بادشاہوں پر مسلط کرنے کا پیشین گوئی میں جو تذکرہ ہے۔
 وہ آپ کی رسالت عامہ اور کائنات پر حکومت اور اختیار کا تذکرہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فَلَا دَرَ
 وَبَکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحْکَمُوْکَ فِیْمَا شَجَعْتَ بَیْنَهُمْ اور وَاٰرَکَ الْاَرْمَیۃَ عَلَیْہِمْ اٰیَاتِ
 شریفہ میں ہے نیز سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے
 اَعْطِیْتُ بِمَقَارِبِ خَزَاۤئِنِ الْاَرْضِ
 مجھ زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔

(صحیح بخاری شریف - مشکوٰۃ شریف ص)

اس پیشگوئی میں اس کے مصداق کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کا پیچھا کرتے ہوئے ایسے دشمن ترین راستوں سے سلامت گزر جائے گا جہاں اس سے پیشتر اس نے قدم بھی نہ رکھا ہوگا۔ اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ کرتی ہے۔

وَذَٰلَکَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِعِظَمِہُمۡ لَّمۡ یَنَالُوۡا حِیۡۡۃً اٰمًا وَّکَفٰی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیۡنَ
الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِیۡۃً عَزِیۡزًا ۭ وَ
اَنۡزَلَ الَّذِیۡنَ ظَآہِرُوۡا مِنْہُمۡ
اَهْلَ الْکِتَابِ مِنْ صِیَاحِیۡہُمۡ وَ
قَذَفَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الرُّعۡبَ فَرِیۡقًا
تَقۡتُلُوۡنَ تَآۡسِیۡوۡنَ فَرِیۡقًا ۭ وَ اَوۡرَثَکُمۡ
اَرۡضَہُمۡ وَ دِیَارَہُمۡ وَ اَمْوَالَہُمۡ
وَ اَرْضًا لَّمۡ تَطۡوُۡہَا ۭ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰی
کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرًا (پک ۱۹)

اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پٹایا۔ کہ کچھ بھلا نہ پایا اور اللہ نے مسلمانوں کو طمانی کی کفایت فرمائی اور اللہ زبردست عزت والا ہے۔ اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی۔ انہیں ان کے قلعوں سے اُتارا اور ان کی دلوں میں رعب ڈالا۔ ان میں ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔ اور ایک گروہ کو قید۔ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے مال اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

ہجرتِ مصطفیٰ | تورات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکرّمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ دیکھئے تورات میں یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۲۱ میں عرب کی باہمت بار نبوت کی سُرخ کی تحت لکھا ہے کہ (۱۳) اے دو اینوں کے قاتلو تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے ۱۴۔ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے تیرا کی سرزمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے بچنے کو نکلے۔ ۱۵۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے نکلے تو اس سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ ۱۶۔ کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری شمت جاتی رہے گی۔ ۱۷۔ اور تیرا اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بی قیدار کے ہوا اور تھوڑے سے ہوں گے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے۔ (یسعیاہ باب ۲ آیت ۱۷) ۱۸۔ مندرجہ بالا پیشگوئی ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ

عرب میں سرگردان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی تشریف لائے۔ مکہ اور مدینہ منورہ عرب میں ہیں۔ اور ان آیات میں ہجرت کا ذکر ہے۔ آیات کو ملاحظہ کریں اور اس سہ لال کو پرطعیں۔ آیت نمبر ۱۱ میں مہاجرین کا ذکر ہے۔ جو ظالم قریش کے سامنے سے جان دایمان بچا کر بھاگے تھے اور مدینہ منورہ گئے تھے۔ آیت نمبر ۱۲ میں دونوں اور ہم میں تیمار والوں کے استقبال اور ان کی ہمان نوازی کرنے کا ذکر ہے۔ جو کہ انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے پر خدمات کین ودانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں کیونکہ دوان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے یفسان کے بیٹے کا نام ہے۔ دوان کے دوسرے بھائی کا نام سبا ہے۔ سبا اور دوان کی اولاد ملک یمن میں آباد ہوئی تھی۔ اس اور غریج کے قبائل جو انصار کہلاتے ہیں انہیں میں سے ہیں۔ اس کی وضاحت ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں درج کی ہے۔ اس آیت میں مہاجرین کی ہجرت قریش کی تواروں اور کمانوں کی وجہ سے ہوگی کا ذکر ہے۔ اور ان کے انصار نسل دوان سے ہوں گے کا بھی ذکر ہے۔ اور اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ تیما حضرت اسماعیل علیہ السلام کے آٹھویں صاحبزادہ کا نام ہے۔ جن کی اولاد مدینہ منورہ کے عقب میں آباد ہوئی۔ اہل مدینہ و حوالی مدینہ کو نصرت و تائید کا ذکر کرنے کے بعد آیت ۱۶-۱۷ میں قریشیوں کا انجام بتایا ہے۔ آیت میں قریش کو قیدار وائے کہا گیا ہے۔ کیونکہ قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دوسرے فرزند کا نام ہے۔ قریش انہیں کی نسل میں سے ہیں۔ اس واقعہ ہجرت کے ایک سال بعد قیدار کے بہادر کمان انداز کم ہو جائیں گے اور ان کی شان و شوکت کم ہو جائے گی۔ چنانچہ ہجرت سے ایک ہی سال کے بعد غزوہ بدر کا عظیم معرکہ ہوا جس میں قریش کے نامور سردار اور بہادر مارے گئے۔ اور ان کے رعب و اب عظمت و حشمت کو عظیم نقصان پہنچا پس مندرجہ بالا آیات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے واقعہ کا نقشہ ظاہر و عیاں ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے موقع پر آپ کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے کے وقت مدینہ

نبی نجار کی لڑکیوں کے گیت کا ذکر

منورہ والوں کے بچوں نے جو اشعار پڑھے ان کا بھی تذکرہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب نمبر ۴۴ میں موجود ہے قیدار کے آباد گاہوں اپنی آوازیں بلند کریں۔ سلع کے بسنے والے گیت گائیں اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے ہلکیں۔ (یسعیاہ باب ۴۴ آیت ۱۱)

انبیاء سابقین علیہم السلام کی کتابوں میں مدینہ منورہ کا نام ملتا ہے۔ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جنگ خندق میں مسلمانوں نے جس جگہ خندق کھودی تھی وہاں پر ایک ٹیلہ ہے جس کو اہل مدینہ سلع کے نام سے پکارتے ہیں۔

اب توریت مرو بہ جو کہ تحریف شدہ ہے۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکیم خداوندی | اس سے سرور کائنات، فخر موجودات

محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف اور آمد آمد کا تذکرہ اور بشارات درج ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثناء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ”خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ اور خداوند نے مجھے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس کو حکم دوں گا۔ وہی وہ ان سے کہے گا۔“ (تورات استثناء باب ۱۸، آیت ۱۵، ۱۷)

وہ دین جس کی ہر بات وحی خدا چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
کوہ فاران | موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب استثناء میں ہے۔ اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور لاکھوں تدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔ وہ بے قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ (کتاب استثناء باب ۳۳، آیت ۲)

مندرجہ بالا تورات کی عبارت میں تین رسولوں حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ سینا سے مراد کوہ سینا ہے۔ جس کو کوہ طور کہتے ہیں۔ خدا کا آنا اس پہاڑ پر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس جگہ پر کتاب تورات عطا ہوئی۔ اور شعیر سے کوہ شعیر مراد ہے۔ جہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا ہوئی۔

اور فاران سے کوہ فاران مراد ہے جو کہ مکہ معظمہ میں ہے۔ اور جس کو کوہ حرا کہا جاتا ہے جہاں
 شہنشاہِ رسولان، شفیعِ مجربان، وسیدِ یکبیاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تنہائی میں عبادت کرتے
 تھے۔ اور اُس جگہ وحی کا نزول ہوا اور قرآن پاک کا نزول شروع ہوا۔ پس کوہ فاران سے جلوہ گر ہونے
 سے مراد نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر قرآن پاک کا نزول ہے۔ لاکھوں قدسیوں سے مراد
 صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ آتشِ شریعت سے احکامِ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
 مراد ہے جس میں قتل، زنا، ڈاکہ زنی، شراب خوری وغیرہم اور جہاد کے احکام ہیں۔

یہودیوں اور دیگر اہل کتاب
 کو سزا دینا اور عالمِ صلوات

یہودیوں کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا انتظار
 علیہ وسلم کی تشریف آوری کی سخت انتظار تھی جیسا کہ یوحنا کی انجیل کی عبارت سے واضح ہے۔ ملاحظہ ہو۔
 'اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یہوشفتم سے کاہن اور لادی یہ لپچھنے کو اُس (حضر
 مسیحی) کے پاس بھیجے کہ تو کون ہو؟ تو اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا میں مسیح نہیں
 ہوں۔ کیا تو وہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔

(انجیل یوحنا باب آیت ۱۹ تا ۲۱)

ناظرِ خیر کرام :- اب علماء یہود نے سرورِ کائنات مغرورِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان
 اور نعمت اپنی کتب میں پڑھی۔ ان کو اہل سیر اور محدثین عظام نے اپنی اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ وہ
 پیش کی جاتی ہیں۔

شانِ مصطفوی کے متعلق علماء یہود کا اقرار

تبع نامی بادشاہ

اکابرِ محدثین علیہم الرحمہ نے اپنی اپنی مستند کتب میں درج کیا ہے کہ تبع نامی مین
 کے بادشاہ کا مدینہ منورہ کی سرزمین پر گزر ہوا تو اس کے ہمراہ تورات کے چار
 سو جنید علماء بھی تھے۔ سب علماء نے بادشاہ سے یہ عرض کیا کہ ہم کو اس سرزمین پر ہی بٹھہر جانے کی اجازت
 دیجئے۔ ان کے عرض کرنے پر بادشاہ نے اس کا سبب پوچھا تو علماء نے یہ کہا کہ ہم انبیاء سابقہ کے صحائف

میں یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک نبی تشریف لائیں گے۔ ان کا مبارک اسم شریف محمد ہوگا اور یہ سرزمین (مدینہ منورہ) ان کی دارالہجرت ہوگی۔ اس پر بادشاہ نے ان سب علماء کو دواں پر قیام پذیر ہونے کی اجازت دے دی۔ اور ہر عالم کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان تعمیر کرایا۔ اور سب کے نکاح کر دیئے۔ اور ہر ایک کو کثیر تعداد میں مال دیا۔ اور ایک مکان خاص نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام کے لیے تیار کرایا۔ کہ جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر آئیں تو اس مکان میں قیام فرمائیں اور آپ کے نام ایک خط لکھا جس میں اپنے اسلام لانے اور دیدار کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

شَهِدْتُ عَلَى أَحْمَدَ آتَهُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ بَارِكَ النَّسَمِ !
میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔
فَلَوْ مَنَعْتُ عُمَرَ بْنِ الْإِلَاحِ عُمَرَ ! لَكُنْتُ وَزِيرًا لَهُ وَابْنُ عَمِّ !
اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچی تو میں ضرور ان کا معین اور مددگار ہوگا۔

وَجَاهَدْتُ بِالسَّيْفِ أَعْدَاءَ وَفَسَّحْتُ عَنْ صَدْرِي كُلَّ عَنَمِ !
اور ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا۔ اور ان کے دل سے ہر غم کو دور کروں گا۔
تبخ نے اس خط پر اپنی ٹہر بھی لگا دی۔ اور خط کو ایک عالم کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو بہت سنبھال کر رکھنا۔ اگر تم نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو ان کی خدمت اقدس میں میرا یہ عریضہ پیش کر دینا۔ ورنہ اپنی اولاد کو یہ خط سپرد کر دینا اور ان کو وصیت کرنا کہ اس کو سنبھال کر رکھے اور نبی آخر الزمان کی خدمت بابرکت میں پیش کر دے۔

سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی عالم کی اولاد میں سے تھے۔ جس کو تبخ نے عریضہ دیا تھا اور وصیت کی تھی۔ اور حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان جہاں سرور کائنات، منغز موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی اونٹنی ہجرت کے موقع پر رُک گئی تھی اور آپ کی قیام گاہ رب العالمین نے معین فرمایا تھا۔ یہ وہی مکان تھا جو تبخ نامی بادشاہ نے خصوصاً آپ کے لیے تعمیر کرایا تھا۔ بقیہ انصار مدینہ منورہ ان ہی چار سو علماء کی اولاد سے ہیں۔

شیخ زین الدین مراغی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر یہ کبہ دیا جائے کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر نہیں بلکہ اپنے مکان پر جلوہ افروز ہوئے تھے۔ تو بجانہ ہوگا۔ اس لیے کہ یہ مکان درحقیقت آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام تو اس مکان میں محض آپ کی تشریف آوری کے انتظار کے لیے تھا۔ آپ کی تشریف آوری پر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتج بادشاہ کا وہ عریضہ بارگاہ نبوی میں پیش کر دیا۔ (ذرقانی تشریف مساجد ۱، وفار الوفا للسمہودی ص ۱۳۱ ج ۱، وروض الالف للسبیل للسلج ۱)

بنو خزرج کا قبول اسلام | بنو خزرج کے علاقوں میں یہودی آباد تھے۔ اور وہ یہودی عالم تھے۔ اور بنو خزرج بُت پرست تھے۔ اور یہودیوں نے

ان کے علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جب کبھی ان کے درمیان جھگڑا ہوتا تو یہودی ان سے کہتے کہ بُت جلد ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ ہم اُس کے ساتھ ہو کر تمہارا قلع قح کر دیں گے۔ جیسا کہ عاد اور ارم ملیا میٹ ہوئے ہیں۔ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے بنو خزرج کو دعوتِ اسلام دی۔ تو ان میں سے ایک نے دُسرے کو کہا جانتے ہو بخدا ضرور یہ ہی وہ نبی ہیں۔ جن کے مبعوث ہونے سے یہودی ہم کو ڈراتے تھے۔ اب یہ نہ ہو کہ وہ تم سے پہلے ان کے پاس پہنچ جائیں اور ان کی دعوت قبول کر کے ان کی تصدیق کریں۔ اور اسلام لے آئیں۔ تو انہوں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ ہم نے اپنی قوم اور مذہب کو چھوڑتے ہیں۔ اور آپ کے دستِ حق پرست پر آپ کا دین اسلام قبول کرتے ہیں۔ (تاریخ طبری اُردو ص ۱۱ ج ۱)

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری ایک روایت تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین مدینہ منورہ سے باہر تھی۔ آپ اکثر اُس کی دیکھ بھال کے لیے جاتے تھے۔ وہاں سے قریب ہی یہودیوں کا ایک مدرسہ تھا۔ آپ جب بھی اپنی زمین میں جاتے تو اُس مدرسہ میں ضرور تشریف لے جاتے۔ اور وہاں یہودیوں کے وعظ و نصیحت سُنتے۔ اتفاقاً ایک دن مدرسہ میں اس وقت پہنچے جبکہ وہاں یہودیوں کے سارے علماء جمع تھے۔ سب نے کہا مرحبا! ہم آپ سے بہت محبت کرتے تھے اور غالباً آپ بھی ہم سے محبت رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی صحابی ہمارے مدرسہ میں نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے یہودیو! میں اس لیے نہیں آتا کہ مجھے تم سے کوئی محبت ہے۔ یا اپنے دین میں کوئی شک ہے یا تمہارے مذہب کی طرف کچھ میلان ہے۔ میں تو صرف اس لیے آتا ہوں کہ تمہاری کتابوں سے اپنے قرآن پاک کی حقانیت

اور اپنے پیارے محبوب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و افضلہ السلام کے فضائل معلوم کر کے اپنا ایمان مزید قوی کروں۔ الحمد للہ لیتے روز کی آمد و رفت میں اپنے دین پر میرا یقین اور بڑھ گیا۔ اور تمہاری نصیحتی اور بد بختی پر افسوس کرتا ہوں کہ تم تو ریت میں اس نبی کے ایسے فضائل دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے (تفسیر کبیر ص ۱ کتاب الوفا ص ۱۱ ج ۱)

حضرت مطرف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
۴۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا جب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تشر

فتح ہوا تو مال غنیمت میں ایک صندوق بھی دستیاب ہوا۔ اس میں ایک کتاب تھی اس کے ہمراہ ایک عیسائی جس کا نام نعیم تھا کہنے لگا کہ یہ کتاب میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ ہم نے کہا کہ یہ کوئی صحیفہ آسمانی ہے؟ تو اُس نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کتاب بیچنے سے ذرا کراہت محسوس کی اور صندوق سمیت وہ کتاب اُس کو دے دی۔ کچھ عرصہ بعد جب میں بیت المقدس گیا تو وہاں ایک سوار دیکھا جس کی شکل نعیم سے ملتی جلتی تھی۔ میں نے اُس کو بلایا اور پوچھا کہ تو نعیم ہے۔ تو اُس نے کہا ہاں۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ تم ابھی تک نصرانی ہی ہو۔ تو اُس نے کہا کہ میں تو حلیف ہو چکا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کعبہ الاحبار کی موافقت میں بیت المقدس چلا گیا۔ جب یہودیوں کے سرداروں نے نعیم اور کعبہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ اُن کے پاس آئے کعبہ نے وہ کتاب ان کو دی تا کہ وہ یہودی اس کو پڑھیں۔ ایک قاری پڑھتا تھا۔ جب آخری سطر پہنچا تو وہ یہودی غصہ میں آگئے۔ اور کتاب کو زمین پر پھینک دیا۔ اس پر نعیم کو بھی غصہ آگیا اور کتاب اٹھا کر کہنے لگے کہ یہ کتاب قدیم ہے جب تک تم اسے نہ پڑھو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ جب انہوں نے آخری سطر پڑھیں تو ان پر یہ مصنون تھا۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش کرے گا تو

فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ اُس کی کوئی چیز قبول نہیں ہوگی۔ اور وہ آخرت میں
 الْخَاسِرِينَ۔ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

اُسی روز احبار یہودیوں سے بیالیس آدمی مسلمان ہوئے۔ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سے تحائف اور عطیات دیئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۳۱)

حضرت عبدالمطلب کی نسل سے نبی کا پیدا ہونا | خارجہ بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے

والد سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے چند بزرگوں نے بیان کیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں بغرض عمر جا رہے تھے کہ ایک یہودی تجارت کے بہانے ہمارے ساتھ ہو لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب کو دیکھ کر کہا کہ مادرِ کتب خود کہ تغیر و تبدل را بد ادا را نیست یافتہ ایم کہ از نسل ایں مرد پیغمبرے بیرون آید ہم نے اپنی کتابوں میں جن میں تغیر و تبدل کا شائبہ تک نہیں یہ چیز دیکھی ہے کہ اس شخص کی نسل سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا۔ جو خود اور اُس کی قوم ہمیں قومِ عاد کی طرح قتل کرے گی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱)

ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر کا طلبِ دین کے لیے سفر | حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

دین کی طلب کے لیے سفر کیا۔ یہاں تک کہ وہ موصل کے ایک راہب کے پاس پہنچے۔

راہب :- (حضرت زید کو مخاطب کر کے) تم کہاں سے آئے ہو؟

زید :- (جواب دیتے ہوئے) بیتِ ابراہیم یعنی مکہ مکرّمہ سے

راہب :- یہاں کیسے آئے ہو؟

زید :- دینِ حق کی تلاش میں۔

راہب :- اِرْجِعْ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ

يَظْهَرَ الَّذِي تَطْلُبُ فِي

أَرْضِكَ۔

واپس چلے جاؤ جس کی تم کو تلاش ہے اس کے

ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔ اور اس کی بعثت

تمہاری سرزمین میں ہی ہوگی۔

کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱۱۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱، خصائص الکبریٰ ص ۹۱، دلائل النبوت

ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں قیام کرنا | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت

نصر کے قہر و غصہ سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ایک ایسی جماعت

مختار ہو کر کتابہائے خود نبوتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواندہ بودند جنہوں نے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نعت و توصیف اپنی کتابوں میں پڑھی تھی ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسمیہ کا ظہور عرب کے اس گاؤں میں ہو گا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ انہوں نے شام کے علاقہ کو خیر باد کہا اور شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے واقع تھے ان کو دیکھتے جاتے لیکن ان کو کھجوروں کے درخت بیشکے سوا کسی جگہ بھی نظر نہ آئے۔ پس وہ وہاں پر ہی اقامت گزین ہو گئے۔ اس امید پر کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التنازل کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور ان کی اتباع کریں لیکن انہیں اس یقین اور ایمان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ہی موت آ گئی۔ انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کر دی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور آپ کی متابعت کریں۔ لیکن بد قسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پانے اور ان کو پہچاننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱، خصائص الکبرایہ ص ۲۳ ج ۱، دلائل النبوت ابو نعیم)

کعب بن لوی کا خطبہ میں ذکر مصطفیٰ کرنا | حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب بن لوی بن غالب نے جس کی موت

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی۔ اہل تورات و انجیل سے ذکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف بیان کیا کرتا تھا۔ اُس کے کلام میں یہ شعر بھی جس میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسمیہ کی آمد آمد کا ذکر ہے موجود ہے۔

عَلَا غَفْلَةٍ يَأْتِي النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ فَيَخْبِرُ أَخْبَارًا صَدُوقًا خَيْرُهَا

جب لوگ غفلت اور محجور میں ہوں گے تو نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے۔ جن کے صادق اور خیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے بھی دی ہے۔

(خصائص الکبرایہ ص ۲۳ ج ۱، کتاب الوفا لابن جوزی ص ۲۴ ج ۱، شواہد النبوة للحامی ص ۱۵-۱۶)

تورات میں سیرت مصطفیٰ | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کون و مکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اہم گرامی

تورات میں ان الفاظ میں موجود تھا۔ أَحْمَدُ الصُّحُوفِ الْقَتَالِ يَنْكَبُ الْبُعْيُ وَيَنْبِسُ الشَّمْلَةَ وَتَحْتَوِي بِالْكَشَاةِ سَيْفَهُ عَلَى حَاتِقِهِ ضُحُوكٌ كَمَا مِخْطَايِهِ ہے کہ ہمیشہ متبسم نظر آئیں گے اور کریم انفس ہوں گے۔ اور جو بھی ان کے سامنے آئے گا۔ اس سے ان کی طبیعت منعقب نہ ہوگی۔ اور کبھی

ایسا ہو گا کہ تبتم فرماتے ہوئے ان کے آخری دانت ظاہر ہو جائیں گے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مزاح میں بھی کرتا ہوں لیکن صرف سچی بات ہی بیان کرتا ہوں۔ قتال کے معنی یہ ہیں کہ آپ دشمنانِ خدا پر عرصے تھے۔ اور سفیہ علیہا السلام کے یہ معنی ہیں کہ آپ اپنی شجاعت کی وجہ سے ہمیشہ تواربہ دشمن ہوں گے اور اپنے نفس سے جہاد کریں گے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۹)

یہودیوں کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا | ابن ابی عمیر نے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ قبیلہ کے یہودی یذرسون ذکر

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُتُبِهِمْ وَيُعَلِّمُونَ الْوِلْدَانَ بَصِيفَتِهِ وَإِسْمِهِ وَمَهَاجِرِهِ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا ظَهَرَ حَسَدُ وَابَعُوا وَانْكَسُوا ۱۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کا جو ان کے کتابوں میں ہے درس دیا کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو آپ کی صفات اسم مبارک اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے متعلق بتاتے تھے۔ مگر جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسمیٰ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے حسد کی وجہ سے انکار کر دیا۔ (کتاب الوفا ص ۱۱، طبقات ابن سعد ص ۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۶۵ ج ۱)

حضور کی بعثت گاہ | محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل میں ایک یوشع نامی یہودی تھا۔ میں بچپن میں اس کی زبان سے

بیت اللہ شریف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنا کہ یہاں سے ایک نبی عنقریب مبعوث ہو گا جو اس نبی کو دیکھے گا اُس کی تصدیق کرے گا۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو ہم سب مسلمان ہو گئے لیکن وہ یوشع حسد اور نافرمانی کی وجہ سے مسلمان نہ ہوا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۶۵ ج ۱، کتاب الوفا بحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص ۱۱ ج ۱)

یہودیوں کا ذکر رسول کرنا | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابومالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں قبیلہ بنو قریظہ

کے یہود کے پاس آیا فَاخَذُوا جَمِيعًا فَتَذَكَّرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۔ تو وہ سب یہود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ (کتاب الوفا ص ۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۶۵ ج ۱)

ابو عامر راہب کا شانِ مصطفیٰ بیان کرنا | عمارہ بن خزمیر بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اوس اور خزیج قبائل میں سب سے

زیادہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات بیان کرنے والا ابو عامر راہب تھا۔ یہ یہودیوں سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا تھا۔ اور ان کو ان کے دین کے متعلق بتاتا تھا۔ نیز بتایا کہ مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ ہے۔ پھر وہ تیما کے یہودیوں کے پاس گیا اور ان کو بھی یہی باتیں بتائیں پھر وہ ملک شام میں گیا اور ان کو بھی یہی بتایا ابو عامر جب واپس آیا تو اُس نے کہا اَنَا دِیْنُ عَلَی دِیْنِ الْحَنِفِیَّةِ میں سیدھے دین پر ہوں۔ اور وہ راہب بن کر ہی زندگی گزارتا رہا۔ اور کھدر کے کپڑے پہنتا تھا۔

اِنَّهُ یَنْتَظِرُ خُرُوجَ اِلَیَّیْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔
وہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ظہور کا انتظار کر رہا تھا۔

(کتاب الوفا ص ۱۲ ج ۱ مطبوعہ مصر، خصائص الکبریٰ ص ۱۲ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۱۲)

میسوری ہمسایہ کا بیان | سلمہ بن سلامہ بن قش بیان کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل یہودیوں کے قبیلہ میں سے ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تھا۔ وہ ایک دن حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہمارے پاس آیا۔ میں ان دنوں جوان تھا۔ اُس یہودی نے قیامت حساب، میزان، جنت اور دوزخ کا ذکر کیا۔ نیز کہا کہ مشرکین اور بت پرستوں کو معلوم نہیں کہ ایک دن مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور بارگاہ الہی میں پیش ہونا ہے۔ مشرکین نے اُس سے پوچھا کہ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ اور ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت اور دوزخ مقام میں بھیجا جائے گا۔ تو اس یہودی نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہو گا۔ تو مشرکین نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کب ہو گا۔ قَالَ نَبِیُّ یُبْعَثُ مِنْ نَحْوِ هَذِهِ الْبَلَادِ وَ اَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَ مَكَّةَ وَ الْیَمَنِ۔ تو یہودیوں نے مکہ مکرمہ اور یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان شہروں میں مبعوث ہوں گے۔ اس پر مشرکین نے پوچھا کہ

اُس نبی کو ہم کب دیکھیں گے۔ تو اُس نے میری (سلمہ بن سلامہ کی) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ لڑکا بوڑھا پے کو پہنچ جائے گا۔

سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وہ خبر دینے والا یہودی بھی تو اُس وقت زندہ تھا ہم آپ پر ایمان لے آئے مگر وہ محروم ہی رہا۔ (کتاب الموائض ۱-۴۸ ج ۱، تفسیر عزیزی فارسی ط ۳ ج ۱)

علامہ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے

یہودی کا حلیہ مصطفیٰ بیان کرنا

زید بن عمر بن نفیل کہا کرتا تھا کہ میں اولاد اسماعیل میں ایک نبی مبعوث ہونے کا منتظر ہوں اور ان میں سے بھی عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوگا۔ مجھے علم ہے کہ میں اتنے دیر تک زندہ نہ رہوں گا۔ کہ ان کو پاسکوں اور ان پر ایمان لاؤں اور اس کی نبوت کی شہادت دوں۔ اور ان کی تصدیق کر سکوں البتہ اگر تم اس وقت تک زندہ رہو۔ اور ان کو دیکھو تو ان کو میرا سلام کہنا۔ میں ان کا حلیہ تم کو بتائے دیتا ہوں تاکہ تم کو ان کی شناخت کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ تو میں نے کہا حلیہ بتائیے۔ تو اُس نے کہا کہ وہ نہ کو تاہ قامت ہوں گے نہ دراز قامت نہ اُن کے سر کے بال بہت گھنے ہوں گے۔ اور نہ جھترے، ان کی آنکھوں میں سُرخ ہوگی۔ مہر نبوت ان کے شانوں کے بیچ میں ہوگی۔ نام احمد ہوگا۔ اسی شہر میں وہ پیدا اور مبعوث ہوں گے۔ پھر ان کی قوم ان کو یہاں سے نکال دے گی۔ اور اُن کی تعلیم کو پسند نہ کرے گی۔ پھر وہ یثرب کو ہجرت کر جائیں گے۔ وہاں ان کی بات بن جائے گی۔ دیکھو تم ان کے متعلق دھوکہ میں نہ آجانا۔ میں دین ابراہیم کی تلاش میں دُنیا بھر میں پھرا ہوں۔ جس یہودی، عیسائی اور مجوسی سے میں نے دین ابراہیم کے متعلق پوچھا تو اُس نے مجھ سے یہی کہا کہ وہ تو تمہارے وطن میں ہے اور اُنہوں نے آنے والے نبی کی وہی صفات عیاں کیں جو میں نے تم کو بتائی ہیں۔ وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب صرف وہی نبی ہی مبعوث ہوں گے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو زید بن عمرو کا قول رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اس کا اسلام عرض کیا تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کا جواب دیا۔ اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں نے زید بن عمر کو

جنت میں خوب راحت کے ساتھ دیکھا ہے۔ (طبقات ابن سعد ج ۱، تاریخ طبری ج ۱، تاریخ کامل ابن اثیر ج ۲، دلائل النبوت لابو نعیم)

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کے ایک عمر رسیدہ شخص نے مجھ سے کہا کہ کیا تم کو ثعلبہ بن سعید، اسد بن سعید، عبید اور بنی ہزل کی ایک جماعت کے مسلمان ہونے کے سبب کے متعلق کچھ علم ہے۔ میں نے اس کی نفی میں جواب دیا۔ تو اس شخص نے مجھے ان کے اسلام لانے کا سبب یہ بتایا کہ شام کے یہودیوں سے ابن ابیسیان ایک شخص تھا۔ زمانہ اسلام سے کچھ عرصہ پہلے وہ آیا۔ اور ہمارے پاس آکر ٹھہرا اس کی نیکی پر سیزگاری اور بزرگی کا یہ عالم تھا۔ کہ ہم نے اس سے بڑھ کر کسی شخص پانچ نمازیں اس خضوع اور خشوع سے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب کبھی بارش کا قحط پڑتا تو ہم اس کے پاس آتے اور وہ بارش کے لیے دعا کرتا تو بارش ہو جاتی جیسا کہ موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا

يَا مَعْشَرَ يَهُودَ مَا تَدْرُونَ اخْرَجْنِي إِلَى
أَرْضِ الْجُوعِ وَالْبُؤْسِ۔
اے گروہ یہود کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کون سی چیز اس
بھوک اور تکلیف والی سرزمین پر لائی۔

ہم نے اس کو جواب دیا کہ تم بہتر جانتے ہو تو اس نے کہا:

إِنِّي تَدِمْتُ هَذَا الْبَلَدَ
أَتَوَكَّفُ خُرُوجَ نَبِيِّ قَدْ أَظَلَّ
زَمَانُهُ فَلَا تُسْبِقُنِي إِلَيْهِ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ
بِسَفْكِ الدِّمَاءِ وَ سَبْيِ
الذَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ عِمَتًا
خَالَفَهُ فَلَا يَمْنَعُكُمْ
ذَلِكَ مِنْهُ۔

میں اس شہر میں صرف اس لیے آیا تھا کہ یہ شہر اس
نبی آخر الزمان کی ہجرت کا ہے جو غفیر ہجرت
فرمانے والے ہیں مجھے اُمید تھی کہ شاید وہ میری
زندگی میں ہی مبعوث ہو جائیں گے تو میں ان پر ایمان
لا کر ان کی اتباع کروں گا مگر ایسا نہ ہوا۔ اب
تمہارے لیے وہ موقع آئے گا۔ دیکھنا ان پر ایمان
لانے میں کوئی تم سے پہل نہ کر جائے۔ بلاشبہ ان کو
اپنے دشمنوں سے جنگ بھی کرنا پڑے گی۔ اور ان
کو عورتوں اور بچوں کو قید بھی کرنا پڑے گا۔ مگر ان کا یہ برتاؤ اور رویہ تمہیں ان پر ایمان لانے سے روک نہ دے۔
یہ کہہ کر وہ مر گیا۔

جب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور وہ وقت آیا کہ آپ نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو ثعلبہ اسد بن سعید اور اسد بن عبید نے کہا

یا بَنی قَرِیظَۃَ وَاللّٰہُ اِنَّہُ الْبَنی الَّذِیْ
عہدِ الْبَیْعَہِ فِیْہِ اِنَّ الْہِیْبَانَ ۔

اے بنو قریظہ! اللہ کی قسم بلاشبک یہ وہ نہیں ہیں جن کے متعلق تم نے ابن الہنیان سے وعدہ کیا تھا۔

پس وہ اپنی قوم سے نکلے اور مسلمان ہو گئے اور اپنی جانوں اور اپنے مالوں کی حفاظت کر سگئے۔

ہم و اموالہم و اہالیہم ۔

(کتاب الوفاۃ ج ۱، طبقات ابن سعد ج ۱، سیرت ابن ہشام ج ۱)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا

محدث بیہقی اور ابن حجر عسقلانی و دیگر محدثین

علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ درج فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام مبارک آپ کی صفات اور آپ کا علیہ مبارک پہلے ہی سے جانتا تھا۔ مگر کسی سے ظاہر نہیں کرتا تھا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور میں نے آپ کی خبر سنی تو میں اس وقت ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔ وہیں سے خوشی میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ میری پھوپھی جان خالدہ بنت عمار نے کہا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر سنتا تو اس سے زیادہ خوش نہ ہوتا۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں وہی دین دے کر بھیجے گئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام دے کر بھیجے گئے تھے۔ میری پھوپھی نے کہا۔ اے میرے بھتیجے کیا یہ وہی نبی ہیں جن کی ہم خبریں سنتے آئے ہیں کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے۔ میں نے کہا ہاں یہ وہی نبی ہیں۔ میں گھر سے نکل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شرفِ باسلام

ملے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ حضرت یوسف علیہ السلام کی ادھ دین سے تھے۔ آپ کا اصل نام یحییٰ تھا۔ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نام رکھا۔ (اصابہ ج ۱ ج ۲ ابن حجر عسقلانی) (فتاویٰ رضویہ دار الفکر لاہور)

ہوا۔ اور واپس آکر اپنے تمام اہل خانہ کو اسلام کی دعوت دی۔ سب نے اسلام قبول کیا۔ (فتح الباری ص ۱۱۱)
 ایک روایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سے بھی مڑی ہے جب
 رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی تشریف آوری کی خبر
 سنتے ہی آپ کو دیکھنے کے لیے حاضر ہوا۔ فلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ
 لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ پس میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے
 کا چہرہ نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پہلا کلام جو سنایا تھا :
 أَيُّهَا النَّاسُ افْشُوا السَّلَامَ
 اَطِيعُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا
 اَلَا رَحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ
 نِيَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ
 اے لوگو! آپس میں سلام بھلاؤ۔ آدمیوں کو کھانا
 کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ رات میں نماز پڑھو جبکہ
 لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے
 ساتھ داخل ہو گے۔

(ترمذی شریف ص ۱۰۰ مدارج النبوت ص ۱۲)

حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب | حضور پر نور نور علی نور حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان حضرت

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے
 كَانَ وَجْهَهُ نُورٌ يَظْهَرُ كَنُورِ الشَّمْسِ تو ان کے چہرہ مبارک پر ایسا نور چمک رہا تھا جیسا کہ
 سورج کا نور چمکتا ہے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اس بچہ کی زالی شان ہوگی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے ناک مبارک سے ایک سفید پرندہ نکلا اور اس نے مشرق و مغرب میں پرواز کی۔ پرواز
 کرنے کے بعد وہ بیت اللہ شریف آکر بیٹھ گیا۔ سب قریش نے اس پرندہ کو سجدہ کیا۔ پھر وہ زمین
 و آسمان کے درمیان اڑا۔ اس خواب کو میں نے ایک کاہنہ کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا۔
 لَنْ يَصْدَقَتْ رُؤْيَاكَ لَيْخَرُ جَنَّةٍ اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو (حضرت عبداللہ)

مِنْ صَلْبِهِ وَلَدٌ يَصِيرُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ لَهُ تَبَعًا۔
کی پشتِ اقدس سے ایسا فرزندِ ارجمند ظاہر ہوگا
تمام مشرق و مغرب والے اُس کے تابع ہو جائیں گے

(خصائص البحرى للسيوطى ص ۱۲۱ ج ۱ حجة الله على العالمين ص ۱۲۱)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب مستطاب
کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت
خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب کبریا شہنشاہ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل ایک رات کو مجھے خواب آیا کہ مکہ مکرمہ پر ظلمت اور تاریکی
اس قدر چھائی ہوئی ہے کہ آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہیں آتا پھر اچانک زمزم شریف کے کنواں
سے ایک نور نمودار ہوا۔ اور وہ نور آسمان کی طرف بلند ہوا۔ اور اُس نے بیت اللہ شریف کو بھی
منور کر دیا۔ پھر سارے مکہ مکرمہ کو بقعۃ نور بنا دیا۔ مدینہ منورہ کے کھجوروں کے درختوں کو بھی منور کر دیا۔
یہاں تک کہ میں نے کھجوروں کے درختوں میں ان کے پھلوں کو دیکھ لیا۔ جب بیدار ہوا تو یہ خواب
اپنے بھائی عمر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو انہوں نے کہا۔ یا آخِی اِنَّ هَذَا الْاَمْرَ
يَكُونُ فِي بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ اے برادر! یہ نور بنو عبدالمطلب میں ظہور پذیر ہوگا۔
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور علیٰ نور شافع یوم النور محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرا محنت جگر حضرت خالد حبیب
مشرق باسلام ہوا تو اُس نے بارگاہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اپنا یہ
خواب عرض کیا تو نبی غیبؐ ان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وَاللّٰهُ اَنَا ذَالِكَ
النُّورُ وَاَنَا رَسُولُ اللّٰهِ۔ اللہ کی قسم! وہ نور میں ہی ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔
(کتاب الوفا ص ۱۲۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

باغِ طیبہ میں سُہانا پھول پھولا نور کا
مست بوہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

ابو صخر العقیلی فرماتے ہیں کہ لو اہل
میں سے ایک اعرابی نے مجھے بتایا
کہ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام

یہودی کے بچے کا تورات میں شانِ مصطفویٰ کا اقرار کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا

والشمار ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس کے پاس ایک رجسٹر تھا جس میں تورات
لکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی کا لڑکا جو کہ بیمار تھا وہ اُس کو تورات پر دھ کر سنا رہا تھا۔
نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اودہ یہودی! تجھے اس کی قسم جس نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔ اَفَتَجِدُ فِي تُوْرَاتِكَ لِعَتِي وَصِفَتِي
وَمُخْرِجِي كَمَا تَوْنِي اِس تُوْرَاتٍ مِّن مِّيرِي نَعْتٍ صِفَةٍ اَوْ بَعَثَتْ كُوْپَايَا هِيَ؟ اِس
یہودی نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا نہیں۔ تو اُس کے بیٹے نے فوراً کہا اَلَيْكِي
اَشْهَدُ بِالَّذِي اَنْزَلَ التُّورَةَ عَلَى مُوسَى اِنْ لَّيْجِدُ لِعَتِكَ وَرَمَانِكَ
وَصِفَتِكَ وَمُخْرِجِكَ كَمَا يَه لِيْكَ مِّنْ كُوْپَايَا هِيَ وِيْتَا هُوْنَ اِس ذَاتِ كِيْ قِسْمِ كِي
سما تھ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو نازل فرمایا۔ یقیناً ہم نے اس کی
کتاب تورات میں آپ کی نعت۔ آپ کا زمانہ آپ کی صفات اور آپ کی بعثت کو
پایا ہے۔ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ۔ تو حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اَقِمُوْا اِلَيْهِمْ دِيْعًا عَنْ صَاحِبِكُمْ وَقَبِيْضَ
الْفَتَى اَفْصَلَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اِس یہودی کو اپنے سامنے
بیٹھے سے بٹا دو۔ اور وہ نوجوان اُسی وقت انتقال کر گیا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اُس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۱۲۲، خصائص الکبریٰ ص ۲۲، ج ۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ مکتوبٌ فی التَّوْرَةِ صِفَةُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يَدْخُلُ مَعَهُ تُوْرَاتٍ مِّنْ
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات درج ہیں۔ اور یہ بھی درج ہے کہ
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ (ترمذی شریف ص ۱۲۲)

خصائص انجیری ص ۴۲ ج ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۵، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۵

حضور اکرم قرآن اسی طرح پڑھتے ہیں
جیسے تورات میں ذکر ہے !

علامہ یوسف بن اسماعیل النہانی قدس سرہ
الزبانی تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ یہودیوں کا ایک جنید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سورۃ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ تو اُس عالم
نے عرض کیا یا مُحَمَّدٌ مَنْ عَلَّمَكَهَا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ
کو اس سورۃ کی کس نے تعلیم دی ہے۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کے اس ارشاد پر یہودی عالم نے تعجب کیا جب وہ یہودی عالم اپنے
یہودیوں کی طرف گیا تو واضح الفاظ میں ان سے کہنے لگا۔ وَاللّٰہِ اَنْتَ مُحَمَّدٌ
لَیَقْرَأَ الْقُرْآنَ کَمَا اُنْزِلَ فِی التَّوْرَةِ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک کو اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ توراۃ میں نازل
ہوا ہے۔ یہ سن کر ان یہودیوں میں سے ایک گروہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ گروہ نے آپ کی صفات کو پہچانا اور مہر نبوت کو جو آپ کے
کنڈھوں کے درمیان بھتی دیکھا اور آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ (حجة اللہ علی العالمین)

تورات اور انجیل میں نعت مصطفیٰ
حضرت فلتان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مری

بیٹے تھے کہ ایک شخص آیا تو اُس کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسبیم نے فرمایا اَلْقِ التَّوْرَةَ
کیا آپ نے تورات پڑھی ہے؟ تو اُس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا انجیل کو بھی پڑھا ہے؟
تو اُس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ فَمَا مِثْلُہٗ هَلْ تَجِدُ فِی التَّوْرَةِ وَالْانْجِلِ کیا
تو نے تورات اور انجیل میں میرے متعلق پڑھا ہے؟ تو اُس نے عرض کیا۔ ہاں۔ تَجِدُ
نَعْتًا مِّثْلَ نَعْتِكَ وَ مِثْلَ هَيْئَتِكَ وَ مَخْرَجِكَ ہم نے آپ کی صفات تورات اور
انجیل میں پڑھی ہیں۔ آپ کی شکل و صورت اور آپ کی ہجرت کرنے کی جگہ کے متعلق بھی

پڑھا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہم میں سے ہوں گے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو ہم کو اندیشہ ہوا کہ آپ کہیں وہ ہی نہ ہوں۔ پس ہم نے غور کیا تو اندازہ لگایا کہ آپ وہ نہیں ہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میں کیسے وہ نہیں ہوں؟ تو اس نے کہا۔ اس نبی کے ساتھ اس کی امت سے ستر ہزار ایسے افراد ہوں گے جن پر حساب اور عذاب نہیں ہے۔ اور آپ کے ساتھ اتنی تعداد نہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا نَأْهُوُ وَارْتَهُمُ لَأُمَّتِي وَارْتَهُمُ لَا كَثْرُ مِنْ سَبْعِينَ آلْفًا۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں ہی وہی ہوں اور وہ میری امت ہے۔ اور تحقیق وہ ستر ہزار سے بھی زیادہ تھے۔

(حجة اللہ علی العالمین للنبھانی ص ۱۲۲-۱۲۳)

انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات | علامہ جلال الدین سیوی محدث ابو نعیم، علامہ حلبی، علامہ یوسف نبھانی اور علامہ

اسماعیل حقی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفتخرین نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر وہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اس کی میت کو مزبلہ دروڑی، کوڑا کرکٹ والی جگہ پر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ اس شخص کا جنازہ پڑھو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ تو مبنی اسرائیل اس کے متعلق یہ شہادت دیتی ہے کہ دو سو سال تک یہ شخص تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو کہا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہے۔

إِنَّا أَنشَأْنَا نَسْرَ التَّوْرَةِ وَنَظَرْنَا إِلَىٰ اسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَىٰ عَيْنَيْهِ وَحَصَلَتْ عَلَيْهِ فَشَكَرَتْ لَهُ ذَالِكَ وَغَفَرَتْ ذُنُوبَهُ وَذَوَّجَتْهُ سَبْعِينَ حُورًا

مگر وہ جب تورات کھولتا اور میرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام دیکھتا تو وہ اس نام مبارک کو چومتا اور اپنی آنکھوں پر لگا اور اس پر درود بھیجتا۔ پس اس کے بدلے میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور ستر حوریں

سے اس کا نکاح کر دیا۔

(خصائص البکری ص ۱۲۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۳۴ ج ۱، حجة الله على العالمین ص ۱۲۴، حلیۃ الاولیاء ص ۴ ج ۲)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں لکھا ہے کہ

بود در انجیل نام مصطفیٰ آل سرغیبہاں بحر صفا!

بود ذکر علیہ ہا و شکل او بود ذکر غزوہ و صوم و اکل او

طائفہ نصرانیان بہر ثواب چوں رسیدند نے بدال نام و خطاب

بوسہ داندی بدال نام شریف رونہا دندی براں وصف لطیف

(مثنوی شریف ص ۲ دفتر اول)

لے 'وہابیہ کے آرگن' اجمہدیش دہلی میں درج ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور بالکمال انسان تھے بحر تصوف کے ثناور تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصل صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت بحال کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ (پندرہ روزہ اخبار اجمہدیش دہلی ص ۱ کالم ۱)

میرے مولوی اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مثنوی مولوی بہت قرآن در زبان پہلوی۔ نیز جامی امدلوا فی صاحب مہاجرینی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے۔ اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے۔ اور اس کو بڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔

(التذکرہ ص ۱۱۶ جلد سوم۔ امداد المشاق ص ۲۲-۲۷)

فاسم نانوتوی نے مثنوی کے بارے کہا ہے کہ تین کتاب البیہ، قرآن شریف، بخاری شریف، مثنوی شریف

اشرف علی تھانوی کا خیال ہے کہ بعض مذاق کے لیے مثنوی شریف بمنزلہ ذکر اللہ ہے۔ عبد الغنی پھولپوری دیوبندی

کے رائے ہے کہ مثنوی سینے میں عشق خداوندی کی آگ لگا دیتی ہے (معارف مثنوی ص ۲۷ مولوی محمد اختر دیوبندی)

(فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

مولوی اشرف علی تھانوی | ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انجیل میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

نام مبارک لکھا تھا۔ جو پیغمبروں کے سردار اور دریائے صفائیں۔ آپ کا علیہ شریف بھی اس میں مذکور تھا۔ اور آپ کی صورت و شکل کا اور آپ کے جہاد کا اور روزہ اور اکل و شرب کا۔ ان سب امور کا اس میں بیان تھا۔ نصرانیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی کہ جب اس مبارک نام و خطاب پر (تلاوت کرتے وقت) پہنچتے تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے اسم شریف پر بوسہ دیتے اور آپ کے اوصاف لطیف پر زحمار ملتے۔ (محبت و تعظیم سے)

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چومنے کی برکت | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نصرانیوں کے اس عمل کو نام محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کو چومنا اور آنکھوں پر رکھنے کی برکت سے جو فائدہ اور نفع حاصل ہوا۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

امین از شر امیران و وزیر
نسل ایشان نیز ہم بسیار شد
در پناہ نام احمد مستجیر
نام احمد ناصر آمد یار شد

(مثنوی شریف ص ۲۷)

اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے دیوبندیوں کے رہنما اور مقتدار مولوی اشرف علی تھانوی رقمطراز ہیں۔

وہ لوگ (اس عمل کی برکت سے) فتنہ (وزیر) اور خوف (محاربہ امراء) سے مامون رہے۔ نہ امراء کا شر (جنگ کہ ہلاکت جسمانی تھا) ان کو پہنچا اور نہ وزیر کا فتنہ (اضلال کہ ہلاک روحانی تھا) ان تک آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی پناہ میں ان کو پناہ مل گئی۔ اور ان سے ان کی نسل بھی بہت بڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ان ناصر اور رفیق ہو گیا۔ (کلید مثنوی ص ۱۵۱ از اشرف علی)

اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند
تا کہ نور شس چوں مدد گاری کند

نام احمد چوں حصارے شد حصیں تاجہ باشد ذات آل روح الامین

(شعری شریف ص ۲۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسی رفاقت کرتا ہے تو آپ کا نور مبارک (ذات مبارک) تو کیسی مدد کرتا رہا ہوگا۔ شعر اول کی شرح ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسا قلعہ مستحکم ہے (کہ شرمد کو نہیں آنے دیتا) تو آپ کی ذات مبارک جس کو اوپر نور کہا تھا کیسی ہوگی؟ آپ کو روح اس واسطے کہا کہ آپ کا اتباع باعث حیات روحانی ہے اور روایات سیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ایجاد خلق ہونا بھی مذکور ہے۔ تو اس اعتبار سے آپ حیات ظاہری کے بھی سبب ہیں۔

کلید شعری ص ۱۵۵-۱۵۶
۱۱۶

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے کو بھی لیتا ہے بنا نام محمد

اسم محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :

واں گروہ دیگر از نصرانیاں	نام احمد داستندے مستہاں
مستہاں خوار گشتند از رفتن	از وزیر شوم راے شوم فن
مستہاں خوار گشتند آں فریق	گشتہ محروم از خود و شرط طریق
ہم محبط دین شان و حکم شان	از پئے طوبار مائے کثر بیاں

مولوی اشرف علی تھانوی اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان نصرانیوں میں دوسرا گروہ اور تھا کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے قدری کرتے، وہ لوگ اس منوس وزیر کے سبب فتنوں سے ذلیل و خوار ہو گئے اور اپنی ہستی سے محروم ہوئے۔ (کہ قتل کئے گئے) اور دین سے بھی محروم ہوئے (کہ وزیر نے عقائد خراب کر دیئے) اور ان کا مذہب اور احکام بھی ان طوماروں کی وجہ سے مجبوط ہو گیا۔ (یہ ضرر ان کی نسل میں باقی رہا) (کلید شعری ص ۱۵۵ از اشرف علی تھانوی)

یہودی مولویوں کا افسار نور محمدی کو کوئی ختم نہیں کر سکتا

علامہ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان حضرت
ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب قبائل کے ہمراہ جا رہے
تھے کہ ایک مقام پر یہود اور ان کے اکابر علماء بیٹھے

ہوئے تھے۔ جب یہودیوں کے مولویوں نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو ان کو نور
محمدی ان کی مبارک پیشانی میں نظر آیا۔ تو وہ بہت سٹپٹے کیونکہ وہ نور ان کو گراں
گزرا۔ اور زور زور سے رونے لگے۔ تو دوسرے یہودیوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا
مَا لَكُمْ تَبْكُونَ اے ہمارے سردار وتم کیوں روتے ہو؟ تو مولویوں نے جواب دیا
بَكَوْنَا وَخُذْنَا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَظْهَرُ بِهٖمَارَا رَوْنًا اور غمگین ہونا
اس بستی سے ہے جو اس شخص ہاشم سے ظاہر ہوگی نیز کہا اِنَّ هَذَا الرَّجُلَ يَظْهَرُ
مِنْ زُرِّيَّتِهِ رَجُلٌ يَكُونُ مِنْهُ بَوَارِكُمْ وَحَدَابٌ دِيَارِكُمْ بے شک اس شخص
حضرت ہاشم کی اولاد سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو تمہاری اور تمہارے شہروں کی
تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ جس کا تذکرہ ہماری کتابوں میں بھی درج ہے اس کا نام
ماحی درج ہے۔ جب یہودیوں نے سنا تو ان میں بھی کھرام مچ گیا اور رونا شروع کر دیا
انہوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا۔ اس کا خاتمہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ تو انہوں نے
جواباً کہا کہ اس کے خاتمہ اور مٹانے کے لیے تمہارا کوئی حیلہ کارگر ثابت نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ
اس پر آسمان سے وحی نازل فرماتے گا۔ (کتاب الانوار و مصباح السور الافکار ص ۱۱)

رفعتِ ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں!

حضرت ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے روایت
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی عالم کی گفتگو
نقل فرمائی ہے کہ حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایک دن یہود کے مدرسہ میں
تشریف لے گئے اور یہودیوں کو فرمایا جو تمہارا سب سے بڑا عالم ہے اس کو میرے پاس لاؤ۔

تو یہود نے عبداللہ بن صوایا کو بارگاہِ نبوی میں پیش کیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے علیحدگی میں حلفاً پوچھا۔ اَتَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کیا تجھ کو علم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو عبداللہ بن صوریانے کہا ہاں! واللہ میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اِنَّ الْقَوْمَ لَیَعْرِفُوْنَ مَا اَعْدِیْتُ وَاِنَّ صِفَتَكَ وَنَعْتَكَ مُبَیِّنٌ فِی التَّوْرَةِ وَلَکِنَّہُمْ حَسَدُوْکَ۔ بے شک یہ قوم سب میری طرح آپ کو رسولِ خدا جانتے ہیں آپ کی صفات اور تعریف کا تو ریت میں واضح طور پر بیان ہے۔ لیکن یہ لوگ آپ کا انکار حسد کے طور پر کرتے ہیں۔ حضورِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن صوریانے کو فرمایا کہ مجھ پر ایمان لانے پر تجھے کون سی چیز مانع ہے۔ تو اس نے عرض کیا میں اپنی قوم سے مخالفت نہیں کر سکتا۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ لوگ آپ کے متبع ہو کر اسلام لے آئیں گے اور پھر میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔ (تیس اربعین ص ۹۸-۹۹)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہود کا قتل کرنے کا ارادہ | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور رؤسائے قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغامِ نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان کا ہی تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا گیا۔ تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے فرزند! تم بغرضِ شکار یہاں سے چلے جاؤ تاکہ تم عورتوں سے نجات پاسکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں زہری کے ساتھ شکار کے لیے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ فَبَیْنَا نَخْنُ فِيْ طَرِیْقِ الْبَرِیْۃِ وَاِذَا بِعَسْکَرٍ مِّنَ الْیَہُوْدِ شَہِدِیْنَ مُیُوْفِیْہُمْ وَہُمْ نَحْوُ مَبْعُوْثِیْنَ فَاَرْمَا۔ ہم جنگ میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک شریہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونٹے ہوئے نمودار ہو گیا۔ ان سے ذرا بے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا ارادہ ہے؟ تو یہودیوں نے کہا۔ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰہِ ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے

ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا مَا ذَنْبُهُ حضرت عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ تو یہودیوں نے کہا۔ لَيْسَ لَهُ ذَنْبٌ وَلَكِنْ فِي ظَهْرِهِ نَبِيٌّ دِينُهُ نَاسِحٌ جَمِيعُ الْأَدْيَانِ وَمِلَّتُهُ مَا حَيَّةٌ لَجَمِيعِ الْمَلِكِ فَخَنُّ نَقْلُ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى لَا يَظْهَرَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عبداللہ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ لیکن اس کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہو گا جس کا دین تمام دیनों کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور نہ ہو۔ حضرت وہب بیان فرماتے ہیں کہ قَبَيْنَا خَنُّ وَآيَاهُمْ فِي الْحَدِيثِ وَإِذَا بَعَثُكَ مِنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوا الْيَهُودَ بِمَنْ أُنْ سَعِ ابْنِي بَاتِيں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اُترا۔ اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔
(بیان المیلاد النبوی ص ۲ تا ۲۸)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کا بیان | حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاہنا اور حضور کی صفت و کمالات اور جن جن باتوں کو ہم حضور کے لیے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے خبر پہنچی میں نے مجیر کہی میری پھوپھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے۔ میں نے کہا۔ اے پھوپھی خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں۔ جس پر موسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے تھے اُسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی یا بَنَ أَخِي أَهَذَا النَّبِيُّ الَّذِي كُنَّا نُنْبِرُ بِهِ أَنَّهُ يُبْعَثُ مَعَ السَّاعَةِ۔ اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی ہم خبر دیتے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔
(دلائل النبوت للبیہقی)

سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی | **بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی ہے** جنت سرکار عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک ساہوکار یہودی تھا۔ جس شب کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ تو وہ ساہوکار یہودی گھر گھر پوچھتا پھرتا تھا کہ
لوگ لاعلمی کا اظہار کرتے تو اُس نے کہا

وَلَدَ هَذَا النَّبِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةُ
الْأَخِيرَةُ بَيْنَ كَتَفَيْهِ عَلَامَةٌ
آج اس امت کا نبی تشریف لے آیا ہے جس کے کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے
اُس کے کہنے کے مطابق لوگ مختلف مکانوں پر معلومات حاصل کرنے کے لیے گئے۔ آخر کار اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام اُنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ لوگوں نے یہودیوں کو خبر دی تو اُس نے کہا میرے ساتھ چلو تاکہ اس بچے کو دیکھیں۔ پس وہ سرکارِ سیدہ طیبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور یہودی نے کہا کہ میں بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں جب اُس نے حبیبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپ کی پشتِ انور کو دیکھا تو وہ یہودی بیہوش ہو کر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُس نے کہا وَاللّٰهِ ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ مِنْ بَنِي اِمْرَئِيْلَ اَفْزَحْتُمْ بِهِ يٰ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَّا وَاَللّٰهُ لَيَسْطُوْنَ بِكُمْ سَبْطُوَّةً يَخْرِجُ خَبْرَهَا مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ خُذَاكِ قَسَمَ بَنِي اِسْرَءِيْلَ سَ نَبُوْتٌ چلی گئی۔ اے گروہِ قریش! کیا تم اس سے خوش ہو! سو بخدا تم پر وہ ضرور غلبہ پائے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی (خصائص البکری ص ۱۲۲-۱۲۳ ج ۱، دلائل النبوة ص ۸۹ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۳ ج ۱، ذرقاتانی ص ۱۲ ج ۱)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان | حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

میں تھا۔ اور اُس وقت میری عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ لیکن اتنی عقل ضرور تھی کہ جو بات سنتا تھا۔ اُس کو سمجھ لیتا تھا۔ ایک دن اچانک میرے کان میں ایک آواز آئی جب میں

نے اس آواز کو غور سے سنا تو دیکھا کہ ایک یہودی مدینہ منورہ کے ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر زور زور سے پکار رہا ہے کہ اے یہود! دوڑو دوڑو۔ میں نے دیکھا کہ یہودیوں کی جماعت اُدھر دوڑی جا رہی ہے۔ میں بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑا جب لوگ اُس کے پاس پہنچے تو اُس سے کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ تو وہ چیخ کر کہنے لگا۔

قَدْ طَلَعَ نَجْمٌ أَحْمَدُ الَّذِي يُولَدُ بِهِ
هَذِهِ اللَّيْلَةَ۔
آج احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستارہ
طلوع ہو گیا ہے۔ اور آج کی رات وہ پیدا

د کتاب الوفا ص ۹ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱، ہو گیا ہے۔
دلائل النبوة بیہقی ص ۹ ج ۱، بشیر حلبیہ ص ۱۱ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱، انوار المحدثہ ص ۱، حجة اللہ
علی العالمین۔ زرقانی شریف ص ۱۱ ج ۱، ماہیت من السنۃ ص ۵۵

عیص نامی راہب کا ولادت، بعثت اور انتقال کا بتانا | امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عمر بن

شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ
هَرَّا الظَّهْمَانِ مِیْنِ اَیْکِ شَامِی رَاہِب رَہْتَا تَحَا۔ جس کا نام عیص تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے
صومعہ (گرجا) میں رہتا تھا۔ اور کبھی کبھی مکہ مکرمہ بھی آتا تھا۔ اور منجہ والوں کو کہتا
تھا کہ اے اہل بایان مکہ! تم میں ایک بچہ پیدا ہوگا۔ سارا عرب جس کے ماتحت اور تابع
ہوگا۔ اور عجم کا وہ مالک ہوگا۔ اور یہ زمانہ اس کے ظہور کا زمانہ ہے۔ جو شخص اُس کے زمانہ
کو پائے اُس کی اتباع اور اطاعت کرے گا۔ وہ بہت خوش بخت اور سعادتمند ہے۔ اور
جو اُس کی مخالفت کرے گا وہ بد نصیب اور بد قسمت ہے نیز اُس نے کہا کہ میں نے اُس
کی تلاش میں خدا کی قسم شراب کی زمین کو خیر باد کہا اور بھوک اور خون کی زمین کو اختیار کیا
ہے۔ جب مکہ مکرمہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اُس گھر میں آتا ہے۔ اُس کے متعلق معلوم
حاصل کرنے کے بعد کہتا کہ ابھی اُس نے ظہور فرمایا ہے۔ جس دن سردی کا نثار علیہ افضل
الصلوة والتیمات پیدا ہوئے تو وہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اُس کے پاس
گئے اور اُس کو آواز دی۔ تو اُس نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں عبدالمطلب

ہوں تو اُس نے کہا: آپ اُس کے جدِ امجد ہیں۔

بے شک وہ رطاکا جس کے متعلق میں تمہیں باتیں
سناتا تھا۔ آج سوموار کے دن پیدا ہو چکا ہے
اور بحیثیت نبی ان کی بعثت بھی سوموار کو ہو گی۔
اور ان کا انتقال بھی سوموار کو ہو گا۔ اور آج کی
رات ان کا ستارہ طلوع کر چکا ہے۔

فَقَدْ وُلِدَ ذَاكَ الْمَوْلُودُ الَّذِي
كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَهُوَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَمُوتُ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتَجْمَعُ الْبَارِحَةُ
(خصائص الکبریٰ ص ۱۲۵ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں حطیم کعبہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خواب

خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان درخت زمین سے اُگا اور بڑھتے بڑھتے آسمان تک پہنچ گیا۔ اور اُس
کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں۔ اُس درخت سے روشنی ہی روشنی نکل رہی تھی بلکہ اُس
کی روشنی اور نور سورج کی روشنی سے بھی ستر گنا زیادہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ عرب و عجم والے سب
اس درخت کے سامنے سر بسجود ہو گئے۔ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ
قریش کے کچھ لوگ اس درخت کی شاخوں سے لپٹ گئے۔ اور بعض حضرات کو دیکھا کہ وہ اس کو
کاٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن جو کاٹنے کی نیت سے اس درخت کے قریب ہوتے ہیں تو ایک خوبصورت
نوجوان ان کو روکتا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل انسان کوئی نہیں دیکھا تھا۔
اور نہ ہی اُس سے زیادہ خوشبو میں نے کسی جسم سے ظاہر ہوتی دیکھی۔ میں نے چاہا کہ میں بھی اس
درخت کے ساتھ لپٹ جاؤں مگر نہ لپٹ سکا۔ میں نے اُس حسین نوجوان سے اس کی وجہ پوچھی
تو اُس نے کہا کہ آپ کی قسمت میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ کن کی قسمت میں ہے؟ تو اُس
نے جواب دیا کہ جن حضرات نے آگے بڑھ کر شاخوں کو تھام لیا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور اپنا خواب ایک کاہنہ کے
پاس جا کر سنایا۔ تو خواب سنتے ہی اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور اُس نے کہا۔ اِنَّ
صَدَقْتُ رُؤْيَاكَ لَيَكُوْمُ مَجْنٍ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ يَمْلِكُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ
وَيَدِينُ لَهُ النَّاسُ۔ اگر آپ نے خواب سچ سنایا ہے تو آپ کی پشت سے ایک ایسی ہستی پیدا

ہوگی جو مشرق و مغرب کی بادشاہ ہوگی۔ اور لوگ اُس کے آگے ٹھک جائیں گے یعنی اُس کے
نیاز مند ہو جائیں گے۔ (خصائص الکبر للکبریٰ ص ۹۸-۹۹ ج ۱، از قانی شریف مسج ۱، کتاب الوفا)

اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی | جس شب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی تو اہل کتاب کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کی بعثت اب قریب ہے
اور بعثت کے قُرب کا علم اُن کو اس طرح ہوا کہ جامہ صوف جس میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو
کافروں نے شہید کیا تھا، وہ جامہ صوف خُون آلودہ اُن کے پاس تھا۔ کتب آسمانی میں یہ لکھا تھا
کہ جب یہ جامہ تازہ خون سے تر ہو جائے گا۔ اور خون کے چند قطرے زمین پر گریں گے تو یہ نبی
آخر الزمان کے والد ماجد کی پیدائش کی علامت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
ولادت سے واقعہ ان کے وریش آیا تو ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کے والد ماجد کی
ولادت ہو گئی ہے۔ اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن ہو گئے اور اُن کے قتل
کے ورپے ہو گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۲ ج ۱، خیر المونس ص ۱۵۹ ج ۲، موار الخفیہ ص ۱۵۹)

حضرت عبدالمطلب کو یہودی کی مبارک | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں حضور
پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کے موسم میں میں ملک
یمن تجارت کے لیے جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک یہودی کا بن ملا جو زبرد پر چڑھا تھا اُس نے مجھے
دیکھ کر کہا کہ اے عبدالمطلب کیا آپ مجھے اپنے نعتے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں میں نے اس کو
اجازت دے دی۔ تو اُس نے ناک کے دونوں تختوں کو نور سے دیکھا اور کہنے لگا۔ اَجِدُ فِي
اَجَدٍ مِّنْ خَدَيْكَ مُلْكًا وَفِي الْاٰخِرِ نَبُوَّةٌ میں نے تمہارے ایک نعتے میں بادشاہت
اور دوسرے میں نبوت دیکھی ہے۔ اُس کے بعد اُس نے مشورہ دیا کہ اگر بنی زہرہ کے قبیلہ سے
شادی کر کے تو یہ بات ہو سکتی ہے۔ جب حضرت عبدالمطلب واپس آئے تو آپ نے مالہ بنت وہب
بن عبدالمناف بن زہرہ سے شادی کی۔ تو اُس سے حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت آمنہ بنت وہب سے

شادی کی تو ان سے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت شریفہ ہوئی۔
(کتاب الوفا ص ۸۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱)

علامہ یوسف بن اسماعیل | حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما کے ادا کا بیان | البھانی قدس سرہ النورانی

نے تحریر فرمایا ہے کہ ”زہیر بن ابوسلمی رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی ایک مجلس میں میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کتاب کہہ رہے تھے قَدْ قَرُبَ مَبْعَثُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ پاك صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ تو میں نے ان کو اپنا خواب سنایا کہ آسمان سے ایک رسی ظاہر ہوئی اور میں نے اس رسی کو پھڑکنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا مگر میں اس رسی کو نہ پھڑک سکا۔ فَأَوَّلَ ذَلِكَ بِالنَّبِيِّ يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَ أَنَّهُ لَا يُدْرِكُهُ تَوَاهُنُ نَفْسِهِ اس کی تعبیر یہ بتائی کہ نبی آخر الزمان مبعوث ہونے والے ہیں۔ اور یہ شخص اُن کو نہیں پاسکے گا۔ پس میں نے اپنے بیٹوں کو یہ خواب سنایا اور تعبیر بھی بتائی۔ وَأَمَرَهُمْ وَأَوْصَاهُمْ أَنْ أَدْرَكُوا أَنْ يُسَلِّمُوا اور ان کو حکم اور وصیت کی کہ اگر نبی کو پائیں تو اس پر اسلام لائیں۔

ان کے بیٹوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا۔ اور ان کے بیٹے زہیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔ پھر اس کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں مشہور قصیدہ بانت سعاد لکھا۔ اور بارگاہِ نبوی میں پڑھا تو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر ان کو چادر مبارک عنایت فرمائی۔“

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۱)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اپنی اُمتِ محمدیہ کی شان | تصنیف لطیف مدارج النبوت شریف میں رقمطراز ہیں کہ

ابونعیم بروایت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں۔ کہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ لوگ حساب کتاب کے لیے جمع ہوتے ہیں اور تمام نبیوں کو بلایا گیا ہے۔ جملہ نبی اپنی اپنی اُمت کے ساتھ آئے اور ہر نبی کے لیے دو نور اور ہر اُمتی کے لیے ایک نور جو ان کے ساتھ چلتا تھا۔ دیکھا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا گیا تو آپ کے ہر موئے تن مبارک کے ساتھ ایک ایک نور تھا۔ اور آپ کے ہر امتی کے ساتھ دو نور تھے۔ اس پر کعب احبار رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے دریافت کیا کہ تم نے جو اپنے خواب کی تفصیل بیان کی ہے کیا تم نے ایسا کہیں پڑھا ہے؟ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! خواب میں ایسا دیکھنے کے سوا کہیں اور کسی جگہ ایسا نہیں پڑھا۔ تو حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں کعب کی زندگی ہے۔ یہ صفت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی ہے۔ اور وہ صفت تمام نبیوں اور ان کی اُمتوں کی ہے۔ یہی کتاب الہی میں ہے۔ گویا کہ تو نے توریت میں اسے پڑھا ہے۔

(مدارج النبوت فارسی ج ۱)

دیوبندی حضرات کے مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی

حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان

ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، فرماتی ہیں کہ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میرے باپ اور چچا دونوں آپ کے سونے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد اور چچا دونوں بہت بڑے یہودی علماء میں سے تھے۔ دونوں نے بڑی دیر تک آپ کے گھٹو کی جب گھر واپس آئے تو میں نے اپنے کانوں سے ان کی باتیں سُنی ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ واقعی یہ وہی نبی ہیں۔ جن کی خبریں ہماری کتابوں میں ہیں۔ میرے چچا نے والد سے دریافت کیا۔ خدا کی قسم! یہ والد صاحب کا جواب تھا۔ چچا بولے۔ کیا تم کو اس کا یقین ہے۔ ہاں والد نے کہا چچا نے دریافت کیا کہ بھر کیا ارادہ ہے! والد نے کہا کہ جب تک جان میں جان ہے مخالفت کروں گا۔

(معالم القرآن ج ۱ از محمد علی کاندھلوی)

غیر مقلدین کی شہرہ آفاق شخصیت نواب صدیق حسن
تورات میں مدینہ منورہ کے نام | خاں محبوباوی نے اپنی تفسیر ترجمان القرآن، بطائف

ابیان میں لکھا ہے کہ سہیل کا قول ہے کہ تورات میں مدینہ منورہ کے گیارہ نام ہیں۔ مدینہ
طابہ، طیبہ، جلدیہ، حابرہ، مجتہ، مجوثرہ، قاصمہ، مجبورہ، عذرا، مرحومہ۔

(ترجمان القرآن بطائف البیان ص ۲۶۸ ج ۱۱)

کعبہ حبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مدینہ کو خطاب
کر کے فرماتا ہے۔ یَا طِيبَةُ وَيَا طَابَةَ وَيَا سَكِينَةَ لَا تَقْبَلِي الْكُنُوزَ اَرْفَعِ اجَا جِدَّكَ عَلٰى
اجاجير لقري۔

(ترجمان القرآن ص ۲۶۸ ج ۱۱)

تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام | حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں :- تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام ہیں

(خصائص الکبریٰ ص ۲۷۱ ج ۱)

(خصائص الکبریٰ ص ۲۷۱ ج ۱، ترجمان القرآن ص ۲۶۸ ج ۱۱، حجتہ اللہ ص ۱۲۵)

سیدنا موسیٰ کا اُمتِ محمدیہ میں داخل ہونے کی دعا فرمانا | حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اِنَّ مُوسٰی لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ
التَّوْرَةُ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی انہوں نے اس میں اس اُمت
مرحومہ کے فضائل پڑھے تو بارگاہِ الہی میں عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَنْوَاحِ اُمَّةً هُمْ
الْاَحِدُونَ السَّابِقُونَ اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا
تذکرہ پایا ہے جو سب سے آخری ہوگی مگر سب پر سبقت لے جانے والی ہے۔ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ
اس کو میری اُمت بنادے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تِلْكَ اُمَّةٌ اَحَدُہٗ اَحَدٌ مَّحَبَّةً صَلَّى اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَنْوَاحِ اُمَّةً هُمْ السَّابِقُونَ
الْمَشْفُوعُونَ لَهُمْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے ربِ کریم! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت
کا تذکرہ دیکھا ہے جس کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت قبول فرمائی جائے گی پس اس کو

میری اُمت بنا دے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت ہے پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ هُمْ الْمُسْتَجِیْبُونَ الْمُسْتَجَابَ لَهُمْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب کائنات! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا ذکر خیر دیکھا ہے کہ جو تیری طرف رجوع کرتی رہے گی اور تو اس کی دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشا رہے گا۔ اس میری اُمت بنا دے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اَنَا جِیْلُهُمْ فِی صُدُوْرِهِمْ لَیْعُرُوْنَهَا ظَاہِرًا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب اکبر! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا بیان پڑھا ہے کہ جو تیرے احکامات کی کتاب کو اپنے سینوں میں محفوظ کرے گی۔ اور اُسے ازبر پڑھے گی اُسے تو میری اُمت کر دے۔ تو ارشاد باری ہوا وہ حضرت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر التجا کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَا کُلُوْنَ الْغَنَیْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے رب میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا حال پڑھا ہے جو فنی کھائے اُسے تو میری اُمت قرار دے دے تو فرمان ہوا کہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ و النساہ کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَةَ فِی بَطُوْنِهِمْ وَ یُؤْجِرُوْنَ عَلَیْهَا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے پروردگار! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت دیکھا ہے جو صدقہ خود کھائے گی لیکن اس پر بھی وہ ثواب کی حقدار ہوگی۔ اس کو میری اُمت بنا دے تو جواب ملا وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اِذَا هُمْ اَخَذُوْهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَ لَهَا حَسَنَةً وَ اِجْدَةً فَانْ عَمَلَهَا کَتَبَ لَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب العالمین! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جب وہ لوگ نیکی کا ارادہ کریں گے تو ایک نیکی کا ثواب ان کے اعمال میں اسی وقت لکھ لیا جائے گا۔ خواہ اُس پر عمل نہ کر سکیں اور اگر اس نیکی کو کر لیں تو ان کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ جائیں گی۔ اس اُمت کو میری اُمت بنا دے تو ارشاد ہوا کہ وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ و التسلیم

کی اُمت ہے۔ پھر عرض کرنے لگے یا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ اِذَا هُمْ اَحَدٌ
 هُمْ بِسَیِّئَةٍ وَّلَمْ یَعْمَلْہَا لَمْ یُکْتَبْ وَاِنْ عَمَلْہَا کُتِبَتْ عَلَیْہِ سَیِّئَةٌ وَّاجِدَةٌ فَاَجْعَلْہَا
 اُمَّتِیْ۔ اے رب تعالیٰ! میں نے تورات کی تختیوں میں سے ایک اُمت کے متعلق پڑھا
 ہے۔ کہ وہ لوگ اگر بُرائی کا قصد کریں گے۔ اور اُس کا ارتکاب نہ کر سکیں گے تو کوئی گناہ نہیں
 لکھا جائے گا۔ تو اس اُمت کو میری اُمت بنادے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حضرت احمد
 مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا۔ یا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی
 الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ یُّوْتُوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَالْاٰخِرَ فِیَقْتُلُوْنَ قُرُوْنَ الصَّلَاةِ
 الْمَسِیْحِ الدِّجَالِ فَاَجْعَلْہَا اُمَّتِیْ۔ اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں
 ایک اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جن کو اول و آخر کا علم عطا فرمایا جائے گا اور وہ گمراہی کے
 سب سے بڑے مرکز دجال کے ساتھ جہاد کریں گے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہلاک
 کرنا ہے۔ اُسے میری اُمت بنادے۔ تو جواب ملا وہ تو حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وآلہ وسلم کی اُمت ہے اس کے بعد حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا یا رَبِّ
 فَاَجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةٍ اٰخَرًا اے رب کریم! پس مجھے نبی احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کا اُمتی بنادے۔ (جواہر البحار ص ۴۷ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۲۹ ج ۱،

جلال الافہام ص ۱، الصلوٰۃ والسلام ص ۱۴، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۱)

موجودہ انجیل میں نبی آخر الزمان کی شان

مددگار اور حاضر و ناظر نبی | انجیل یوحنا میں ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ کے درخواست کروں گا تو وہ

تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴، آیت ۱۵-۱۶)
 ابد تک ساتھ رہنے والا مددگار نبی سرور کائنات، عزیزوں کے غمگسار، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ہیں جن کے متعلق رب العالمین نے واضح الفاظ میں قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ
 أَنْفُسِهِمْ۔ (پ ۱۷ ع ۱۷)

دوسرے مقام پر رسول معظم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہی فرمایا
 لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
 عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
 عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ
 رَحِيمٌ۔ (پ ۱۷ ع ۵)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے
 وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے
 تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر کمال
 مہربان رحمت والے
 میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ
 تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (یوحنا باب ۱۷ آیت ۷)

۱۔ دیوبندیوں کے مقتدر مولوی قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ کو دیکھئے تو
 یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان
 کے ساتھ حاصل نہیں۔ کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہوا اور اگر بمعنی احب یا اولیٰ بالتصرف ہو جب بھی یہی بات لازم آئے گی۔ کیونکہ
 اجنبیت اولویت بالتصرف کے لیے اقربیت تو وجہ ہو سکتی ہے برعکس نہیں ہو سکتا (تحدیر الناس من مطبوعہ دیوبند)

اسی لیے تو اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو مسلمانوں کے لیے احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ
بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پک ع ۸)

کس نکل کی ہے سواری کس کی ہے انتظاری !

یہ دھوم جس کی قدرت پیسہ مچا رہی ہے !

شوکِ مصطفیٰ | پُرانا عہد نامہ کی کتاب 'طاکی' کے باب نمبر ۲ کی ابتداء میں ہے کہ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہِ راست کرے گا۔ اور خداوند جس کے تم طالب ہونا گہاں اپنی ہیکل میں آ موجود ہوگا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزو مند ہو آئے گا۔ ربُّ الافواج فرماتا ہے۔ پر اُس کے آنے کے دن کی کس میں تابے۔ اور جب اُس کا ظہور ہوگا۔ تو کون کھڑا رہ سکے گا۔ (طاکی باب آیت ۲۱)

اس پیشگوئی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جس شان و شوکت سے تشریف آوری ہوئی کا تذکرہ ہے کہ اُس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے اور جب اُس کا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا کے الفاظ سے اظہارِ شمس ہے۔ کتب سیراٹھا کر دیکھیں ان میں درج ہے کہ جب حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدمِ مہمنت لزوم سے کائنات کو بقیعہ نور بنایا۔ بت سرنگوں ہو گئے۔ کعبہ تعظیماً جھک گیا۔ آسمان کے ستارے جھک گئے۔ پرند، چرند اور درند ایک دوسرے کو مبارک بادی دے رہے تھے۔ طائفہ اور حواریں خوش تھیں۔ عرش و فرش پر آپ کی آمد آمد کے تذکرے تھے۔ قیصر و کسری کے محلات کے کنگرے گر پڑے آتش کدہ فارس بجھ گیا۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجددین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ کو مجرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر پڑا

فاتح رسول | انجیل کی کتاب 'یوحنا عارف کا مکاشفہ' کے باب ۶ میں ہے کہ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے

اُسے ایک تاج دیا گیا۔ اور وہ فتح کرتا ہوا نکلتا تاکہ اور بھی فتح کرے (مکاشفہ باب آیت ۲)
 یہ پیشگوئی بھی سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ آپ
 کی سواری گھوڑا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ میں عربی کمان رکھتے تھے خطبہ جمعہ کے وقت بھی اکثر عربی
 کمان رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو تیر اندازی کا حکم بھی فرمایا جیسا کہ ارمو افان ابکم کان رامیا کے
 حکم سے واضح ہے۔ آپ کو کل کائنات کی سرکاری کاتاج عطا فرمایا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے فرمان ہیں۔ انا سید آدم وانا سید المرسلین ولا خیر۔ آپ کے اسماء شریفہ میں سید آپ
 کا اسم شریف ہے۔ فتح کا ذکر رب العالمین نے اس طرح فرمایا:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا (پطع) بیشک ہم نے آپ کے لیے روشن فتح فرمادی۔

تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا
 سارے جہاں میں راج ہے اُن کا

رسول اعظم

انجیل کی کتاب اگر نعتیوں کے باب ۱۲ میں ہے کہ محبت کو زوال نہیں۔ نبوتیں ہوں تو موقوف
 ہو جائیں گے۔ زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گے۔ علم ہو تو میٹ جائے گا۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور
 ہماری نبوت ناتمام۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ (اگر نعتیوں باب آیت ۸ تا ۱۰)
 مندرجہ بالا مضمون میں امام المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
 تشریف آوری کا ذکر ہے۔ کیونکہ پہلے جتنے نبی آئے وہ کسی قوم، کسی علاقہ کی طرف آئے مگر ہمہ گیر
 رسالت کے ساتھ جو رسول مبعوث ہوئے وہ ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہیں
 جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پطع ۱۰)
 قَوْمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
 وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَيَسْرًا جَامِعًا
 تم فرماؤ! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ
 تعالیٰ کا رسول ہوں۔
 اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے
 اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے
 تمہیں بھیجا سامند و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر
 نہاتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور

(پ ۳۷)

چمکا دینے والا آفتاب۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً
لِّلنَّاسِ مَبَشِيرًا وَنَذِيرًا۔
(پ ۹۷)

اور محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے
جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا
اور ڈر سنا تا۔

کیا خبر کتنے آسے کھلے چھپ گئے
سارے اچھوں ہے اچھا جسے سمجھئے

انجیل یوحنا میں ہے کہ ایک شخص یوحنا نام آ موجود ہوا۔ جو خدا کی طرف سے
بھیجا گیا تھا۔ یہ گواہی کے لیے آیا کہ نور کی گواہی دے تاکہ سب کے اس کے
وسیلہ سے ایمان لائیں۔ وہ خود تو نور نہ تھے مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔ حقیقی نور جو ہر ایک
آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دنیا میں آنے کو تھا۔ وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا
ہوئی اور دنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ (یوحنا باب ۱ باب ۱ تا ۱۰)

اس میں احمد مختار مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا تذکرہ
ہے۔ کیونکہ سرور کائنات سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللّٰهِ نُورٌ میں نور قرار دیا ہے۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے اَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورًا وَكُلُّ خَلْقٍ مِّنْ نُورٍ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور ساری مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔ حدیثِ قدسی بھی ہے۔ لَوْلَاكَ لَمْ يَكُنْ
خَلْقُ الْاَفْلَاقِ۔ اگر محبوب میں سمجھ کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کو ہی پیدا نہ فرماتا۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا کروہ نہ ہوں عالم نہ ہو

قرآن و حدیث کی روشنی میں بھی یہ پیشگوئی حضور پر نور نور علی نور کے متعلق ہی ہے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے کہ لیکن جب وہ یعنی روح
حق آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔

غیب کی خبریں دینے والا نبی

اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں

دے گا۔ (یوحنا باب ۱۲ آیت ۱۲)

اس پیشین گوئی میں بھی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ سچائی کی راہ دکھانے والا اسی نبی آخر الزمان کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی حقانیت کا اللہ کریم نے وَالَّذِي حَبَّأَ بِالْصَّدَقِ وَصَدَقَ بِهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈروا لے ہیں۔ (پہلے ۱) اور

لَيَسِّرَنَّ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ عَمَّتِ دِلَّ قُرْآنِ كِي قِسْم۔ بے شک تم سیدھی راہ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ پر بھیجے گئے۔ (پہلے ۱۸)

آیات میں ذکر فرمایا ہے۔

اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا۔ کا مصداق وہی محبوب رب العلام محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے۔

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ (پہلے ۱۵)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

توہیں آئندہ کی خبریں دے گا میں اُسی شفیع بڑا سید مرلاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی علمی شان کا تذکرہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اور توہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

نبی غیب داں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔

عِلْمُتِ الْعَالَمِينَ وَالْآخِرِينَ میں اولین و آخرین کے علم کو جانتا (تحدیر الناس من مطبوعه دیوبند) ہوں۔

انجیل یوحنا میں ہے کہ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔

دُنیا کا سردار | کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔

(یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۰)

اس بشارت میں جو دُنیا کے سردار کی آمد کا تذکرہ ہے وہ سید العالمین شیخ المذنبین علیہ افضل الصلوة والتسلیم کی ذاتِ بابرکات ہے۔ رب العالمین جل جلالہ نے مجلہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم

سے یوم میثاق کو اسی مہتی کے متعلق وعدہ لیا تھا جس کا تذکرہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا
آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ
لَتَنْصُرُنَّهُ ط (پ ۲ ج ۱۷)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے ان کا عہد
لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف
لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں
کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور
ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ اَوْ اَنَا
سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ۔ (مشکوٰۃ شریف صحیح مسلم شریف)

ستاروں کو کہہ دو کہ کوچ کریں مہتاب منور آتا ہے
قوموں کے پیغمبر آتو چکے اب سب کا پیغمبر آتا ہے
ناظرینے! عیسائی حضرات کی اس محرف شدہ انجیل سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ
سرکارِ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے سرورِ دو جہاں۔ وارثِ کل جہاں۔ مالکِ کون ممالک
باعثِ تخلیقِ زمین و آسمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی آمد آمد بعثتِ مبارکہ اور تشریفِ آوری کی بشارت
اور خوشخبری دی ہے۔ بلکہ ان میں جو کمال تھا وہ سب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تھا۔ اسی
لئے ابنِ حجر نے شرحِ تصدیق ہمزہ شریف میں کہا ہے ۷

كُلُّ فَضْلٍ فِي الْعَالَمَيْنِ فَمِنْ فَضْلِ النَّبِيِّ اسْتَعَارَهُ الْفُضَّلَاءُ۔ !!
جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے۔ وہ اسی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے فضل سے
ملگ کر لی ہے۔

موجودہ انجیل میں شانِ مصطفوی

تاریخِ حضرات: اب عیسائی علماء نے اپنی کتب میں حضور پر نورؐ کے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو نعمت اور توصیف پڑھی اس کو درج کیا جاتا ہے۔

ایک دن سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے کہ نجران کا پادری اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مائے یمین

نجران پادری کا بیان

در کتب خود صفت پیغمبرؐ کے کہ باقی ماندہ از اولاد اسماعیل علیہ السلام کہ ایں زمان ولادت اوست صفت وے چنین وچنان است، میں نے اپنی کتب میں ایک آخری پیغمبر کی صفات پڑھی ہیں۔ اور وہ نبی اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہوگا اور یہ زمانہ اس کی ولادت شریفہ کا ہے۔ اور اس کی یہ صفات ہیں۔ ابھی یہ بات کہ ہی رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجا رسید اسقف بوسے نظر کرد و چشم و پشت و قدم وے را احتیاط نمود و گفت آں پیغمبر کے گفتم ایں است رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے آتے۔ پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص کر آپ کی حتم مبارک پشت مبارک اور قدم مبارک کو احتیاط سے دیکھا پھر کہا کہ میں نے جس نبی کی آمد کا ذکر کیا ہے وہ یہی ہیں۔ یہ کس کے فرزند ارجمند ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ میرے پوتے ہیں۔ ابھی یہ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے کہ ان کے والد ماجد انتقال فرما گئے تھے (شواہد النبوة فارسی ص ۱۲۱)

عیسائی علماء کے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر | حضرت جمہیر بن مطعم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کی ایذا رسانی مجھے سخت ناپسندیدہ تھی۔ جب مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ قریش سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں گے تو میں متوکلہ سے ملک شام چلا گیا وہاں میں ایک گرجا میں پہنچا وہاں کے راہب اپنے سردار کے پاس گئے اور میرے متعلق اس کو بتایا۔ سردار نے ان کو کہا کہ تین دن تک اس کی ہمان نوازی کرو۔ تین دن کے بعد کہا کہ اس کو ضرور کوئی خاص واقعہ درپیش آیا ہے۔ جاؤ اس سے پوچھو کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے حضرت جمہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کر وہ میرے پاس آئے اور پوچھا تو میں نے ان کو جواب دیا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف اتنی بات ہے کہ

اِنَّ فِيْ تَسْلِيَةِ اِبْنِ اِهِيْمَ
اِبْنِ عَتِيٍّ يَزْعُمُ اَنَّهُ
نَبِيٌّ فَاِذَا هُوَ قَوْمُهُ فَخَرَجَتْ
بِسَلَا اَشْهَدَ ذَاكَ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن مکتومہ میں میرے
بچا زاد بھائی کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس پر ان
کی قوم نے ان کو ایذا دینی شروع کی ہے۔ یہ دیکھ کر
میں وہاں سے چلا آیا ہوں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے
ان واقعات کو دیکھوں۔

ان راہبوں نے میری اس ساری داستان اپنے سردار کو سنائی۔ سن کر سردار نے ان کو حکم دیا کہ اس
کو میرے پاس بلاؤ۔ میں اُس کے پاس چلا گیا۔ اور اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ تو اُس نے کہا کہ تم کو یہ ڈر ہے
کہ وہ لوگ اس کو قتل کر ڈالیں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس سردار نے مجھے کہا کہ کیا تم ان کی صورت پہچان
لو گے۔ میں نے کہا ابھی ابھی تو میں ان کے پاس سے آرہا ہوں۔ بعد ازیں اُس نے چند تصویریں دکھائی جو
غلات کے اندر رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ تصویر ان سب تصویروں میں ان کے مشابہ
ہے۔ بس وہی قدر وقامت، وہی جسامت اور وہی آپ کے شانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اُس نے کہا۔
تم کو یہ ڈر ہے کہ وہ ان کو قتل کر دیں گے۔ میں نے کہا میرا یہ یقین ہے وہ تو ان کو قتل بھی کر چکے ہوں
گے۔ تو راہبوں کے سردار نے کہا:

وَاللّٰهُ لَا يَقْتُلُوْهُ وَاَلَيْسَتْ
مَنْ يُسِيْدُ قَتْلَهُ وَاَنَّهُ
لَنَبِيٍّ وَّلَيَّظْهَنَّهُ اللّٰهُ۔ (مصحح الزائد)
۲۳ ج ۱، فتح الباری ص ۷۷، طبرانی شریف
اللہ کی قسم وہ ان کو قتل نہیں کر سکتے بلکہ جو ان کے
قتل کا ارادہ کرے گا اُسی کو وہ قتل کریں گے یقیناً
وہ نبی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ظاہر کرے
رہے گا۔

تاریخ کبیر اور امام بخاری۔ کتاب الوفا لابن جوزی ص ۷۷ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۷۷
حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے نبی پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور مکتومہ میں آپ کی شہرت ہوئی تو اتفاق سے میں
ملک شام کی طرف نکلا۔ جب بصری میں پہنچا تو میرے پاس نصاریٰ کی ایک جماعت آئی اور اُس نے

مجھ سے پوچھا۔

أَمِنْ أَهْلِ الْحَرَمِ أَنْتَ کیا تم حرم کے رہنے والے ہو۔

میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

فَتَعَرَّفْتُ هَذَا الَّذِي تَنْبَأُ کیا تم اس شخص کو بھی پہچانتے ہو جس نے تم میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

میں نے کہا ہاں ان کو جانتا ہوں۔ بعد ازاں وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گرجا میں لے گئے۔ جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ اور مجھے کہا۔

أَنْظُرْ هَلْ تَرَى صُورَةَ هَذَا الْنَبِيِّ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ غور سے دیکھنا کہ ان تصاویر میں اس نبی کی سی کوئی شکل صورت ہے جو نبی تم میں مبعوث کئے گئے ہیں

میں نے دیکھا تو ان میں کوئی شکل و صورت آپ جیسی نہ ملی۔ میں نے ان کو کہا کہ کوئی نہیں ہے پھر وہ مجھے اس سے بڑے گرجے میں لے گئے جس میں پہلے سے زیادہ تصویریں تھیں۔ اور مجھ سے کہا اچھا ان میں سے کسی کی صورت ان سے ملتی جلتی نظر آتی ہے۔ میں نے غور کیا تو ایک تصویر بالکل آپ کے مشابہ تھی۔ بلکہ ایک تصویر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی بھی تھی۔ اس تصویر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ خوب غور سے دیکھنا۔ یہ تصویر تم کو بالکل آپ کی معلوم ہوتی ہے یا کہ نہیں۔ میں نے کہا ہاں پھر آپ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے انہوں نے کہا یہ تصویر۔ میں نے کہا جی ہاں یہی۔ میں اس کا گواہ ہوں کہ یہ آپ کی ہی تصویر ہے۔ پھر انہوں نے کہا:

نَشْهَدُ أَنْ صَاحِبَكُمْ وَ أَنَّ هَذَا

الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِهِ۔ (کتاب الوفا۔

۵۶-۵۷، دلائل النبوت لابن نعیم۔ شواہد النبوة بعد خلیفہ ہیں۔

فارسی ضلہ ترجمان السنۃ ۱۲۵-۱۲۶ ج ۴ از بدر عالم دیوبندی۔ تاریخ کبیر لامام بخاری دلائل النبوت

دیوبندیوں اور غیر مقلدین و مابہیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ بھی

لکھا ہے کہ، قَالَ الَّذِي أَرَاهُ الصَّمَدَ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ

نَبِيُّ الْاَهِلِّ الذِّنْبِيَّ - وہ شخص جو تصویریں دکھا رہا تھا۔ اُس نے کہا کہ جو نبی گزرا ہے اُس کے بعد دوسرا نبی ضرور پیدا ہوا ہے۔ مگر یہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہوگا۔ (الجواب الصحیح ص ۲۷ ج ۲ از ابن تیمیہ)

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ نے ایک روایت درج کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جب مقوقس شاہ مصر اور اسکندریہ کے شاہ نصاریٰ کے پاس گئے تو اس نے ان کو انبیاء علیہم السلام کی تصویریں دکھائیں اور ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کی صورت بھی دکھائی جس کو دیکھ کر فوراً انہوں نے پہچان لیا۔ (الجواب الصحیح ص ۲۷ ج ۲)

مقوقس شاہ مصر کا بیان | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقوقس کے پاس گیا۔ تو اُس نے مجھے کہا۔ اِنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ

وَلَوْ اَصَابَ الْقَبْطَ وَالسُّوْمَ اتَّبَعُوْهُ ۚ بے شک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اگر قبطلی اور رومی حضرات کو بھی آپ کی خبر پہنچے تو وہ بھی ان کی اتباع کریں۔ (کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱ ج ۱)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بت منگوان ہوں گے | حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

فرماتے ہیں کہ سطح غسانی ایک ایسا کاہن ہوا ہے کہ جس کا اپنی تمام اولاد میں مثیل پیدا نہیں ہوا۔ اس کے بدن میں سوائے سر کی کھوپڑی اور ہاتھ کی ہتھیلی کے کوئی ہڈی اور پٹھے نہ تھے۔ اور اُس کی زبان کے سوا کوئی عضو بدن متحرک نہ تھا۔ اس کے لیے کھجور کے پتوں اور شاخوں کا ایک تخت بنا ہوا تھا جس میں پامنتی سے لے کر بالیں تک چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے۔ جیسے کپڑے میں ہوتے ہیں۔ اُسے اس تخت پر بٹھا کر جہاں چاہتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ اسے مکہ معظمہ لائے تو قریش میں سے چار آدمی تحالف لے کر اُسے دیکھنے کے لیے آئے۔ انہوں نے تحالف کو اور اپنے حسب نسب کو اس کے پوشیدہ رکھا اور کسی دوسرے حیلے سے اپنی نسبت ظاہر کر دی اس نے کہا تم اس قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمہارا تعلق قریش سے ہے۔ انہوں نے اپنے تحالف اس کے سامنے پیش کیے اور اس سے مستقبل کی باتیں پوچھنے لگے اُس نے بہت سی باتیں بتائیں در آخر گفت کہ درمگہ جو ہے میرا یدانہ

عبد مناف کہ براہ راست خواند و اصنام را نگوئند گرواند و خدائے یگانہ را پرستد و دوسے را خلفاء باشند و نشان ہر یک اہ تفصیل باز گفت و ہمچنین از طو کے کہ بعد از ایشان باشد خبردار و تفصیل آن در کتب مبسوطہ مسطور است۔ آخر کار کہا کہ عبد مناف کی پشت سے ایسا ایسا جوان پیدا ہوگا۔ جو از خود پڑھا لکھا ہوگا۔ بتوں کو رنگوں کے خدائے واحد کی عبادت و بندگی کرے گا۔ اُس کے خلفاء ہوں گے پھر ان خلفاء کی نشانیاں تفصیل سے بتائیں اور اس طرح جو جو بادشاہوں کے بعد ہونے والا ہے۔ خبر دی جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

(شواہد النبوت فایسی ص ۱۴۸، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۶۹، انصاف لکبری ص ۵۸ ج ۱)

رسالتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تاقیامت ہوگی | یمن کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے

خوب دیکھا جس سے وہ بہت پریشان ہو گیا۔ اُس نے کاہنوں اور نجومیوں کو جمع کیا۔ اور اُن سے اپنا خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق دریافت کیا۔ کاہنوں اور نجومیوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم اپنا خواب بیان کرو۔ تاکہ ہم اس کی تعبیر بیان کریں۔ بادشاہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم خود ہی میرا خواب بیان کرو تاکہ مجھے اطمینان قلبی ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا ایسا کام کو سطح غسانی اور شق کاہن ہی کر سکتے ہیں۔ بادشاہ نے سطح سمیت تمام نجومیوں کو بلا بھیجا پہلے سطح آیا اور بادشاہ کا خواب خود ہی اُس نے بیان کیا۔ کہنے لگا تو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی چیز راکھ کی طرح جلی ہوئی اندھیرے سے باہر نکلی ہے۔ اور اُسے سب کھایا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تیری سلطنت پر عبثہ والے غالب ہو جائیں گے۔

بادشاہ: نے پوچھا کب ہوں گے؟

سطح: نے کہا، ساٹھ یا ستر سال بعد

بادشاہ: نے پوچھا کہ کیا اُن کی یہ سلطنت ہمیشہ رہے گی؟

سطح نے جواب دیا کہ سیف بن ذی یزن انہیں بھگا دے گا۔

بادشاہ نے پوچھا کیا ابن ذی یزن کے خاندان میں سلطنت ہمیشہ رہے گی۔

سطح نے جواب دیا کہ نہیں۔

بادشاہ: اس کی سلطنت کون ختم کرے گا۔

سَطِیحُ، نَبِيُّ زَكِيٍّ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ مِنْ قَبْلِ الْعَلِيِّ
ایک ایسا بھی اس کی سلطنت کو ختم کرے گا جو زکی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بند و بالا کی طرف سے
اُس کے پاس وحی آتی ہوگی۔

بادشاہ: وہ بادشاہ کن سے ہوگا؟
سَطِیحُ، رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ غَالِبِ بْنِ فَهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ يَكُونُ الْمَلِكُ فِي
قَوْمِهِ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ۔

وہ غالب بن فہر بن مالک بن نصر کی اولاد میں سے ہوگا۔ اس کی بادشاہت اور حکومت
اس کی قوم میں رہتی دنیا تک رہے گی۔

بادشاہ: کیا دنیا بھی آخر ہوگی؟
سَطِیحُ: نَعَمْ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ وَالْيَعْدَفُ فِيهِ الْمُحْسِنُونَ
وَلَيُثَقِّبَهُ الْمُسِيئُونَ۔

ہاں ایک دن ایسا آئے گا جس میں اولین و آخرین زمانے کے نیک و بد جمع ہوں گے۔ نیک
اپنی نیکیوں کی جزا اور بد اپنی برائیوں کی سزا پائیں گے۔

جب سَطِیحُ بادشاہ سے فارغ ہو کر چلا گیا تو شوق کاہن آیا تو بادشاہ نے اُس سے خواب کا
تذکرہ کیا۔ تو شوق کاہن نے بھی وہی کچھ بتایا جو کچھ سَطِیحُ نے بتایا تھا نیز کہا:

يَأْتِي رَسُولٌ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ يَكُونُ
الْمَلِكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى يَوْمِ الْفَصْلِ۔
ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف
لائے گا۔ اور اُس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت
تک قائم رہے گی۔

(کتاب الوفا ص ۷۴ بحوالہ الفتوح ج ۱)

خصائص الکبر للشمس ج ۸ ص ۸۱

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ جب

اوس بن حارث بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بستر مرگ پر تھا۔ تو

آلِ غَالِبِ کے لیے دُعا

اُس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور کہا کہ عالم شباب میں تم نے عردسی نہیں کی۔ مالک کے بغیر تیرا
کوئی بچہ نہیں۔ لیکن تیرے بھائی خزر ج کے پانچ بیٹے ہیں۔ کہنے لگا۔ کون مالک پر جاں سپاری کرے

وہ خدا جو پتھر سے آگ پیدا کر سکتا ہے اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ مالک کی نسل کو روز افزوں ترقی دے اس کے بعد مالک کی طرف رخ کر کے اُسے بہت سی منظوم وصیتیں کہیں جن کے آخری دو بیت یہ ہیں :

اِذَا بَعَثَ الْمُبْعُوْثُ مِنْ اٰلِ غَالِبٍ
بِحِكْمَةٍ فَيَا بَيْنَ زَمَنٍ مَّ وَالْحَجَبِ
هٰذَا لَكَ فَاَلْبَغُوْا نَصْرَتِيْ بِهٖ بِلَادِكُمْ
بَيْنَ عَامِلَاتِ السَّعَادَةِ فِي النَّصْرِ
(شواہد النبوة فارسی ص ۱۱)

جب مکرر مکرر میں جس میں چاہہ زمزم اور حجر اسود ہیں۔ آل غالب (آل حضرت) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں تو اس وقت اس کی مدد و نصرت کے لیے مکرر بہت ہو جانے کیونکہ تمام سعادت اس کی مدد و نصرت میں ہے۔

شاہ ہرقل کے پاس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر | حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں مجھے ایک شخص کے ہمراہ شاہ روم ہرقل کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ ہم اسے سلام پیش کریں۔ جب ہم غوطہ میں پہنچے تو جبکہ غسانی جو ہرقل کے امرا میں سے تھا وہاں موجود تھا ہم نے اسے دیکھنا چاہا۔ ہرقل نے ہمارے پاس ایک پیغام رساں بھیجا۔ اور کہا کہ جو گفتگو چاہو اس سے کر لو۔ ہم نے کہا بخدا ہم گفتگو نہیں کرتے۔ مگر وہ ہمیں جبکہ کے رو برو لے آئے۔ وہ بولا جو کہنا چاہتے ہو کہو۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس سے باتیں کیں اور اُسے اسلام پیش کیا۔ میں نے دیکھا وہ سیاہ لباس زیب تن کیے ہوئے تھا۔ میں نے پوچھا۔ سیاہ لباس کیوں پہنے ہوئے ہو؟ اس نے کہا۔ اس لیے کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے جب تک تمہیں ملک شام سے نہ نکال دوں اسے جسم سے نہ اتاروں گا۔ میں نے کہا بخدا جس سرزمین پر ہم بیٹھے ہیں اس پر تو ہم قبضہ کر لیں گے۔ بلکہ تمہارے ملک کا بہت سا حصہ بھی انشا اللہ تعالیٰ فتح کر لیں گے۔ کیونکہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اُس کی فتح کی خوشخبری دے دی ہے۔ اُس نے کہا کہ تم وہ قوم نہیں ہو جو اس ملک پر قبضہ کر لے۔ بلکہ وہ ایسی قوم ہے۔ صبح کو روزے رکھتے ہیں اور شام کو افطار کرتے ہیں اس کے بعد اس نے جو۔۔۔۔۔ میں پوچھا۔ ہم نے اسے بتایا تو اُس کا رنگ سیاہ ہو گیا پھر

کہا اٹھو ہم اٹھے تو ہمارے ساتھ ایک سفیر روانہ کیا جو ہمیں ہر قل کے پاس لے جاتے۔ جب ہم اس کے شہر کے نزدیک پہنچے تو اس سفیر نے ہم سے کہا کہ تمہاری سواریوں جیسی سواریاں لوگ اس شہر میں نہیں لاتے۔ اگر چاہو تو تمہیں دوسری سواریوں پر سوار کر دیں۔ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم انہی سواریوں پر شہر میں داخل ہوں گے۔ ان کی یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو ہمیں انہی سواریوں پر تلوا ریں حاصل کیے ہوئے شہر میں لے آئے۔ جب وہاں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریاں درتچے کے نیچے بٹھادیں۔ بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا۔ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کیا تو خدا جانتا ہے۔ درتچے ہوا سے ہلنے والے کھجور کے درخت کی طرح ہلنے لگا۔ بادشاہ نے ایک گماشتے کے ہاتھوں پیغام بھیجا کہ تمہیں ہمارے سامنے اپنے دین کا اظہار نہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اندر آنے کی اجازت دی۔ ہم اندر گئے تو وہ سُرخ کپڑوں میں ملبوس فرش پر بیٹھا تھا۔ وہاں کا ہر درتچہ سُرخ رنگ کا تھا۔ اور اس کے پاس امراء و اعیان سلطنت کی ایک جماعت بھی تھی۔ جب ہم اُن کے نزدیک پہنچے تو وہ ہنس دیتے اور کہنے لگے کہ تمہارا کیا جانتا ہے۔ اگر تم ہمیں رواج کے مطابق دُعا و سلام کہتے۔ ہم نے کہا جو سلام و دُعا ہم ایک دوسرے پر بھیجتے ہیں تم پر بھیجا جائز نہیں سمجھتے۔ جس قسم کی دُعا تم ایک دوسرے کو دیتے ہو۔ ہم اسے بھی روا نہیں سمجھتے۔ بادشاہ کہنے لگا۔ تمہاری دُعا و سلام کس طرح کی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا۔ السلام علیکم کہنے لگا۔ اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام و دُعا کہتے ہو؟ ہم نے کہا اسی طرح۔ کہنے لگا۔ وہ تمہیں جواب کس طرح دیتا ہے؟ ہم نے اسی کلمہ سے پھر کہا۔ تمہارا سب سے بڑا کلام کون سا ہے؟ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو درتچہ جنبش میں آ گیا۔ جب اس نے اپنا سر اٹھایا تو وہ بھی ہلنے لگا۔ اس نے پوچھا۔ جب تم اس کلمہ کو اپنے گھڑوں میں پڑھتے ہو۔ تو کیا تمہارے گھڑوں کے درتچے بھی اسی طرح جنبش کرتے ہیں؟ ہم نے کہا۔ جہذا ہم نے تو اس جگہ کے سوا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ کہ تم جس جگہ اس کلمہ کو پڑھتے ہو وہی جنبش میں آ جاتی۔ اور میرے ملک کا کچھ حصہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔ ہم نے کہا۔ کیوں؟ کہنے لگا اگر ایسا ہوتا تو یہ نبوت کا تقاضا نہ ہوتا۔ بلکہ محض کسی شخص کا حیلہ و مکر و فریب ہوتا اس کے بعد اس نے مختلف سوالات کیے اور ہم جواب دیتے رہے۔ بعد میں اُس نے ہم سے نماز روزہ کے متعلق بھی پوچھا۔ تو ہم نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اٹھو۔ تمہارے لیے ایک اچھا سا مکان تعمیر

کروایا گیا ہے۔ جہاں جملہ اسباب مہمانی مہیا ہیں۔ چونکہ ہم وہاں قین و نیک قیام پذیر رہے۔ اس
 لیے وہ ہمیں ہر رات طلب کرتا اور جن چیزوں کے متعلق ہم سے پوچھ چکا تھا دوبارہ پوچھتا اور ہم
 بھی عادیہ جواب کرتے جاتے۔ پھر اس نے کوئی چیز طلب کی تو ایک چار گوشہ صندوق لایا گیا۔
 جو زرد جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت سے خانے تھے۔ ہر خانے
 کا ایک دروازہ تھا اور ہر دروازے پر ایک ایک تالا تھا۔ اُس نے ایک تالا کھولا۔ اور ایک
 سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا باہر نکالا اُس کو کھولا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ سُرخ
 آنکھیں کشادہ اور گردن دراز تھی۔ اور ایسی دراز کہ ایسی گردن پہلے نہیں دیکھی تھی۔ لیکن بے ریش تھا۔
 اور اُس کے گیسو ایسے عمدہ تھے۔ گویا دستِ قدرت نے خود بنایا ہے۔ کہنے لگا اے پہچانتے ہو؟
 ہم نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد دوسرا دروازہ کھولا اور سیاہ پارچہ
 کا ٹکڑا نکالا تو اُس پر ایک سفید رنگ سُرخ چشم اور ایک بڑے سروائے آدمی کی تصویر تھی۔ یہ شخص
 اپنے محاذ اور محاسن میں کیا نظر آتا تھا۔ کہنے لگا اے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا
 یہ نوح علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ اور دوسرا قطعہ حریر سیاہ نکالا تو اُس پر ایک شخص
 کی تصویر تھی جس کا رنگ نہایت سفید، نہایت عمدہ جسم پیشانی روشن، کشیدہ رخسار، سفید اڑھی
 گویا وہ زندہ تھا۔ اور مہنس رہا تھا۔ کہنے لگا کہ اے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہا یہ ابراہیم علیہ
 السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا نکالا۔ تو اس پر ایک سفید رنگ
 کی تصویر تھی۔ جب ہم نے دیکھا کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی۔ ہم پر گریہ طاری ہو گیا
 اور ہم تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے تو اُس نے کہا تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم بخواباؤ
 کہ یہ تمہارے پیغمبر ہیں؟ ہم نے کہا ہاں یہ ہمارے پیغمبر ہیں جنہیں ہم اب بھی دیکھتے ہیں۔ وہ کچھ دیر
 ہماری طرف بھی دیکھتا رہا۔ پھر کہا۔ اس صندوق کا آخری خانہ بھی ہے۔ لیکن میں نے تمہیں دکھانے
 میں عجلت کی ہے۔ کہ تم کیا کہتے ہو۔ بعد ازاں ایک اور دروازہ کھولا جس میں پہلے کی طرح پیغمبروں
 میں سے ایک پیغمبر کی تصویر تھی۔ آخر میں ایک ایسے جوان شخص کی تصویر تھی جس کے محاسن نیک تھے
 جسم پر بہت سے سیاہ بال تھے، خوب صورت چہرہ تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا۔
 نہیں۔ کہا یہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہیں۔ پھر ہم نے پوچھا۔ یہ تصویریں کہاں سے آئی ہیں؟ جو

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حلیوں کے موافق ہیں۔ اور ہمارے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بالکل اُن کے حلیہ کے موافق تھی۔ اُس نے کہا آدم علیہ السلام نے خدا سے درخواست کی تھی کہ ان کی اولاد سے جتنے نبی ہوں گے ان کی شکلیں انہیں دکھائے تو خدا نے ان کی تصویریں ان کے پاس بھیج دیں اور خزانہ آدم علیہ السلام میں مغرب شمس کے نزدیک تھیں۔ ذوالقرنین علیہ السلام ان تصویریں کو مغرب شمس سے لے آئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔ پھر کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تمہارا ادنیٰ غلام بن کر رہوں۔ جب مروں تو نیک سلوک کیا جائے اور مجھے واپس لوٹا دیا جائے۔ واپسی پر جب ہم ابراہیم بن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے تمام گفتگو کا اعادہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن کر رو پڑے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے اس کے لیے کسی چیز کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو جو وہ چاہتا ہے کر دے گا۔ پھر فرمایا ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ تورات و انجیل میں یہود اور نصاریٰ آپ کی مدح و نعت پڑھتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۲۱)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی کا بیان | فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے دوران میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا کہ آپ نضد بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو حلوان بھیج دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بھیج دیا۔ جب حضرت نضد بن معاویہ نصاریٰ رضی اللہ عنہ نے حلوان کے مصائدات پر حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مال غنیمت ہاتھ لگا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں اقامت اختیار کی۔ جب نماز کے لیے اذان کے دوران میں اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے آواز آئی۔ اے نضد! تو نے بڑے کی بڑائی بیان کی۔ جب انہوں نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ کہا تو آواز آئی اے نضد! تو نے زبان سے کلمہ اخلاص نکالا ہے۔ جب اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ کہا تو آواز آئی هُوَ الَّذِي بَشَّرَنِي بِاَعْيُشِي ابْنَ مَرْثَمٍ وَكَلَّ رَأْسِي اُمَّتِهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جب حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ کہا تو آواز

آئی طوبی لمن مشی ایہا و اطب الیہا۔ جب حتی علی الفلاح کہا تو آواز
 آئی قد افلح من اجاب جب اللہ اکبر کہا تو آواز آئی اے فضلہ! تو نے کلمہ
 اخلاص ادا کیا ہے۔ جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے
 تو کون ہے۔ جب تو نے اپنی آواز ہمیں سنوا دی ہے تو اپنی شکل بھی دکھا دے۔ کیونکہ ہم بھی
 بندگانِ خدا اور اس کے رسول کی اُمت ہیں۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جماعت
 ہیں۔ اس کے بعد پہاڑ میں اچانک شگاف آیا۔ اور اس میں سے ایک بہت بڑا سر نکلا۔ جس پر سفید
 بال اور پرانے پشمینہ کا کپڑا تھا۔ وہ بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اُنہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
 کے بعد پوچھا۔ تو کون ہے؟ کہنے لگا۔ میں زریب بن برثلی۔ بندہ نیکو کا حضرت عیسیٰ بن مریم صلوٰۃ
 اللہ علیہا کا وصی ہوں۔ اُنہوں نے مجھے اس پہاڑ پر بٹھا رکھا ہے۔ اور اس وقت تک میری زندگی
 کے لیے دُعا کی ہے جب وہ آسمان سے اتریں۔ غنزرہ کو قتل کریں اور صلیب کو توڑ کر عیسائیوں
 کے بہتان و افتراء سے بریت کا اظہار کریں پھر اس نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔ میرا سلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجیے۔ اور ان سے
 کہیے کہ اے عمر فاروق! سعد و قارب فقدنا الامسا اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں کہیں اور
 غائب ہو گیا۔ حضرت فضلہ رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت
 سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر نے حضرت سعد کو جوابی خط لکھا کہ
 مہاجرین و انصار کی جماعت کے ساتھ اس پہاڑ پر جاتیے۔ اگر اسے وہاں پاؤ تو اس سے میرا
 سلام کہنا۔ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 وصیوں میں سے کوئی ایک اس پہاڑ میں اقامت کریں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 چار ہزار مہاجر و انصار کی معیت میں چالیس روز تک اس پہاڑ پر رہے۔ ہر نماز کے وقت اذان
 کہتے مگر کوئی جواب نہ آتا۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۱۱۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۶۱)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور گرجا کا پادری | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسکندریہ
 شہر میں گیا اور وہاں کے پادریوں سے میں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات

کے بارے سوالات کیے۔ ایو یحیٰس گر جا کا بہت بڑا پادری تھا۔ لوگ اس کے پاس تھن لے کر آتے اور وہ اُن کے لیے دُعائیں کرتا۔ میں نے اُس کو پانچ نمازیں بڑے ذوق و شوق اور اہتمام سے پڑھتے بھی دیکھا۔ اُس سے میں نے سوال کیا۔ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ؟ کیا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا آتما باقی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَيْسَىٰ بْنِ مَرْيَمَ أَحَدٌ اس آخری نبی اور عیسے علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ وَهُوَ نَبِيٌّ قَدْ آمَرَنَا عَيْسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاتِّبَاعِهِ اور وہ اس شان کے نبی ہیں کہ ہم کو سیدنا عیسے علیہ السلام نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔ وَهُوَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ اسْمُهُ أَحْمَدُ اور اس نبی اُمی عربی کا نام نامی اہم گرامی احمد ہے۔ اُن کی آنکھیں مبارک سُرخ۔ لمبے لمبے بال مبارک وغیرہ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ لَيَفْدُونَهُ بِأَنْفُسِهِمْ يُهَاجِرُوا إِلَى أَرْضٍ ذَاتِ سَبَاحٍ وَنَخْلٍ يَدِينُ بِدِينِ ابْنِ إِهْلِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور آپ کے ساتھ وہ ساتھی ہوں گے۔ جو آپ پر جانثاری کریں گے۔ اور آپ اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے زیادہ محبت رکھتے ہوں گے۔ اور ایک کھجوروں والی اور پتھروں والی زمین کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے دین مبارک بنیں گے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پادری سے کہا کہ ان کی اوصاف بھی بیان کرو۔ تو اس نے کہا يَخْصُصُ بِحَالٍ يَخْصُ بِهِنَّ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَهُ ان کو اللہ تعالیٰ ایسی خصوصیت سے نوازے گا جو پہلے نبیوں میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ وَبُعِثَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتْ لَهُ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيْنَمَا أَذْرَكَهُ الصَّلَاةُ تَتِمُّ وَلْيُصَلِّيْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مُشَدَّدٌ عَلَيْهِ لَا يَصَلُّونَ إِلَّا فِي الْكَنَاسِ وَالْبَيْعِ۔ وہ اپنی قوم کی طرف اور سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے۔ اور ان کے لیے تمام زمین کو مسجد گاہ اور پاک بنا دیا جائے گا۔ تاکہ جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے تو تمیز کریں اور نماز پڑھ لیں اور جو لوگ آپ سے پہلے تھے ان پر سختی تھی وہ گرجوں اور عبادت خانوں کے علاوہ دوسری جگہ نماز

نہیں پڑھ سکتے تھے۔ (کتاب النفاذ بن جوزی ج ۱، شواہد الغرۃ ص ۱۷)

شاہ حبش اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ | علامہ عبدالرحمن عید الرحمن تحریر فرماتے ہیں کہ جب سیف بن ذی یزن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے بعد حبشہ پر غالب آیا اور وہاں اس کی سلطنت قائم ہو گئی تو عبدالمطلب و ہب بن عبد مناف اور قریش کے تمام سرکردہ افراد اُسے مبارک باد دینے کے لیے یمن میں صغار گئے۔ اور اجازت لے کر اندر گئے تو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کے نزدیک بیٹھ گئے۔ اور بات چیت کے لیے اجازت چاہی۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نہایت فصیح اور بلیغ انداز میں دُعا و ثنا اور مبارک باد دی۔ بادشاہ کو یہ انداز بہت اچھا لگا تو پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں ہاشم کا بیٹا ہوں۔ بادشاہ نے ان کو اپنے پاس بلایا اور تمام شرفائے قریش کی تعظیم و عزت کی۔ اور انہیں دار الضیافت میں لے گیا۔ اور ان کی شایان شان دو کمرے محقق کر دیئے وہاں ایک ماہ تک رہے۔ انہوں نے اس کو دیکھا نہ واپس جانے کی رخصت چاہی۔ ایک ماہ بعد اسے ان کا حال پوچھنے کی سوجھی۔ ایک آدمی کو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تاکہ انہیں بلالائے۔ وہ گئے تو اس نے انہیں خلوت میں اپنے سامنے بٹھایا اور کہا اے عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تجھے اپنے علم کے مطابق کچھ بتاتا ہوں۔ اگر تیری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں سرگز اس سے نہ کہتا لیکن چونکہ تم اس چیز کے معدن ہو اس لیے میں صرف تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ اسے پوشیدہ ہی رکھو۔ جب اس کے ظاہر کرنے کا وقت آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شخص پر ظاہر کر دے گا۔ پھر کہا۔ ہم نے کتاب یکنون اور علم مخزون میں ایک بہت بڑی خبر پائی ہے۔ جس میں تمہاری اور تمام مخلوق کی خیریت و عافیت ہے اور وہ خبر یہ ہے کہ ایک لڑکا تہامہ یعنی مکہ مکرمہ میں یا تو پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور اس کے والدین انتقال کر جائیں گے۔ اور چچا اور دادا اس کی کفالت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے رسول بنا کر بھیجے گا۔ اور یہیں اس کا مددگار اور معاون بنائے گا۔ وہ اپنے دوستوں کو عزیز رکھے گا۔ دشمنوں کو نزدیک نہ آنے دے گا۔ اس کے بعد وہ اپنے دوستوں کی ہر طرح معاونت کرے گا۔ اور جسے بھی چاہے گا۔ اچھی چیزیں

کا مالک بنا دے گا۔ اس کے سبب آتش کفر بجھ جائے گی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ اختیار کرے گا۔ شیاطین مرحوم و مقبور ہو جائیں گے۔ اور بتوں کی پرستش بند ہو جائے گی اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ آپ کا فرمان قرآن فیصل ہو گا۔ اور خود اس پر عمل پیرا ہو گا۔ اور نبی عین الملک کرے گا۔ اور خود اس سے گریز کرے گا۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سنیں تو دُعا و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے بادشاہ! اس راز کو ذرا وضاحت سے بیان کرو۔ ابن ذی یزن نے اس عظیم ہستی کی قسم کھائی اور کہا اے عبدالمطلب! آپ اس کے بلاشبہ دادا ہیں۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سنا تو فوراً مسجدہ ریز ہوئے۔ ابن ذی یزن نے کہا اے جان برادر! آپ کا دل مطمئن ہو۔ اور آپ کا کام ترقی پذیر ہو۔ کیا تجھے کچھ پتہ چلا ہے کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا۔ وہ میرا ایک لائق و فائق بیٹا تھا جس کا میں نے اپنے خاندان کی لڑکی سے نکاح کیا ان سے ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ اس کے والدین انتقال فرما گئے ہیں۔ میں اور اس کا چچا اس کی تربیت کرتے ہیں۔ ابن ذی یزن بولا۔ جو بھی میں نے تمہیں کہا ہے۔ اس لیے کہا ہے کہ تم اس کے حالات یہودیوں سے پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ان پر غالب رہنے دے گا۔ اور دیکھئے یہ باتیں اپنے ساتھیوں کو نہ بتائیے کیونکہ ان کے مفرد فریب سے بھی میں ڈرتا ہوں۔ مبادا حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے تمہیں ان پر سیادت و سرکاری حاصل ہو جائے۔ تو وہ یا ان کے بچے حضور کو ہلاک کر دیں۔ پھر کہا اگر مجھے پتہ چل جائے کہ ان کی ولادت سے پہلے مجھے موت نہ آئے گی تو میں ہر طرح سے سواریا پیادہ یثرب جاتا اور اُسے اپنا دارالحکومت بناتا اور آپ کی معادنت و نصرت پر کمر بستہ ہو جاتا۔ کیونکہ میں نے سابقہ علوم کی کتب ناطقہ میں پڑھا ہے۔ کہ آپ کا دارالملک مدینہ منورہ ہو گا۔ اور اسی جگہ آپ کا سلسلہ کار مستحکم ہو گا۔ اور اسی شہر سے آپ کے احوان و انصار اٹھیں گے۔ اذہ آپ کا مدفن بھی وہی ہو گا۔ ورنہ ان پر صائب طوفان سے ڈرتا اور آپ کے حال سے دوسروں کو آہ کر تا۔ اور عرب کو آپ کا مطیع و منقاد بناتا۔ لیکن ایک حقیقت تم پر واضح کر دوں تم سے کوئی تعصیر نہ ہو گی یعنی تم اپنے فرائض سے ابھی عورت و عہد برا ہو سکو گے۔

اس کے بعد قریش کے ہر فرد کو دس دس غلام دس کنیزیں۔ دودھ چادریں۔ سو سو اونٹ

اور پانچ رطل سونا دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرے ہوئے برتن دیئے۔ اور عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو ان تمام کے برابر چیزیں دیں۔ اور کہا آئندہ سال بھی آئے گا لیکن وہ اسی سال مر گیا۔ اس کے بعد حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ قریش سے کہا کرتے تھے کہ مجھ سے نہ بڑھا کرو کیونکہ بادشاہ کی عطا اس نسبت بزرگی و شرف سے کمتر ہے جو مجھے میرے فرزندوں سے ہے۔ جب ابو طالب سے ان فرزندوں کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ اُن کے نام ظاہر نہ کرتے۔ (شواہد النبوت فارسی منہ)

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیہ بن افضل مجھ سے عتبہ بن ربیعہ کے اخلاق و احوال کے متعلق

پوچھا کرتا تھا۔ میں اسے جواب دیا کرتا تھا۔ وہ میرے جواب کو بہت پسند کیا کرتا تھا۔ جب اس نے اُس کی عمر پوچھی تو میں نے کہا وہ عمر رسیدہ ہے۔ اس نے کہا خاموش ہو جاؤ میں تمہیں اس کا بھید بتاتا ہوں۔ ہم نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ ہماری سرزمین سے ایک پیغمبر مبعوث ہو گا۔ اور مجھے یقین تھا کہ وہ میں ہوں گا۔ جوہنی میں نے اہل علم حضرات سے اس بارے عتبہ بن ربیعہ کے سوا کسی کو اس لائق نہ پایا۔ جب تو نے یہ کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے۔ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ جو شخص چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر گیا ہے۔ ابھی مبعوث نہیں ہوا۔ وہ پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ جب یہ بات زبان زد خاص و عام ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ میں تجارت کی غرض سے مکہ میں جایا کرتا تھا میں امیہ بن ابی افضل کے پاس جا کر ازراہ مذاق کہنے لگا کہ جس پیغمبر کا تجھے انتظار تھا مبعوث ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ برحق ہے اور سچ کہتا ہے کہ اس کی متابعت کرو میں نے کہا تم اس کی متابعت کیوں نہیں کرتے۔ کہنے لگا۔ مجھے اپنے قبیلہ سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ میں ان سے ہمیشہ ہی کہا کرتا تھا۔ کہ وہ پیغمبر میں ہوں گا۔ لیکن اب نظریہ آتا ہے۔ کہ میں بنی عبد مناف کے ایک رطلے کی متابعت کر لی گا۔ اور اسے ابوسفیان رضی اللہ عنہ! مجھے یہ نظر آتا ہے کہ اگر تو اس کی مخالفت کرے گا۔ تو تیری گردن میں بھری کی طرح رسی ڈال کر اُس کے سامنے لے آئیں گے۔ اور وہ تمہارے خلاف جیسا چاہے گا حکم دے گا۔

کہتے ہیں کہ امیہ بن ابی افضل حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کا قصیدہ پڑھا۔ ابتداء میں زمین و آسمان کے اوصاف بیان کیے۔ پھر تمام انبیاء علیہم السلام کے

حالات بیان کیے۔ قصیدہ کے اختتام پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت سرائی کی۔ جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سورۃ طہ پڑھ کر سنائی وہ بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے بھائی بندوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے مجھ پر ایمان لے آؤ۔ اور صراطِ مستقیم اختیار کرو۔ وہ کہنے لگا جناب میں جلدی واپس آتا ہوں۔ پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جتنی جلدی ہو سکتا تھا شام پہنچا۔ ایک گرجے میں جہاں بہت سے راہب مشغول عبادت تھے۔ اُن سے صوفتِ حال بیان کی۔ اُن میں سے ایک نے کہا جس کے متعلق تم نے یہ گفتگو کی ہے اُسے دیکھ کر پہچانی سکتے ہو؟ اُس نے کہا۔ ہاں وہ راہب یا پادری اسے اپنے گھر لے گیا جس کی دیواروں پر انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں بھی ہوتی تھیں۔ اس نے اُمیہ کو اندر لے جا کر ایک تصویر دکھائی۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی تو اُمیہ نے کہا وہ یہ ہیں۔ راہب نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے جلدی سے واپس چلے جاؤ۔ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ کیونکہ وہی رسول خدا ہیں۔ اور خاتم النبیین ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ضلع)

غیر مقلدین کے مولوی سلیمان منصور
حضرت جبار و بن عبد اللہ بارگاہِ رسالت میں
 پوری نے خصائص النبی کے حوالہ

سے روایت درج کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ملکِ مین کے سب سے بڑے عیسائی عالم (حضرت جبار و بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے۔ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ تو انہوں نے کہا :
 اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضور کو حق کے ساتھ
 مبعوث کیا ہے کہ میں نے آپ کا وصف انجیل
 میں دیکھا ہے۔ اور بتول مریم کے فرزند (عیسیٰ)
 نے آپ کی بشارت دی ہے۔
 (رحمۃ للعالمین ص ۲ ج ۲)

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے

پاس جب پہلی وحی جبریل امین لے کر حاضر ہوئے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ
خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ مجھے کھل
پہناؤ پھر اپنے غارِ حرا والا تمام واقعہ سنایا۔ تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے
بیچا زاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔ حضرت ورقہ اس وقت حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے دین پر تھے یعنی عیسائی تھے۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ عبرانی میں لکھا کرتے
تھے۔ آپ نے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے عبرانی میں کیا تھا۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بہت
بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت اُم المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے ان سے کہا: یَا بْنَ أَخِي مَاذَا تَسْعٰی اَسْمَعُ مِنْ ابْنِ اَخِيكَ۔ اے میرے چچا زاد بھائی
اپنے بھتیجے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سن۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے
کہا یَا بْنَ أَخِي مَاذَا تَسْعٰی اے میرے بھتیجے آپ نے کیا دیکھا ہے۔ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والسلام نے تمام واقعہ سنایا تو ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي
نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوسٰی یہ وہی ناموس ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل
فرمایا تھا۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ کاش میں اس وقت جو ان ہوتا کاش
میں اس وقت زندہ ہوتا۔ آپ کو آپ کی قوم مکہ مکرمہ سے نکال دے گی۔ تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ

لے عبد الرحمن پہلی نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ یعنی اللہ عنہا جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانوں میں طاہرہ نام سے بھی مشہور تھیں۔

(روضہ لائف ص ۱۲)

لے ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے چچا زاد بھائی تھے۔ نسب نامہ اس طرح ہے۔

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ حضرت قصی پر سب کا نسب نامہ ملتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادسی غفرلہ)

(توضیح: انگریزی میں)

علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے۔ کیونکہ جو کچھ آپ (نبوت) لے کر آئے ہیں۔ وہ جو کوئی بھی لے کر آتا اس سے عداوت کی گئی۔ وَ اِنْ يٰدُرْ كُنِيَ يَوْمَئِذٍ نَصْرَكَ نَصْرًا مُّؤَدَّرًا۔ اور اگر آپ کے اس زمانہ مبارک نے مجھے زندہ پایا تو میں کمر بستہ ہو کر آپ کی مدد کروں گا۔ (صحیح بخاری شریف) فاطمہ رضی کرام: حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے جو بارگاہ مصطفویٰ میں جو یہ عرض کیا: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوسٰی۔ یہ وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اور آپ کو لوگ مکر سے نکال دیں گے۔ وغیرہ الفاظ سے واضح ہے کہ آپ نے کتب سابقہ خصوصاً انجیل میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پڑھا تھا۔ اس لیے فوراً جواب عرض کیا تھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدد کرنے کی خواہش کا اظہار کرنا ان کے مسلمان ہونے کی بین دلیل ہے۔ غیر مقلدین و بابی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیاح کوٹی نے لکھا ہے۔ کہ ورقہ کے موحد ہونے میں تو شک نہیں۔ جاہلیت میں بھی وہ موحد تھے۔ پھر نصرانی ہو کر بھی موحد ہی رہے۔ نصرانیت کی حالت میں تو ریت اور انجیل کی بشارت کے مطابق انہوں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی اللہ مان لیا۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۲ ج ۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا | سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا کہ میں ملک فارس میں قریہ حبشی کا رہنے والا تھا۔ میرا باپ اپنے شہر کا چودھری تھا اور ب سے زیادہ مجھ کو محبوب رکھا کرتا تھا۔ جس طرح کنواری رطکیوں کی جاتی ہے اسی طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا۔ اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔ ہم مذہباً مجوسی تھے۔ میرے باپ نے

آنحضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کا زمانہ تو نہیں پایا لیکن حضرت عیسیٰ کے کسی حواری اور دسی کا زمانہ پایا ہے۔ ملاحظہ فرماتے ہیں کہ جب قدر احوال بھی ان کی عمر کے بارے میں پتہ نہ ہو سکتا ہے تو آپ کی عمر حوالی سو سال سے متجاوز ہے۔ (فقہ اسلامی)

مجھ کو آتشکدہ کا محافظ اور نگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی وقت بھی آگ نہ بجھنے نہ پائے۔ ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا۔ اس لیے مجبوری مجھ کو کسی زمین اور کھیت کی خبر گیری کے لیے بھیجا۔ اور یہ تاکید کی کہ ویر نہ کرنا۔ میں گھر سے نکلا راستہ میں ایک گرجا پڑتا تھا۔ اندر سے کچھ آواز سنائی دی۔ میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا۔ دیکھا تو ایک نصاریٰ کی جماعت ہے کہ جو نماز میں مشغول ہے۔ مجھ کو ان کی یہ عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان لوگوں نے کہا ملک شام میں اسی میں آفتاب غروب ہو گیا۔ باپ نے انتظار رکھ کے تلاش میں قاصد دوڑائے جب گھر واپس آیا تو اپنے دریافت کیا کہ کہاں تھا؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا۔ باپ نے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کوئی خیر نہیں۔ تیرے ہی باپ دادا کا دین (یعنی آتش پرستی) بہتر ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم نصرانیوں ہی کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ باپ نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: لَئِنْ اَتَّخَذْتَ الْهٰٓءَا غَیْبِیْ لَا خَبَلَ لَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ (۱۹ ع)

(جیسا کہ عام اہل باطل کا طریق ہے) میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ سے کہا جیسا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا چنانچہ انہوں نے مجھ کو ایک موقع پر اطلاع دی۔ کہ نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جانے والا ہے۔ میں نے موقع پا کر بیڑیاں اپنے پاؤں سے نکال دیں۔ اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ ہو لیا۔

ملک شام پہنچ کر دریافت کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا۔ اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کو دین سکھانا چاہتا ہوں۔ مجھ کو آپ کا دین مرغوب اور پسند ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور دین سکھوں۔ آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں۔ تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ وہاں رہنے پر چند دنوں کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ وہ اچھا آدمی نہ تھا۔ بڑا حرص لالچی اور طالح تھا۔ دوسروں کو صدقات اور خیرات کا حکم دیتا تھا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تھے تو خود جمع کر کے رکھ لیتا۔ فقرا اور مساکین کو نہ دیتا تھا۔ اسی طرح اس نے اشرافیوں کے ساتھ

ٹکے جمع کر لیے تھے۔ جب وہ مر گیا۔ اور لوگ حُسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تجویز و تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا اور اُس کے اشرافیوں کے جمع کیے ہوئے سات ٹکے بھی دکھائے۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ خُدا کی قسم ہم ایسے شخص کو ہرگز دفن نہیں کریں گے۔ آخر کار اس پادری کو سُولی پر لٹکا رُسنگار کر دیا۔ اور اس کی جگہ اور عالم کو بٹھلایا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نئے مسند نشین عالم سے بڑھ کر عالم، عابد اور زاہد دُنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے مد سے زیادہ عقیدت ہو گئی۔ میں اس کی خدمت کرتا رہا۔ جب وہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ آپ کے بعد کس کی خدمت میں جا کر رہوں۔ تو اس نے کہا کہ موصول میں ایک عالم ہے۔ اُس کے پاس چلا جانا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس گیا اور اس کے بعد اس کی وصیت کے مطابق نصیبیں میں ایک عالم کے پاس رہا۔ اور اس کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق شہرِ عموریہ میں ایک عالم کے پاس رہا۔ جب وہ بھی دُنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں نے کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں۔ اب آپ بتلائیں کہ میں کس کے پاس جاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں کہ جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اُس کا تم کو پتہ بتاؤں۔

ابنہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ وہ نبی دینِ ابراہیمی پر ہوگا۔ عرب شریف کی سرزمین پر اسی کا ظہور ہوگا۔ ایک تختستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا۔ اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا۔ ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدقہ کا مال نہ کھائیں گے۔ ہدیہ قبول کریں گے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی جب تم اُن دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُسی دورانِ میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں۔ اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا اہل گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لیجیو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلہ والوں نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وادیِ قرئی میں پہنچے تو میرے ساتھ ان قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کر مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کچھ رے درخت دیکھ کر خیال ہوا کہ شاید یہی وہ سرزمین ہو۔ لیکن ابھی پورا اطمینان نہیں ہوا

تھا کہ بنی قریظہ میں ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا۔ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر ہے جو مجھ کو بتلایا گیا تھا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ فروخت ہوا ہوں (لوگوں نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بار بار بے رغبتی کے ساتھ درہم معدودہ میں خریدا۔ لیکن اس کی اصل قیمت کو کسی نے نہ پہچانے میں مدینہ منورہ میں اس یہودی کے پاس رہا۔ اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو مکہ مکرمہ میں معوث فرمایا۔ مگر مجھ کو غلامی اور خدمت کی وجہ سے علقاً علم نہ ہوا۔ جب بنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لائے اور قبا میں قیام فرمایا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا کام کر رہا تھا۔ اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک یہودی جو کہ میرے آقا کا چچا زاد بھائی تھا نے کہا خدا بنی قیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے کہ وہ قبا میں ایک شخص کے ارد گرد جمع ہیں۔ جو مکہ سے آیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی اور پیغمبر ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

فَوَاللّٰهِ اِنْ هُوَ اِلَّا اخَذَتْنِي الْعُرُ وَاَعُو
حَتّٰى ظَنَنْتُ اِنِّى سَاسْقُطُ عَلٰى
صَاحِبِنِى ۔
خدا کی قسم یہ سننا ہی تھا کہ مجھ پر لرزا طاری ہو گیا۔
اور مجھ کو یہ غالب لگنا ہو گیا کہ میں ابھی اپنے
آقا پر گر پڑوں گا۔

ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو متعجب ہوئے
میں درخت سے اتر آیا اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے۔ وہ خبر مجھ
بھی سناؤ۔ اس پر میرے آقا کو غصہ آگیا اور مجھے زور سے ایک طمانچہ مارا اور کہا تجھ کو اس سے
کیا مطلب تم اپنا کام کرو۔

جب شام کو میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہ مصطفوی
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت قبا میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے

کہ آپ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ کو صدقہ پیش کرتا ہوں۔ تو آپ نے اپنی ذاتِ مقدسہ مطہرہ کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ نیز فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے اور صحابہ کو اجازت دے دی کہ تم لے لو۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تینوں علامات میں سے ایک ہے میں واپس ہو گیا۔ اور پھر کچھ جمع کرنا شروع کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں کچھ ہدیہ پیش کروں۔ صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس ہدیہ کو شرفِ قبولیت بخشے۔ تو آپ نے ہدیہ کو قبول فرمایا۔ خود بھی اُس سے کھایا اور صحابہ کو بھی کھلایا۔ تو میں نے دل میں کہا کہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آگیا اور دو چار روز گزرنے کے بعد پھر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت ایک جنازے کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ درمیان میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا اور سامنے سے اٹھ کر پیچھے کی طرف آ بیٹھا۔ کہ مہربنوت دیکھیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ اور خود بخود پشتِ مبارک سے چادر کو اٹھا دیا۔ اور میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اور مہربنوت کو بوسہ دیا اور رو پڑا کہ تو اپنے ارشاد فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں سامنے آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا ہے عبداللہ بن عباس جس طرح آپ کے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے اسی طرح میں نے یہ تمام واقعہ تفصیلاً اپنے آقا و مولا احمد مختار مدنی تاجدار حبیبِ کرد کا بڑے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتناہ سے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے ہی بیان کیا اور دستِ رحمت پر اسلام قبول کیا۔

(طبقات ابن سعد ج ۵، تاریخ ابن ہشام ج ۱، شواہد النبوت فارسی ج ۱)

انجیل میں شہادت

تقاضی سلیمان منصور پوری ہی ابن سعد کی تصنیف لطیف طبقات البکر کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ سہل مولیٰ عیثمہ کہتے ہیں کہ اہلِ مریس کے

اندر ایک نصرانی تھے جو انجیل پڑھا کرتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت انجیل میں درج ہے۔ وہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہو گا۔

امام جلال الدین اسیوطی اور محدث ابن جوزی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں یہ روایت درج کی ہے۔ (خصائص البکری ج ۱، کتاب الوفا ص ۵۹ ج ۱)

احمد مجتبیٰ کی آمد | عیسائیوں میں سے ایک شخص مکہ مکرمہ میں آیا۔ فَأَتَى كَلَّةَ نِسْوَةٍ قَدْ اجْتَمَعْنَ فِي يَوْمِ عِيدٍ مِنْ أَعْيَادِهِمْ چند عورتیں ایک مقام پر خوشی کی تقاریب میں سے ایک تقریب پر جمع تھیں۔ ان کے خاوند اپنے کام کا ج ک وجہ سے وہاں پر نہ تھے پس اس عیسائی شخص نے کہا يَا نِسَاءَ قَرِيشٍ أَفَنَّهُ مَسِيكُونُ فِينَكُمْ نَبِيٌّ يُقَالُ لَهُ أَحْمَدُ۔ اے قریش کی عورتو عنقریب تم میں ایک نبی تشریف لانے والے ہیں جن کا اسم مبارک احمد ہوگا۔ (کتاب الوفا ص ۶۱ ج ۱، حجة الله على العالمين ص ۲۴)

قارئین عظام! اب انجیل برناباس جو کہ انگلش میں ہے کے حوالہ جات اور ان اردو میں ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ عیسائی حضرات حسد اور بغض کی وجہ سے اکثر انجیل برناباس کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انجیل برناباس کا حوالہ عیسائیوں کے مشہور اور مستند پادری سیل صاحب نے بھی مقدمہ ترجمہ قرآن مرقومہ پادری سیل صاحب مطبوعہ ۱۸۵۰ء میں درج کیا ہے۔

انجیل برناباس کے حوالہ جات

اب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ نبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انجیل برناباس میں درج شدہ امام الانبیاء
ہلک ہر دوسرا شافع روز جزا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کی بزرگی اور افضلیت کے
متعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پیش کی جاتی ہیں۔

نبیوں کا ستراج

THEN ascended Jesus to the place whence the
saribes were wont to speak. And having beckoned with
the hand for silence, he opened his mouth saying. Biassed
be the holy name of God, who of his godness and mercy
willed to create his creatures that they might glorify him.
Blessed be the holy name of God. WHO created the
splendour of all the saints and prophets before all things
to send him for the salvation of the world as he spake by
his servant David saying. Before Lucifer in the brightness
of the saints I created thee. Blessed be the holy name of
GOD, who created the angels that they might serve him.
متب یسوع اس مقام پر چڑھ گیا جہاں سے فقیبہ تقریر کیا کرتے تھے۔ اور ہاتھ سے خاموشی کا
اشارہ کر کے اپنا منہ کھولا۔ اور کہا مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اپنی بھلائی اور رحمت سے اپنی مخلوق
پیدا کرنے کی مشیت کی۔ تاکہ وہ اس کی تعبد کریں۔

مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسوں اور نبیوں کے ستراج یعنی خدا کے آخری رسول
کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا تاکہ اسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجے جیسا کہ اس نے اپنے منہ سے

واؤد کی زبانی فرمایا کہ ستارہ صبح سے پہلے قدوسوں کی تابانی میں نے تجھے پیدا کیا۔ مبارک ہو خدا پاک نام جس نے فرشتے پیدا کیے تاکہ وہ اُس کی خدمت کریں۔ (انجیل برناباس ص ۱۱۲)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں

Adam, having sprung up upon his feet, saw in air a writting that shone like the sun, which said; There is only one God, and MOHAMMAD is the messenger of GOD. Where upon Adam opened his mouth and said. I thanke thee O LORD my GOD, that thou hast deigned to create me but tell me, I pray thee, what meanth the message of those words. MOHAMMAD is messenger of GOD. HAVE there been other men before me?

جب آدم اُٹھ کھڑا ہوا تو اُس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا ایک ہی ہے۔ اور محمد خدا کا رسول ہے۔ اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا اے خداوند! میرے خدا میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی مگر میں منت کرتا ہوں مجھے بتا ان الفاظ کی کیا مطلب ہے۔ محمد خدا کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان بھی ہوئے ہیں۔ (انجیل برناباس ص ۱۱۲)

آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا

Adam besought GOD saying. LORD grant me this writting upon the nails of the fingers of my hands. Then GOD gave to the first man upon his thumbs that writting upon the thumb nail of the right hand it said. THERE is only one GOD, and upon the thumb nail of the left it said. MOHAMMAD is messenger of GOD. Then with fatherly affection the first man kissed those words, and rubbed his

eyes, and said. BLESSED be that day when thou shalt come to the world.

آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند یہ تخرمیر میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرما دے
تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر درج کر دی دایں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا خدا ایک ہی
ہے اور بائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا محمد خدا کا رسول ہے۔ تب پہلے انسان نے پدرانہ شفقت
سے یہ الفاظ چرے اور اپنی آنکھیں میں اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے۔
(انجیل برنابا بس ۲۹ باب ۲۹)

مالک و مختار

GOD said to ADAM (and) EVE, who were both weeping. GO ye forth from paradise and do penance and let not your hope fail, for I will send your son in such wise that your seed shall little the dominion of SULTAN form off the human race, for the who shall come, my messenger to him will I give all things.

خدا نے آدم اور خوا سے جو دونوں رو رہے تھے۔ کہا تم بہشت سے چلے جاؤ۔ توبہ کرو اور تمہاری
آس نہ ٹوٹے کیونکہ میں تمہارا بیٹا اس حال میں بھیجوں گا کہ تمہاری نسل شیطان کی حکومت نوع انسانی سے
دور کر دے گی۔ کیونکہ وہ میرا رسول جو آئے گا اُسے میں سب چیزیں عطا کروں گا۔ (انجیل برنابا بس ۲۹ باب ۲۹)

حضور کی آمد کی خواہش

GOD hid himself and the angel MICHAEL drave them forth form paradise. Where upon ADAM, turning him round, saw written above the gate. THERE is only one GOD and MOHAMMAD is messenger of GOD.

WHERE upon weeping, he said. MAY it be pleasing to GOD, O, my son that thou come quickly and draw us out of misery.

خدا نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا۔ اور فرشتے میکائیل نے انہیں (آدم اور حوا کو) بہشت سے باہر کر دیا۔ اس پر آدم نے گھوم کر چھٹک پر لکھا دیکھا۔ خدا ایک ہی ہے اور محمد اُس کا رسول ہے۔ اس پر اُس نے رو کر کہا خدا کی مرضی ہو اے میرے بیٹے کہ تو جلد آئے اور ہمیں مصیبت سے چھٹکارا دے۔
(انجیل برنا باس ٹک باب ۴۲)

شانِ مصطفویٰ اور دینِ محمدی

THEN said JESUS, I am a voice that crieth through all Judaea and crieth. PREPARE ye the way for messenger of the LORD, even as it is written in ESAIAS.

THEY said, "If thou be not the MESSIAH nor ELIJAH, or any prophet, wherefore dost thou preach new doctrine and make thyself of more account than the MESSIAH?"

Jesus answered. THE miracles which GOD worketh by my hands show that I speak that which GOD willeth, nor indeed do I make myself to unloose the ties of the hosen or the latches of the shoes of the messenger of GOD, whom ye call MESSIAH, who was made before me and shall bring the words of truth, so that his faith shall have no end.

تب یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے۔ کہ خداوند کے رسول کے لیے راہ تیار کرو جیسا یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ انہوں نے کہا اگر تو مسیح نہیں نہ ایلیاہ نہ کوئی

بنی تو نے عقیدے کیوں سکھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کرتا ہے؟
 یسوع نے جواب دیا جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کراتا ہے۔ اُن سے ظاہر ہے کہ
 میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلاتا ہوں جس کا تم
 ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے
 کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو۔ جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا۔ اور سچائی کا
 کلام لائے گا۔ کہ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔ (انجیل برناباس ص ۵۰ باب ۴۲)

باعثِ تخلیق کائنات

THEN said GOD. BE thou welcome, O my servant
 ADAM. I tell thee that thou art the first man whom I
 have created. AND he whom thou hast seen (mentioned)
 is thy son, who shall come into the world many years
 hence, and shall be my messenger, for whom I have created
 all things, who shall give light to the world when he shall
 come, whose soul was set in celestial splendour sixty
 thousand years before I made any thing.

خدا نے کہا مرحبا اے میرے بندے آدم۔ میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے، جسے
 میں نے پیدا کیا۔ اور وہ جسے تو نے دیکھا ہے تیرا بیٹا ہے جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد
 آئے گا۔ اور میرا رسول ہوگا جس کے لیے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو آئے گا تو دنیا کو نور
 بخشنے کا جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی
 (انجیل برناباس ص ۵۱ باب ۴۹)

نبی کریم کے صدقے میں برکت

Verily I say unto you that every prophet when he is

come hath borne to one nation only the mark of mercy of GOD. AND so their words were not extended save to that people to which they were sent. BUT the messenger of GOD, when he shall come, GOD shall carry salvation and mercy to all the nations of the world that shall receive his doctrine. He shall come with power upon the ungodly and shall destroy idoltary, insomuch that he shall make SULTAN confounded, for so promised GOD to ABRAHAM, saying. BEHOLD, in they seed I will bless all the tribes of the earth, and as thou hast broken in pieces the idols, O, ABRAHAM even so shall they seed do.

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے۔ خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لیے لایا ہے۔ اور اسی لیے ان کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے ان لوگوں تک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ پر خدا کا رسول جب وہ آئے گا تو خدا اُسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا۔ کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کے لیے جو اُس کا دین قبول کریں گی۔ نجات اور رحمت لائے گا۔ وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا۔ اور بت پرستی مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ وہ شیطان کو مہبوت کر دے گا۔ کیونکہ خدا نے ابرام سے یہی وعدہ کیا تھا۔ کہ دیکھ تیری نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا۔ اور جس طرح اسے ابرام تو نے بت پاش پاش کیے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔ (انجیل برنابا ص ۵۲، باب ۴۲)

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی امرا الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ :-

I therefore say unto you that the messenger of GOD is a splendour that shall give gladness to nearly all that GOD hath mad for he is adorned with the spirit of understanding and of counsel the spirit of wisdom and might, the spirit of fear and love, the spirit of charity and mercy,

the spirit of justice and piety, the spirit of gentleness and patience, which he hath received from GOD three times more than he hath given to all his creatures. O blessed time when he shall to the world. Believe me that I have seen him and have done him reverence, even as every prophet hath seen him, seeing that of his spirit GOD giveth to them prophecy. AND when I saw him my soul was filled with consolation, saying. O MOHAMMAD GOD be with thee and may he make me worthy to untie thy shoelatchet, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of GOD. AND having said this, Jesus rendered his thanks to GOD.

پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے۔ مسرت بخشتے گا۔ کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور صلاح کی روح سے۔ عقل اور طاقت کی روح سے۔ خوف اور محبت کی روح سے۔ دانائی اور اعتدال کی روح سے۔ وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی روح سے۔ انصاف اور تقویٰ کی روح سے۔ شرافت اور صبر کی روح سے جو اسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنی زیادہ عطا کی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دنیا میں آئے گا یقیناً جانوں میں نے اسے دیکھا ہے۔ اور اس کی تعظیم کی ہے۔ جیسے ہرنبی نے اسے دیکھا ہے۔ کیونکہ اسی کی روح سے خدا نے انہیں نبوت دی۔ اور جب میں نے اسے دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی۔ یہ کہہ کر کہ اسے محمد خدا تیرے ساتھ ہو۔ اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھول سکوں کیونکہ یہ پاکر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔ (انجیل برنابا س ۵۷ باب ۴۴)

قیامت کو شانِ محبوبی | قیامت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

When these signs be passed, there shall be darkness

over the world forty years, GOD alone being alive, to whom be honour and glory for ever. WHEN the forty years be passed, GOD shall give life to his messenger, who shall rise again like the sun, but resplendent as a thousand suns. He shall sit, and shall not speak, for the shall be as it were beside himself. GOD shall raise again the four angels favoured of GOD, who shall seek the messenger of GOD, and, having found him, shall station themselves on the four sides of the place to keep watch upon him. Next shall GOD give life to all the angels, who shall come like bees circling round the messenger of GOD. NEXT shall GOD give life to all his prophets, who following ADAM, shall go every one to kiss the hand of the messenger of GOD, committing themselves to his protection. NEXT shall GOD give life to all the elect, who shall cry out. O MOHAMMAD be mindful of us. AT whose cries pity shall awake in the messenger of GOD.

جب یہ نشانیاں ہو چکیں گی تو دنیا پر چالیس سال تاریکی چھائی رہے گی جب تنہا خدا زندہ ہو
جو ابد تک محمود اور مجید ہوا۔ جب یہ چالیس سال گزر جائیں گے تو خدا اپنے رسول کو زندہ کرے گا
پھر سورج کی طرح مگر ہزار سورجوں جیسا تابندہ اُٹھے گا۔ وہ بیٹھ جائے گا۔ مگر بات نہ کرے گا
کیونکہ وہ گویا بے خود سا ہو گا۔ پھر خدا اپنے چاروں برگزیدہ فرشتے اُٹھائے گا۔ جو خدا کے رسول
کو تلاش کریں گے۔ اور اُسے پا کر اُس جگہ کے چار اطراف پر اُس کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہو جائیں
گے۔ اس کے بعد خدا تمام فرشتوں کو بلائے گا۔ جو خدا کے رسول کے گرد مہالوں یا شہد کی مکھڑوں
کی طرح چتر لگاتے آئیں گے۔ اس کے بعد خدا اپنے تمام نبیوں کو زندگی بخشے گا۔ جو آدم کے پیچھے ایک
ایک کر کے خدا کے رسول کا ہاتھ آکر چومیں گے۔ اور اپنے تئیں اُس کی پناہ میں سوئپ دیں گے۔
خدا تمام برگزیدہ کو زندہ کرے گا جو پکار اُٹھیں گے۔ اسے محمد! ہمارا خیال رکھو ان کی پکاروں

خدا کے رسول کا رحم جاگ اُٹھے گا۔ (انجیل برناباس ص ۴۵-۴۶، باب ۵۴)

مقامِ محمود پر پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فائز ہونے کے متعلق سیدنا
مقامِ محمود عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

AND when he hath drawn nigh unto the throne,
 GOD shall open (his mind) unto his messenger, even as a
 friend, unto a friend when for a long while they have not
 met. THE first to speak shall be the messenger of GOD,
 Who shall say. I adore and love thee. O my GOD and
 With all my heart and soul I give thee thanks for that thou
 didst vouchsafe to create me to be thy servant, and madest
 all for love of me, so that I might love thee for all things
 and in all things and above all things.

”اور جب وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے قریب پہنچے گا تو خدا اپنے رسول سے
 (اپنا دہن) کھولے گا جیسے ایک دوست دوست سے جب وہ بہت مدت سے نہ ملے ہوں۔ بولنے میں
 پہل خدا کا رسول کرے گا جو کہے گا میں تیری پرستش اور تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اے میرے خدا
 اور اپنے سارے دل و جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ تو نے مجھے پیدا فرمایا کہ تیرا خادم بنوں اور
 میری محبت میں سب کچھ بنایا تاکہ میں تجھ سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب
 چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں۔ (انجیل برناباس ص ۴۶، باب ۵۵)

شفاعتِ کبرائے شفاعتِ کبرائے کا تذکرہ بھی انجیل برناباس میں اس طرح ”ج
 ہے کہ:

AND GOD shall speak unto his messenger say.
 Thou art welcome, O my faithful servant, therefore ask
 what thou wilt, for thou shalt obtain all. THE messenger
 of GOD shall answer. O LORD I remember that when
 thou didst create me, thou saidst that thou hadst willed to

make for love of me the world and paradise, and angels and men, that they might glorify thee by me thy servant. Therefore, LORD GOD, merciful and just. I pray thee that thou recollect thy promise made unto thy servant.

”اور خدا اپنے رسول سے کام کرے گا کہ تیرا آنا مبارک۔ اے میرے وفادار بندے جو مانگ جو تو چاہے کہ تجھے سب کچھ ملے گا۔ خدا کا رسول جواب دے گا۔ اے خداوند! مجھے یاد ہے! کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا تو فرمایا تھا کہ میری محبت میں تو دنیا اور بہشت اور فرشتے اور انسان بنایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ مجھ تیرے بندے کے واسطے سے تیرے تجید کریں۔ سو خداوند خدائے رحیم و عادل میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنے خادم سے اپنا کیا ہوا وعدہ یاد فرما۔ (انجیل برناباں باب ۵۷)

رسولوں کی گواہی

AND GOD shall make answer even as a friend who jesteth with a friend, and shall say. HAST thou witnesses of this my friend MOHAMMAD? AND with reverence he shall say. YES LORD. THEN GOD shall answer. GO call them. O GABRIEL. THE angel GABRIEL shall come to the messenger of GOD, and shall say. LORD, who are the witnesses? THE messenger of GOD shall answer. THEY are ADAM. ABRAHAM, ISHMAEL, MOSES DAVID and JESUS son of MARY.

THEN shall the angel depart, and he shall call the aforesaid witnesses, who with fear shall go thither. AND when they are present GOD shall say unto them. REMEMBER ye that which my messenger affirmeth? THEY shall reply. WHAT thing O LORD? GOD shall say

THAT I have made all things for love of him, so that all things might praise me by him. Then every one of them shall answer. THERE are with us, there witnesses better than weare, O LORD. AND GOD shall reply. WHO are these three witnesses? THEN MOSES shall say.

THE book that thou gavest tome is the first, and DAVID shall say. THE book that thou gavest to me is the second, and he who speaketh to you shall say. LORD the whole world deceived by SATAN said that I was thy son and thy fellow, but the book that thou gavest me said truly that I am thy servant, and that book confesseth that which thy messenger affirmeth. Then shall the messenger of GOD speak and shall say. THUS saith the book that thou gavest me, O LORD And when the messenger of GOD hath said this, GOD shall speak, saying. All that I have now done, I have done in order that every one should know how much I love thee. AND when he hath thus spoken, GOD shall give unto his messenger a book, in which are written all the names of the elect of GOD, saying. To the alone, O GOD, be glory and honom, because thou hast given us to thy messenger.

اور خدا جیسے ایک دوست دوست سے ہنسی کرتا ہے۔ فرمائے گا کیا تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں اسے میرے دوست محمدؐ اور وہ ادب سے کہے گا۔ ہاں۔ خداوند۔ تب خدا جواب میں کہے گا۔ جا اور انہیں بکا۔ اے جبریل۔ فرشتہ جبریل خدا کے رسول کے پاس آئے گا۔ اور کہے گا۔ آقا! تیرے گواہ کون ہیں؟ خدا کا رسول جواب دے گا۔ وہ ہیں آدم۔ ابراہیم۔ اسماعیل۔ موسیٰ۔ داؤد اور یسوع مریم کا بیٹا۔ تب فرشتہ جا کر ان مذکور گواہوں کو بکائے گا جو ڈرتے ہوئے اُدھر جائیں گے اور جب

وہ حاضر ہو جائیں گے۔ تو خدا اُن سے کہے گا۔ میرا رسول جس بات کا دعوائے کرتا ہے وہ تمہیں یاد ہے۔ وہ جواب میں کہیں گے کیا بات اسے خداوند۔ خدا فرمائے گا کہ میں نے اس کی محبت میں سب چیزیں بنائیں تاکہ سب چیزیں اُس کے واسطے سے میری حمد کریں۔ تب ان میں سے ہر ایک جواب دے گا۔ خداوند ہمارے پاس تین گواہ ہم سے بہتر ہیں۔ اور خدا جواب دے گا۔ یہ تین گواہ کون ہیں؟ تب مونسے کہے گا۔ پہلا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے عطا کی۔ اور داؤد کہے گا۔ دوسرا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے دی۔ اور جوشم سے مخاطب ہے۔ کہے گا۔ خداوند ساری دنیا نے شیطان کے بہکانے سے مجھے تیرا بٹیا اور تیرا سا جی کہا۔ مگر جو کتاب تو نے مجھے دی اُس نے سچ سچ کہا کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور جو تیرا رسول دعوائے کرتا ہے۔ یہ کتاب اُس کی تصدیق کرتی ہے۔ تب خدا کا رسول گویا ہو کر کہے گا۔ خداوند! جو کتاب تو نے مجھے دی ہے وہ بھی یہی کہتی ہے اور جب خدا کا رسول یہ کہہ چکے گا تو خدا اپنے رسول کو ایک کتاب عطا کرے گا۔ جس میں خدا کے تمام برگزیدوں کے نام درج ہیں۔ تب ہر مخلوق خدا کی تقدیس کرے گا۔ تجھی کو اسے خدا۔ بجلال اور عزت ہو۔ کیونکہ تو نے ہمارے تئیں اپنے رسول کو دیا ہے۔ (انجیل برناباس ص ۴۳-۴۴ باب ۵۵)

انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی

GOD shall open the book in the hand of his messenger, and his messenger reading therein shall call all the angels and prophets and all the elect, and on the forehead of each one shall be written the mark of the messenger of GOD. AND in the book shall be written the glory of paradise. THEN shall each pass to the right hand of GOD, next to whome shall sit the messenger of GOD, and the prophets shall sit near him, and the saints shall sit near the prophets, and the blessed near the saints, and the angel shall then sound the trumpet, and shall call satan to judgement.

خدا اپنے رسول کے ہاتھ میں وہ کتاب کھوے گا اور اُس کا رسول اُس میں سے پرست کر تمام مشرق
اور دیو اور سب برگزیدوں کو بجائے گا اور ہر ایک کی پیشانی پر خدا کے رسول کی نشانی لکھی ہوگی۔ اور
کتاب میں بہشت کی شان بھی ہوگی۔

تب خدا کے داہنے ہاتھ ہر ایک چلا جائے گا۔ خدا کے برابر خدا کا رسول بیٹھے گا۔ اور اُس کے
بعد نبی بیٹھیں گے۔ اور فیوں کے بعد ولی بیٹھیں گے۔ اور ولیوں کے بعد نیکو کار بیٹھیں گے اور تب فرشتے
زمین کا بجا کر ابیس کو عدالت کے لیے طلب کرے گا۔ (انجیل برناباس ص ۴۸ باب ۵۵-۵۶)

سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے
جھوٹے مدعیانِ نبوت سے چوکو

حواریوں سے فرمایا کہ :

JESUS answered. LET not your heart be trubled, neither
be ye fearful. FOR I have not created you, but GOD
our creator who hath created you will protect you. AS
for me. I am now come to the world to prepare the way
for the messenger of GOD, who shall bring salvation to
the world. But beware that ye be not deceived, for many
false Prophets shall come, who shall take my words and
contaminate my gospel.

تمہارا دل نہ گھبرائے نہ تم خوف زدہ ہو۔ کیونکہ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ بلکہ خدا ہمارا خالق جس
نے ہمیں پیدا کیا۔ تمہیں بچائے گا۔ رہا میں تو میں اب دنیا میں خدا کے رسول کے لیے راہ تیار کرنے آیا
ہوں۔ جو دنیا کے لیے نجات لائے گا۔ پر خبردار دھوکہ نہ کھانا کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے۔
جو میرا کلام لیں گے۔ اور میری انجیل کو ناپاک کریں گے۔ (انجیل برناباس ص ۴۸ باب ۷۲)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب حواریوں سے یہ بات کہی اور پیارے
بادل کا سایہ کرنا آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد کی بشارات
سنائی اور جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچنے کی تلقین فرمائی تو عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری مائدر
ایس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانیوں کے متعلق عرض کیا۔ انجیل میں اس عرض

کا تذکرہ یوں ہے کہ :

THEN said and rew. Master, tell us some sign, that we may know him.

JESUS answered. He will not come in your time, but will come some years after you, when my gospel shall be annulled, insomuch that there shall be scarcely thirty faithful. AT that time GOD will have mercy on the world, and so he will send his messenger, Over whose head will rest a white cloud, whereby he shall be known of one elect of GOD, and shall be by him manifested to the world. He shall come with great power against the ungodly, and shall destroy idolatry upon the earth. AND it rejoiceth me because that though him our GOD shall be known and glorified, and I shall be known to be true.

تب اندریاس نے کہا : اُستاد ! ہمیں کوئی نشانی بتا۔ کہ ہم اُسے جانیں۔ یسوع نے جواب دیا۔ وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا۔ بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا۔ جب میری انجیل کا عدم کردی جائے گی۔ یہاں تک کہ بمشکل تین ایمان دار رہ جائیں گے۔ اُس وقت خدا دُنیا پر رحم فرمائے گا۔ سو وہ اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے سر کے اوپر ایک سفید بادل چھایا رہے گا۔ جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا۔ اور خدا اُسی کے ذریعے دُنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ بے دیوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر بُت پرستی کو نیست کر دے گا۔ اور اس سے مجھے مسرت ہے۔ کیونکہ اُسی کے ذریعے ہمارے خدا کی معرفت اور تجید ہوگی۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہوگا۔ (انجیل برناباں ص ۵۲ باب ۷۲)

سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا چاند سے کلام کرنے کا تذکرہ بھی انجیل میں موجود ہے۔ سرکار عیسیٰ علیہ السلام علاماتِ مصطفوی بیان کرتے ہوئے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ :

VERILY I say to you the moon shall minister sleep

to him in his boy-hood, and when he shall be grown up he shall take her in his hands. The world beware of casting him out.

’میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس کنجسپین میں چاند اُس کو لوریاں دے کر سُلا یا کرے گا۔ اور جب وہ بڑا ہوگا تو چاند کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے گا۔ دُنیا اُس کو ٹھکرا دینے پر خبردار رہے۔ (انجیل برناباس ص ۵۸ باب ۷۲)

مُبارک بادی کی لہر

He shall come with truth more clear than that of all the prophets, and shall reprove him who useth the world aniss. THE towers of the city of our father shall greet one another for joy, and so when idolatry shall be seen to fall to the ground and confess me a man like other men, verily I say unto you the messenger of GOD shall be come.

وہ تمام نبیوں سے زیادہ واضح سچائی کے ساتھ آئے گا۔ اور اُسے سرزنش کرے گا جو دُنیا کو غلط طور پر برتا ہے۔ ہمارے باپ کے شہر کے بُرج خوشی سے ایک دُوسرے کو مُبارک کہیں گے۔ جو جب بُت پرستی خاک میں ملتی نظر آئے اور مجھے دُوسرے انسانوں کی طرح انسان مانا جائے تب میں تم سے سچ کہتا ہوں خدا کا رسول آگیا ہوگا۔ (انجیل برناباس ص ۵۸ باب ۷۲)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم | انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک کاہن کی گفتگو اور بات چیت درج ہے جس میں

کاہن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتا ہے کہ :

IN the book of MOSES it is written that our GOD must send us the MESSIAH, who shall come to announce.

to us that which GOD willeth and shall bring to the world the mercy of GOD. Therefore I pray thee tell us the truth, art thou the MESSIAH of GOD whom we expect?

JESUS answered. It is true that hath so promised, but indeed I am not he for he is made before me, and shall come after me.

THE priest answered. BY thy words and sings at any rate we believe thee to be a prophet and an holy one of GOD, wherefore I pray thee in the name of all JUDAEA and ISRAEL that thou for love of GOD, shouldst tell us in what wise the MESSIAH will come.

JESUS answered. AS GOD liveth in whose presence my soul standeth, I am not the MESSIAH whom all the tribes of the earth expect, even as GOD promised to our father ABRAHAM, saying.

IN thy seed will I bless all the tribes of the earth. BUT when GOD shall take me away from the world. SATAN will raise again this accursed sedition by making the impious believe that I am GOD and son of GOD, whence my words and my doctrine shall be contaminated, insomuch that scarcely shall there remain thirty faithful ones, whereupon GOD will have mercy upon the world, and will send his messenger for whom he hath made all things, who shall come from the south with power and shall destroy the idols with the idolaters, who shall take away the dominion from SATAN which he hath over men. He shall bring with him the mercy of GOD for salvation.

of them that shall believe in him and blessed is he who shall believe his words.

UNWORTHY though I am to untie his hosen, I have received grace and mercy from GOD to see him.

موسے کی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہی ہمارے پاس مسیح بھیجے گا جو ہمیں بتائے گا۔
کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اور دنیا کے لیے خدا کی رحمت لائے گا جو میں منت کرتا ہوں میں سچ بتا
کیا تو ہی خدا کا وہ مسیح ہے جس کا ہمیں انتظار ہے۔

یسوع نے جواب دیا یہ سچ ہے کہ خدا نے ایسا وعدہ کیا ہے۔ پر یقیناً میں وہ نہیں ہوں کیونکہ وہ
مجھ سے پہلے بنا ہے۔ اور میرے بعد آئے گا۔

کاہن نے جواب میں کہا۔ تیرے کلام اور نشانیوں سے ہمیں بہر طور یقین ہے۔ روح القدس اور
قدوس ہے۔ سو میں تجھ سے تمام یہودیہ اور اسرائیل کے نام پر منت کرتا ہوں۔ کہ خدا سے محبت کی خاطر
ہمیں بتا کر مسیح کس طور پر آئے گا۔

یسوع نے جواب دیا۔ خدا نے زندہ کی قسم جس کے حضور میری روح تار ہے میں وہ مسیح
نہیں ہوں جس کا انتظار دنیا کی تمام قوموں کو ہے جیسا کہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے وعدہ کیا تھا
کہ تیری نسل میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دوں گا۔ پر جب خدا مجھے انبیاء کے ساتھ بھیجا تو ابیس
نا پرہیز گاروں کو یہ یقین دلا کر کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں۔ پھر یہ ملعون فتنہ اٹھائے۔ ہمارے
سے میرا کلام اور میری تعلیم ناپاک ہو جاتے گی۔ یہاں تک کہ مشکل میں ایک صاحب بیان بیان ہو جائے۔

جس پر خدا دنیا پر رحم فرمائے گا۔ اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لیے اُس نے سب چیزیں
دیکھنے سے طاقت کے ساتھ آئے گا اور بتوں کو بت پرستوں سمیت برباد کر دے گا۔

چھینے گا۔ جو انسانوں پر ہے۔ وہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت اُن کی نجات کے لیے آئے گا۔ جو
اُس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وہ جو اُس کے کلام پر ایمان لائے گا۔ تو میں اُس سے کہتا ہوں کہ

کے لائق نہیں ہوں۔ پر مجھے خدا کا فضل و رحمت ملی کہ اُسے دیکھوں۔ (انجیل متی ۱۳: ۱۲-۱۷)

خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کاہن کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ :

WITH your words I am not consoled because where ye hope for light darkness shall come but my consolation is in the coming of the messenger, who shall destroy every false opinion of me, and his faith, shall spread and shall take hold of the whole world, for so hath God promised to Abraham our father. And that which giveth me consolation is that his faith shall have no end, but shall be kept inviolate by God.

The priest answered. After the coming of the messenger of God shall other prophet come.

Jesus answered- There shall not come after him true prophets sent by God, but there shall come a great number of false prophets.

’تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ جہاں تم کو نور کی اُمید ہے تاریکی آئے گی۔ بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے میں ہر فاسد خیال مٹائے گا۔ اور اُس کا دین بھیل کر تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گا۔ کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے کیا ہے۔ اور جس بات سے مجھے تسلی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کی طرف سے ناکستہ رہے گا۔

کاہن نے جواب میں کہا۔ کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی۔

انجیل برنابا ص ۱۱۳، باب ۹،

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |

Then said the priest. How shall the Messiah be called and what sign shall reveal his coming.

Jesus answered, "The name of the Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he had created his soul, and placed it in a celestial splendour. God said, "Wait Mohammad, for thy sake, I will to create paradise, the world, and a great multitude of creatures, Whereof I make thee a present, insomuch that whose a ball bless the shall be blessed, and whose shall curse thee shall be accursed. When I shall send thee into the world I shall send thee as my messenger of salvation, and thy word shall be true, in somuch that heaven and earth shall fail, but thy faith shall never fail" Mohammed is his blessed name'.

Then the croud lifted up their voices, saying: O God, send us thy messenger. O Mohammed, come quickly for the salvation of the world!

تب کاہن نے کہا۔ وہ مسیح کیا کہلائے جائے گا۔ اور کس شان سے اُس کا آنا ظاہر ہوگا۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس مسیح کا نام قابلِ تعریف ہے کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا۔ جب اُس نے اُس کی روح پیدا کی۔ اور اُسے ملکوئی شان میں رکھا۔ خدا نے کہا محمد۔ انتظار کر۔ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت دنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں۔ جن کو میں نے تجھے تحفے میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جو تجھے مبارک کہے گا مبارک ہوگا۔ جو تجھے کو سے کا لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا۔ اور تیرا کلام سچا ہوگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ پر تیرا دین نہ ملے گا۔ سو اُس کا پاک نام محمد ہے۔

تب بھیڑ نے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا۔ اے خدا ہمیں اپنا رسول بھیج۔ اے محمد دنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔
(انجیل برناباس ص ۱۱ باب ۹۷)

دینِ محمّدی کا فائدہ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ :

'And such shall be the advantage of the faith of God's messenger, that those that shall have believed in him, even though they have not done any good works, seeing they died in this faith shall go into paradise after the punishment of which I have spoken.'

خدا کے رسول کے دین کا یہ فائدہ ہوگا کہ جو اُس دین پر مرنے کے باعث وہ بہشت میں جائیں گے۔ اُس سزا کے بعد جس کا میں نے ذکر کیا۔ (انجیل برناباس ص ۱۳۸ باب ۱۳۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگرد و رشید برناباس کو میرا رسول چاند ہے | اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا فرمان سناتے ہیں کہ :

My messenger is the moon who from me receiveth all; and the stars are my prophets which have preached to you my will.

میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے اور ستارے میرے نبی ہیں جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔ (انجیل برناباس ص ۲۰۲، ۲۰۳ باب ۱۷۷)

ناظرین حضرات! انجیل برناباس کے حوالہ جات کے بعد موجودہ زبور کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں سیدنا داؤد علیہ السلام نے ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارات اور عظمتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنی زبان مبارک نبی آخر الزمان شاہِ مرسلاں محمد رسول اللہ علیہ اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو موجودہ تحریف شدہ زبور میں بھی دلچ ہیں۔

”میرے دل میں ایک نفیس مضمون جوش مار رہا ہے۔ میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلم بند کیے ہیں۔ میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے۔ تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے۔ اس لیے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا۔ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت و شوکت ہے۔ اپنی کمر سے حمال کر اور سچائی اور حلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان و شوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تو تجھے مہیب کام دکھائے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں۔ وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں۔ اُمّتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں اے خدا تیرا تخت ابد الابد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صداقت سے محبت رکھی۔ اور بدکاری سے نفرت! اسی لیے خدا تیرے خدا نے شادمانی کے تل سے تجھ کو تیرے ہمسران سے زیادہ مسح کیا ہے۔ تیرے ہر لباس سے مُراو اعود اور تج کی خوشبو آتی ہے۔ لامحی دانت کے ٹھوں میں سے تار دار سازوں نے تجھے خوش کیا ہے۔ تیری معزز خواتین میں شاہزادیاں ہیں۔ بلکہ تیرے داہنے ہاتھ اوڢیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے۔ تیرے بیٹے تیرے باپ ادا کے ہانشین ہوں گے۔ جن کو تو تمام بُدے زمین پر سردار مقرر کرے گا۔ میں تیرے نام کی یاد کو نسل و نسل قائم رکھوں گا۔ اس لیے اُمّتیں ابد الابد تیری شکر گزاری کریں گی۔ (زبور باب ۴۵) تارینِ کرام: حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی بشارت میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ واقعی طور پر ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات میں پائی جاتی ہیں۔ ان بیان کردہ اوصاف کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اس نبی کا حسین و جمیل ہونا۔ (۲) قوی اور طاقتور ہونا (۳) تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ

ہونا۔ (۴) صبح ہونا۔ (۵) مجاہد اور غازی ہونا (۶) مبارک زمانہ ہونا۔ (۷) تیر انداز اور میدان
سپاہ کاش ہونا۔ (۸) مخلوق کا آپکے تابع اور فرمانبردار اور غلام ہونا۔ (۹) کپڑوں سے مشک و
عنبر سے بڑھ کر خوشبو آنا۔ (۱۰) بادشاہوں کی بیٹیاں ان کے گھرانہ میں ہونا۔ (۱۱) اولاد کا نہیں
اور سردار ہونا۔ (۱۲) ہر جگہ ان کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ ہونا۔ (۱۳) تمام لوگوں میں ان کی یاد
دلانا۔ (۱۴) ابد الابد اور ہمیشہ ان کا ذکر خیر جاری و ساری رہنا۔ (۱۵)

یہ سب اوصاف نبی آخر الزمان سرور دین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التسلیم کی واحد ذات
بارکات میں ہی موجود ہیں۔ اس لیے کہا گیا ہے۔

حَسَنَ یُوسُفَ دِمَّ عِیْسَى یَدْرِیْضُنَا دَارِی !

آنچہ خوباں ہمہ دار نہ تو تنہا داری !

اعلیٰ حضرت عظیم البرکات، امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ نے بارگاہ بیس پناہ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سرد کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے باغ خلیل کا گلِ زیب کہوں تجھے
تیرے تو وصفِ عیب گماہی سے ہیں بہری حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رشت نے ختم سخن اس پر کر دیا خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت دہب
سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

یَا دَاوُدُ اِنَّہٗ سَيَاْتِیْ مِنْ بَعْدِکَ
نَبِیُّ اسْمُہٗ اَحْمَدٌ وَ مُحَمَّدٌ
صَادِقًا نَبِیًّا۔
اے داؤد علیہ السلام عنقریب تیرے بعد ایک
نبی آنے والا ہے۔ جن کا نام نامی احمد اور
محمد صادق نبی ہوگا۔ میں اس سے کبھی ناراض
نہ ہوں گا۔

اس کے سبب اس کے انگوں اور پھلوں کے گناہ معاف فرما دیں گے۔ اس کی اُمت اُمت
محمدیہ ان کی اُمت کو میں نوافل دوں گا۔ جو انبیاء کرام علیہم السلام کو دیئے تھے۔ اور

ان کو ایسے فرائض دوں گا۔ جو گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو دیے تھے۔ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے گی۔ اس حال میں کہ ان کا نور انبیاء کرام علیہم السلام کے نور کی مثل ہوگا۔ میں نے ان پر نماز کے لیے وضو فرض کیا ہے۔ جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کرتے ہیں اور میں نے ان کو حج کا حکم فرمایا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو فرمایا۔ میں نے ان کو جہاد کا حکم کیا جس طرح انبیاء کرام کو حکم فرمایا۔

یا دَاوُدُ اٰیٰتِیْ فَصَلِّتْ مُحَمَّدًا
وَاُمَّتَهُ عَلَی الْاُمَمِ كُلِّهْمُ۔

اے داؤد علیہ السلام میں نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کی (خصائص الکبریٰ ص ۳۷ ج ۱) حجۃ اللہ ص ۱۲۲) اُمت کو سب اُمتوں پر فضیلت دی ہے۔ علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے منقول ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَلْبَعْثْ مُقِیْمُ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفَتْحِ۔ اے اللہ فترت کے بعد کسی سنت قائم کرنے والے رسول کو مبعوث فرما۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر جس نے بعد از فترت شریعت و سنت توریت کو قائم کیا ہو سوائے ہمارے رسول کریم محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتنار کے کوئی نہیں ہوا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنت توریت کے موافق تھے۔ اور اُسے مکمل کرنے والے تھے۔ نہ کہ زمانہ فترت کے بعد اس کو قائم کرنے والے تھے۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۹)

حضرت حافظ سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مجھے زبور کے ایک ایسے نسخہ کا علم ہے جس کی ایک سو پچاس سورتیں ہیں۔ اور میں نے اس کی چوتھی سورت میں لکھا دیکھا ہے کہ یا دَاوُدُ اَسْمِعْ مَا اَقُوْلُ وَمُرْسِلًا نْ خَلِیْقُلْهُ لِّلنَّاسِ مِنْ بَعْدِکَ اِنَّ الْاَرْضَ لَیْ اُوْرَثُهَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَاُمَّتُہُ اے داؤد علیہ السلام جو میں تجھے فرماتا ہوں اس کو غور سے سن۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دے جو کہ تیرے بعد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بتائے کہ بیشک زمین میری ہے اور میں اس زمین کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی اُمت کو وارث بناؤں گا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۲، خصائص الکبریٰ ص ۳۷ ج ۱)

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں ہے۔ اِنَّ اللہَ اَظْہَرَ

مِنْ صَيِّفُونٍ أَكْبَلًا فَحَمُودًا - صَيِّفُونَ (عرب) سے اکیل (نبوت) محمود (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸)

حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک ظاہر ہوتا ہے جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے۔ اور میرا تمام عبادت خانہ نور سے منور اور روشن ہو جاتا ہے۔ اور درود دیوار اور محراب حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اسے پُر دگار یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہے۔ نیز فرمایا: - لَا أُجِلُّهُ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَآدَمَ وَحَوَّاءَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَنَّهُنَّ كَلِمَاتٌ فِي لِسَانِي وَنُورٌ فِي قُلُوبِي وَخَوَاجِزٌ فِي جَنَّتِي وَدُورٌ فِي دُورِي

(معارج النبوت ص ۱۸۲ رکن دوم)

پیدا فرمایا ہے۔ ناظرینِ کریم: تورات، زبور اور انجیل میں نبی اکرم، شفیع معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور تذکرہ کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد اب دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صحائف میں جو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہے۔ وہ پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھیے اور پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنے قلوب کو منور فرمائیے۔

ابوالحسن قلابی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جس فضیلتِ عظمیٰ سے ممتاز فرمایا ہے۔ دیگر انبیاء کرام کو اس سے نوازا جیسا کہ اس آیت میں مذکور ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے عہد لیا تھا کہ جب بھی وہ کسی نبی کے پاس وحی لے کر جاتے تو اس کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے فضائل و کمالات بیان کرنے کے بعد اس نبی سے عہد لے کہ اگر وہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاتے تو ان پر ایمان لانا ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ انبیاء کرام سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اپنی قوم کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کر کے ان سے بات کا عہد لیتے رہا کریں کہ وہ اپنے بعد والوں کو فضائلِ مصطفیٰ سے آگاہ کرتے اور حبیبِ پروردگار کے خطبے پڑھتے رہیں گے۔ (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ص ۱)

انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر مصطفیٰ کرنا

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح کتب ثلاثہ یعنی تورات انجیل اور زبور میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مذکور ہیں اسی طرح ہر نبی کے صحیفوں میں بھی آپ کے اوصاف مسطور و مذکور ہیں۔

عیسائیوں کے 'عہد نامہ جدید' | انبیاء نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی | میں ایک کتاب جس کا نام

'رسولوں کے اعمال' ہے، میں 'رج' ہے کہ جب سرکار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے۔ تو پطرس اپنے حواریوں کے ایک عظیم اجتماع میں اعلان کرتے ہیں کہ 'ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک ہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ اُمت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ (رسولوں کے اعمال باب آیت ۲۲، ۲۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ | حضرت آدم علیہ السلام | بَيْنَ كَتَفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ

النَّبِيِّينَ۔ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے کہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(خصائص الکبریٰ ج ۱ کتاب الوفا منسج ۱)

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں تم کو خداوند ہوں۔ اس کے رہنے والے میرے ہمسایہ ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اور دہاں تک پہنچنے والے میرے مہمان ہیں اور وہ میری عنایت و حمایت کی پناہ اور سایہ میں ہیں۔ اور میری حفاظت و رعایت میں ہیں

اور زمین و آسمان والوں سے اسے معمور کروں گا۔ اور جوق در جوق جماعتیں بھرے ہوئے اور گرد آلود
 بالوں سے لمبیک پکارتے، تجبیر طبع آواز سے کرتے، آنکھوں سے آنسو بہاتے آئیں گے اور جو بھی اس
 خانہ کعبہ کی زیارت کو آتے گا اس کا مقصود بیت اللہ کی زیارت اور میری خوشنودی و رضا کے سوا
 کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ میں صاحب خانہ ہوں۔ گویا کہ ایسا ہوگا کہ اس نے میری ہی زیارت کی وہ میرا
 مہمان ہوگا اور میرے کرم کے لائق و مستحق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی تحیم کروں گا۔ اور محرم
 نہ چھوڑوں گا۔ اور اس خانہ کعبہ کا انتظام تیرے فرزندوں میں سے اس نبی کے سپرد کروں گا جسے
 ابراہیم کہیں گے۔ اس کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اونچا کراؤں گا اور اس کے ہاتھ سے اُسے
 تعمیر کراؤں گا۔ اور اس کے لیے زمزم کا چشمہ نکالوں گا اور اس کی حرمت و حل اس کی میراث
 میں دوں گا۔ اور اس کے مشاعر کو اس کے ہاتھ سے آشکارہ کروں گا (مشاعر سے مراد شعر الحرام)
 اور نشانات ہیں) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر زمانہ میں لوگ اسے آباد رکھیں گے۔
 اور اس کی طرف قصد و ارادہ رکھیں گے۔ یہاں تک کہ نوبت بہ نوبت تیرے فرزندوں میں سے
 اس نبی تک پہنچے گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے وہ سلسلہ نبوت کو ختم
 کرنے والے ہوں گے اور اسی نبی کو اس کے گھر کے رہنے والوں، منتظموں، متولیوں اور حاجیوں
 میں بزرگ تر بناؤں گا جو بھی میرا متلاشی اور میرا چاہنے والا ہو اُسے لازم ہے کہ وہ اس
 جماعت کے ساتھ ہوجن کے بال بھرے ہوتے گرد آلود ہیں جو خدا کے حضور اپنی منتوں اور
 نذروں کو پورا کرتے ہیں۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۱۰۷ ج اول)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر خاتم الانبیاء | ابن مسعود عام شعبی سے راوی
 سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے صحیفوں میں ارشاد ہوا۔

اِنَّهٗ کَانَ مِنْ وَلَدِکَ شَعُوْبٌ حَتّٰی
 یَاْتِیَ النَّبِیُّ الْاٰمِنِیْ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ
 بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے
 یہاں تک کہ نبی اُمّی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۰۷ ج ۱) حجتہ اللہ علیہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ (مدارج النبوت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر ہجرت کی تو جب مکہ مکرمہ کی سرزمین پر پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کی اَنْزِلْ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ اے ابراہیم علیہ السلام یہاں پر اُتر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا حَيْثُ لَا ذَرْعٌ وَلَا صَرْعَ يٰهَاں تو کھیت بھی نہیں اور دودھ بھی نہیں تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا هٰهُنَا يَخْرُجُ النَّبِيُّ الَّذِي مِنْ ذُرِّيَّةِ ابْنِكَ الَّذِي تَتَمُّ بِهِ الْكَلِمَةُ الْعُلْيَا۔ یہاں سے ایک نبی آپ کی اولاد سے مبعوث ہوں گے۔ جن کی وجہ سے کلمہ علیا (دین اسلام) مکمل ہوگا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱۶)

سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکرِ مصطفیٰ | محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

اَدْحَىٰ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی یَعْقُوْبَ رَاحَتِ
اُبْعِثْ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مَلُوْكًَا وَّ اَنْبِیَاءَ
حَتّٰی اُبْعِثُ النَّبِیَّ الْمُرْسَلِی الَّذِی
تَبْنِیْ اُمَّتَهُ هَیْکَلُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ
وَهُوَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِسْمُهُ
اَحْمَدُ۔ (خصائص البکری ص ۱۷۱ ج ۱)

اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین و انبیاء بھیجتا
رہوں گا۔ یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم
محترم و اے نبی کو جس کی اُمت بیت المقدس
کی بلند تعمیر بنائے گی۔ وہ سب پیغمبروں کا خاتم
ہے اور اس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت موسیٰ علیہ السلام | محدث ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے علیہ الاولیاء میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

مَنْ لَقِیْنِیْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحَدٍ
اَدْخَلْتُهُ النَّارَ۔
جو شخص میرے پاس اس حالت میں حاضر ہو کہ
وہ احمد مجھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرنے
والا ہو میں اُس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب کریم مَنْ اَحْمَدُ احمد مجھے صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اللہ کریم نے فرمایا مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَیَّ مِنْهُ كَتَبْتُ

اسْمُهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ
الْجَنَّةَ حُرْمَةً عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا هُوَ وَأُمَّتُهُ. اُس سے زیادہ
میں نے مخلوق میں کوئی عزت والا پیدا نہیں فرمایا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام
زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے عرشِ معلیٰ پر لکھ دیا ہے۔ اور اپنی تمام مخلوق پر جنت میں
داخلہ حرام دیا ہے۔ جب تک کہ وہ اور اُس کی اُمت جنت میں داخل نہ ہوئے۔ تو حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا مَنْ أُمَّتُهُ اُس کی اُمت کی شان کیا ہے؟ تو فرمایا وہ چلتے
پھرتے میری حمد اور تعریف بہت زیادہ کرنے والے ہیں۔

حجۃ اللہ علی العالمین لکھنؤ نصاب کبرائے ص ۳۲ ج ۱

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دَآيْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ
اللَّهِ تَعَالَى أَخْبَرَ مُوسَى عَنْ وَقْتِ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَ
مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَمُوسَى أَخْبَرَ قَوْمَهُ أَنَّ الْكَوْكَبَ الْمُعْصُوفَ عِنْدَكُمْ
اسْمُهُ كَذَا إِذَا تَحَتَّكَ وَسَارَ عَنْ مَوْضِعِهِ فَهُوَ وَقْتُ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَادَ ذَلِكَ مِمَّا يَتَوَارَثُهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ.
میں نے تورات میں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظاہر ہونے کے وقت یعنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر
سے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس سے آگاہ
فرمادیا کہ بلاشبہ وہ مشہور ستارہ تمہارے ہی قریب ہے۔ ان کا اسم شریف فلاں ہے جب
یہ حرکت کرے اور اپنی جگہ سے چلے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف
آوری کا وقت ہوگا۔ یہ وہ واقعہ ہے جس سے بنی اسرائیل کے علماء آگاہ ہیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔
أَنْ صَدِّقَ مُحَمَّدٍ وَمَنْ أُمَّتُكَ کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَنْ أَذْرَكَ مِنْهُمْ آتِ
يَوْمُنَا بِهِ فَلَوْلَا حَمْدُ مَا
خَلَقْتَ آدَمَ وَلَوْلَا حَمْدُ
مَا خَلَقْتَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَ
لَقَدْ خَلَقْتَ الْعَرْشَ فَاضْطَرَّ
فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَسَكَنَ .

کی تصدیق کرو۔ اور اپنی اُمت کو حکم فرما دو کہ
ان میں سے کوئی ان کو پائے وہ اُن پر ایمان
لائے۔ اگر محمد مصطفیٰ علیہ التجیۃ والنار نہ ہوتے
تو میں حضرت آدم کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جنت اور دوزخ
کو میں پیدا نہ کرتا اور جب میں نے عرشِ معلیٰ کو پیدا
فرمایا تو وہ متحرک ہوا پس عرشِ معلیٰ پر میں نے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ ساکن ہو گیا۔

کتاب لونا لابن جوزی ص ۱۱ ج ۱، شواہد الحق للنبیہانی ص ۱۳۹، خصائص الکبریٰ ص ۱۹ ج ۱
حضرت محمد بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے اُن بڑے بڑے علماء سے جو بعد میں
سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا
عیسے علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

اے عیسے علیہ السلام! میرے فرمان کو سن
اور اس کی اطاعت کر۔ اے پاک باکرہ بتول
کے صاحبزادے بیشک میں نے تجھے بغیر باپ کے
پیدا فرمایا اور میں نے تجھے سارے جہانوں کے
لیے نشانی بنایا۔ پس میری ہی عبادت کر اور مجھ
پر ہی توکل کر۔ اور کتاب کو مضبوطی سے تھام۔
اور اہلِ سوریا کو تفصیل اور تفسیر سے باخبر رہ۔ اور
اپنے مبصروں کو تبلیغ فرماؤ اور ان کو آگاہ کر دو
کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ ہوں پیدا کرنے والا اور
ہمیشہ رہنے والا ہوں کہ جس کو زوال نہیں اور
ان کو یہ بھی خبر دو کہ وہ اُس نبی اُمّی صلی اللہ علیہ

يَا عِيسَى اسْمِعْ قَوْلِي وَاطِيعْ يَا ابْنَ
الطَّاهِرَةِ الْكُفْرُ الْبَتُولُ فَإِنِّي
خَلَقْتُكَ مِنْ غَيْرِ فَحُلْ وَجَعَلْتُكَ
آيَةً لِلْعَالَمِينَ فَإَيَايَ فَاعْبُدْ
وَعَلَى فَتَوَكَّلْ وَخُذِ الْكِتَابَ
بِقُوَّةٍ فَسِرْ لِأَهْلِ سُورِيَا وَبَلِّغْ
مَنْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَآخِبرْهُمْ إِنِّي
أَنَا اللَّهُ الْبَدِيعُ الدَّائِمُ وَالَّذِي
لَا يَزُولُ صَدَقُوا النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ
الَّذِي أَبْعَثْتُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ .
رحمۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۶ ، دلائل النبوت

بہقی ضلہ ۲۸۱-۲۸۱ ج ۱) وسلم کی تصدیق کریں جن کو میں آخری زمانہ میں
مبعوث فرماؤں گا۔

حضرت ذکریا علیہ السلام | نے فرمایا کہ وحی لانے والے فرشتہ نے مجھے کہا کہ
آپ نے خواب میں کیا دیکھا ہے؟ تو میں نے اس کو
بتایا کہ سونے کا ایک مینار دیکھا ہے جس کو اوپر ہاتھ کے اس سبیلی کے اوپر سات چراغ تھے
اور ہر چراغ کے سات منہ تھے۔ سبیلی کے اوپر دائیں اور بائیں دو درخت تھے جن میں نے
اس فرشتہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرشتہ نے کہا۔

هَذَا قَوْلُ رَبِّ فِي زُرِّيَا بَالٍ
رَبِّ تَعَالَى كَانِ زُرِّيَا بَالٍ يَعْنِي مُحَمَّدٌ مَصْطَفَى صَلَّي اللهُ
تَعَالَى وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْ بَارِئٍ فِي فَرْمَانٍ هُوَ۔ اور
وَأَنَا اسْتَجِيبُ لَهُ لِلنَّصِصِ وَالنَّطْهِيرِ
وَهُ مِيرَى بَارِكَاهٍ فِي دُعَاكَ تَابَهُ۔ اور میں اُس
كَ دُعَاكَ اُسے پاك كرنے كے ليے قبول كرتا
ہوں۔ اور دوسرے زمین سے میں جھوٹے نبی
اور نجس رُوحیں ختم کر دوں گا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲)

حضرت شمعون علیہ السلام کے کلام میں ہے۔ جَاءَ اَللّٰهُ يَا الْبَيَّانِ مِنْ جَبَالِ

فَارَانَ اُمْتَلَأَتْ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَسْبِيحِ اُمَّتِهِ۔ اللہ تعالیٰ بیان
دسرِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاران کے پہاڑوں سے لائے گا۔ اس نبی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح اور اُس کی اُمت کی تسبیح سے آسمان اور زمین بھر جائیں گے۔ جَبَالُ
فَارَانَ هِيَ جَبَالُ مَكَّةَ فَارَانَ كَيْ پھاڑ مٹھ مٹھ کے پھاڑ ہیں (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲)
حضرت حزقیال علیہ السلام | کہ کتاب میں ہے۔ اِنَّ الَّذِي يَظْهَرُ مِنَ الْبَادِيَةِ
فَيَكُونُ فِيْهِ خُتْفُ الْيَهُودِ۔ بے شک وہ نبی جو

بادیہ (عرب) سے ظاہر ہو گا۔ اُس کا ظاہر ہونا یہود کے لیے موت ہو گا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین علامۃ النبھانی ص ۱۲)

حضرت امیر علیہ السلام | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر علیہ السلام کی قوم نے ان کی

نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بخت نصر بادشاہ کو ان لوگوں سے لڑنے کا حکم کریں۔ پس بخت نصر نے قتال شروع کر دیا۔ لوگوں کو قید بھی کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ تہامہ تک پہنچ گیا اور وہ حضرت سعد بن عدنان کے پاس آیا۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ فِي صُلْبِ هَذَا نَبِيًّا يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْتِمُ اللَّهُ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ۔
تو نبی امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو موت قتل کرو۔ بے شک ان کی پشت مبارک سے آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت ہوگی۔

اُس پر اللہ تعالیٰ انبیاء کی آمد ختم کر دے گا۔
پس بخت نصر نے چھوڑ دیا اور حضرت سعد کو اپنے ساتھ لے لیا۔ یمن کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر پہنچا۔ اس قلعہ میں رہائش پذیر لوگوں میں سے ایک حسینہ جمیلہ عورت سے حضرت سعد کا نکاح کر دیا اور تہامہ پر حضرت سعد کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا۔ اور وہاں ہی حضرت سعد کی نسل پیدا ہوئی۔
(حجۃ اللہ علی العالمین مکتبہ مطبوعہ مصر)

کی کتاب غزل الغزلات میں حضور پر نور ﷺ کے نور محمد رسول اللہ سلیمان علیہ السلام | صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علیہ مبارک بھی درج ہے جو کہ درج ذیل ہے

’میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ اُس کا سر خالص سونا ہے۔ اس کی زنجیں بیچ دریاں اور کتے سی کالی ہیں۔ اُس کی آنکھیں کبوتروں کی مانند ہیں۔ جو دودھ میں نہا کر لب دریا ملکنت سے بیٹھے ہیں۔ اُس کے رخسار پھولوں کے چمن اور مہسان کی ابھری ہوئی کیاریاں ہیں۔ اس کے ہونٹ سوسن ہیں۔ جن سے رقیق مڑ پکاتا ہے۔ اُس کے ہاتھ زبرد سے مرنے سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا منہ از بس شیریں ہے۔ (غزل الغزلات ۱۰)

ناظرین! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حلیہ شریف سرکار سیدنا علی المرتضیٰ شہیدِ خدا، مشکل کشا، مولائے کل کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان قریباً قریباً اسی طرح مرقی ہے۔

اک ماہ مدین گوراسا بدن نیچی نظری کل کی خبریں !
 دکھلا کے بچپن وہ سنا کے سخن مور اچھونک گئے سب تن من دھن
 واقف امر رخصتی و جلی غوث صمدانی سیدی پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی قدس سرہ القوی نے کیا
 خوب کہا ہے ۔

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَجْمَلَكَ مَا أَحْسَنَكَ مَا أَكْمَلَكَ

کیتھے مہر علی کیتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کیتھے جاڑیاں
 علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حیوۃ الحیوان میں عربی شعر لکھا ہے ۔

لَمْ يَخْلُقِ النَّاسَ مِنْ مِثْلِ مُحَمَّدٍ

أَبَدًا وَ عَلَيَّ أَنَّهُ لَا يَخْلُقُ !

میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضرت فیض و رحمت فاضل بریلوی نے تو کمال کر دیا ۔

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا ، تیری خلق کو حق نے جمیل کہا

کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہادت سے خالق حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے بے مرتبہ تجھ کو یا نہ کسی کو بلے نہ کسی کو ملا کہ کلام مجید نے کھائی شہادت سے شہر و کلام بقا کی قسم

اپنے کلام میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ایک دوسرے مقام پر اپنے

فن شاعری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت عزت و

وعظمت اور حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

لَمْ يَأْتِ تَقْدِيرُكَ فِي نَظَرٍ مِثْلٍ تَوْنُهُ شَدِيدًا جَانًا

جگ راج کو تاج تو رہے سر سوسے تجھ کو شہ دوسرا جانا

سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اجل جلال الدین سیوطی
 علیہ الرحمۃ نے ایک روایت

اپنی شہرہ آفاق تصنیف خصائص الکبرایہ میں درج کی ہے اور اس روایت کے ادوی حضور پر نور

آقائے یوم انشورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حبیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔

کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الفضل الصلوٰۃ و التسلیم نے ارشاد فرمایا ۔

كَانَ نَفْسُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۱)

حضرت شیخا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی | امام المحدثین ابن جوزی اور خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے

حضرت وہب بن منبہ سے ایک روایت درج کی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت شیخا علیہ السلام پر وحی نازل کی۔

إِنِّي بَاعَثْتُ نَبِيًّا أُمِّيًّا أَفْتَحُ بِهِ آذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا وَأَغْنِيَا عَمِيصًا مَوْلِدًا بِمَكَّةَ وَمُهَلِّجِدًا بِطَيْبَةَ دَالِيًا أَنْ قَالَ بَلَّغْ بِحَيْلٍ وَاهِبٍ لَهُ كُلُّ خَلْقٍ كَرِيمٍ أَجْعَلُ السَّكِينَةَ لِبَاسَهُ وَابْتِشَارَ شَعَارَةٍ وَالتَّقْوَى خَيْرُهُ وَالحِكْمَةَ مَعْقُولَهُ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِيعَتَهُ وَالْعَفْوَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمَعْرُوفَ خُلُقَهُ وَالْعَدْلَ سِيرَتَهُ وَالْحَقَّ شَرِيعَتَهُ وَالْهُدَى إِمَامَهُ وَالْإِسْلَامَ مِلَّتَهُ وَأَحْمَدَ اسْمَهُ أَهْدَى

بے شک میں ایک نبی امتی کو مبعوث فرماتے ہوں جس کے ذریعے سے بہرے کاں اور خلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اسی نبی کی جاتے پیدائش مکہ منورہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہوگا۔ میں ان کو ہر خوبی اور خلق کریم سے نوازاؤں گا۔ اطمینان قلبی اور وقار ان کا لباس بناؤں گا۔ عادات اور نیک اعمال ان کا شعار تقویٰ اور پرہیزگاری ان کا خیر حکمت کو ان کا مجید اور راز صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت۔ عدل و انصاف کو ان کی سیرت اظہار حق کو ان کی شریعت ہدایت

لے علامہ عبدالوہاب شمرانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہ پچیس مرتبہ زیارت کی ہے۔ (میزان الکبریٰ صفحہ ۴۴)

سردار الوہاب بیہ مولوی شمس الدین امرتسری کے مشہور و معروف اخبار اہل حدیث میں علامہ سیوطی کو قدوة الانام

امام الہمام کے القاب بھی ہیں۔ (اخبار المحدثین امرتسر صفحہ ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

بِهِ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَةِ وَاعْلَمُ بِهِ بَعْدَ
الْجَهَالَةِ وَارْفَعَ بِهِ بَعْدَ الْخَالَةِ وَ
اسْتَمَى بِهِ بَعْدَ النُّكْرَةِ وَاکْثَرُ بِهِ
بَعْدَ الْقِلَّةِ وَاعْنَى بِهِ بَعْدَ
الْعَيْلَةِ وَاجْمَعَ بِهِ بَعْدَ
الْفِرْقَةِ وَأَعْلَفَ بِهِ
بَيْنَ قُلُوبٍ وَ أَهْوَاءِ
مُتَشَتِّتَةٍ وَ أُمَمٍ مُخْتَلِفَةٍ
وَ أَحْبَلُ أُمَّتَهُ خَيْرَ
أُمَّةٍ -

(خصائص الکبریٰ ص ۲۲۰ ج ۱، کتاب الوفا ص ۱)
ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۱

کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔
ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
اور مخلوق کو ان کے وسیلہ سے گمراہی کے بعد
ہدایت جہالت کے بعد علم و معرفت۔ گمناہی کے
بعد رفعت و منزلت عطا کروں گا۔ اور انہیں
کی برکت سے قلت کے بعد کثرت۔ فقر کے
بعد دولت تفرقہ کے بعد محبت و اُلفت عطا
کروں گا۔ اور انہیں کے صدقہ اور طفیل مختلف
قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے
والوں کے دلوں میں اُلفت اور محبت پیدا
کروں گا۔ اور ان کی ساری اُمت کو تمام اُمتوں
سے بہتر اور اچھا کروں گا۔

عرش پہ تازہ چھپر چھپا فرش پہ طرز دھوم دھام
کال بدھ لگاتے تیری ہی داستان ہے
حضرت شعیب علیہ السلام نے بیت المقدس کے ایک گاؤں ایلیا یروثلم والوں کو فرمایا اے
یروثلم کے لوگو تم کو مبارک ہو کہ یاتیک الآن ذاکب الحجار یعنی جیسے و یاتیک بعد ذاکب
البعیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس ایک گدھے پر سوار شخص یعنی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے و اے ہیں اور ان کے بعد شتر سوار ہستی یعنی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔ (کتاب الوفا ص ۱ ج ۱)

حضرت شعیب علیہ السلام | حضرت شعیب علیہ السلام کے کلام میں ہے کہ میں نے
دو سوار دیکھے جن کے نور سے زمین روشن ہو گئی ان

میں سے ایک خچر پر سوار تھے اور دوسرے شتر سوار تھے۔ خچر سوار عیسیٰ علیہ السلام تھے
اور شتر سوار حضرت پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اسی طرح انہوں نے
فرمایا اے قوم میں نے ایک نورانی صورت اُونٹ پر سوار دیکھی ہے۔ جو اپنی صوفسانی میں

چاند سے مشابہ تھی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۷)

حضرت جبقوق علیہ السلام | صدیق کی ہے کہ پروردگار فاران کی پہاڑیوں سے قوت

بیان کے ساتھ آیا۔ نام احمد کی تسبیح سے آسمان مہمو ہو گئے اور اس کی اُمت کا سمنڈوں پر تصرف ایسا ہو گا۔ جیسا خشکی پر۔ وہ ایک ایسی نئی کتاب لے کر آئے گا جس کا تعارف بیت المقدس کے بعد ہو گا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۷، حجة الله على العالمین ص ۱۷)

حضرت انیال علیہ السلام | کعب الاحبار کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قتل و غارت کے بعد ایک نہایت ڈراؤنا خواب

دیکھا لیکن اُسے بھول گیا۔ کاہنوں اور سحر و جادو کے خواجہ اور تعبیر خواب دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ تم اپنا خواب بتاؤ تاکہ اس کی تعبیر بیان کریں۔ وہ غصہ میں آکر کہنے لگا کہ میں نے تمہاری مذمت مدینہ تک اس لیے ترتیب کی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو۔ میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں۔ تاکہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کر سکو۔ ورنہ تمہیں قتل کر دوں گا۔ کاہنوں اور سحر و جادو کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔ ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے۔ انہوں نے ایک کہنے والے کو کہا کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جاسکتا ہے میں اس کی خواب اور تعبیر جانتا ہوں۔ کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا۔ اُس نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلوایا۔ لیکن حضرت دانیال علیہ السلام نے اسے اس کی قوم کی عادت کے مطابق سجدہ نہ کیا۔ بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام آدمیوں کو باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت دانیال علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے کہا میرا خدا ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم تعبیر دیا عطا کیا کہ میں غیر خدا کو سجدہ نہ کروں مجھے ڈر تھا کہ سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کر لیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برائے ہو سکوں اور تو مجھے قتل کر دے۔ میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ میرا ترک سجدہ تیرے اُن رنج و الم کو جن میں تو مبتلا ہے سہل ہو گا۔ لہذا میں نے اپنی اور تیری خاطر سجدہ ترک کر دیا۔ بخت نصر نے کہا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی مستعد نہیں جس نے خدا کے لیے ایفاء عہد کیا ہے۔ اور میرے

نزدیک سب سے اچھا انسان وہی ہیں جو خدا کے لیے ایثار عہد کرتے ہیں۔ پھر کہا میرے خواب کی تعبیر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہاں! تو نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے۔ جس کی آٹھ سونے کی۔ کمر چاندی کی۔ چوڑا تانبے کے۔ پنڈ لیاں لہے کی اور دونوں سرین کے درمیان پیٹھ کی ہڈی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ جب تو نے انہیں غور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کر دیا۔ اچانک آسمان سے ایک پتھر گر اچو اس کے سر کے درمیان جھٹے پر لگا۔ جس سے شدید ضرب لگی۔ یہاں تک کہ وہ پس کر آٹا ہو گیا۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور مٹی اس طرح لہم پیوست ہو گئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن دانش بل کر علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے تھے۔ اور اگر ہوا چلتی تو وہ بھر کر رہ جاتے تو تو نے دیکھا کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا۔ اُس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ اور برخاست کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین و آسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ بخت نصر لولا کہ بالکل درست ہے۔ اب اس کی تعبیر بتائیے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت مختلف اقوام کا بنا ہوا تھا۔ سونا وہ قوم ہے۔ جسے تو جانتا ہے۔ اور چاندی وہ قوم ہے جس کا تیرا بیٹا تیرے بعد بادشاہ بنے گا۔ لیکن تانبے کا اطلاق اہل روم پر ہوتا ہے اور لوہے سے مراد ملک فارس ہے۔ اور مٹی سے مراد وہ دو عورتیں ہیں جو روم اور فارس کی ملکہ بنیں گی۔ اور وہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا۔ وہ دین ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا خدا تعالیٰ عرب سے ایک پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۲۱)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے ۷
 ملک کوئین میں انبیاء تاجدار
 تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

بتوں اور جنوں کی گواہی

سواع نامی بُت کی گواہی | کفار جن بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ اُن بتوں نے بھی بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوت اور رسالت

کی گواہی دی چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور محبوب رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگائیں۔

دنیا سے اہلسنت و جماعت کی مشہور و معروف شخصیت علامہ عبدالرحمان جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ راشد بن عبد ربه رضى الله تعالى عنه کا بیان ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کے بُت کا نام سواع تھا۔ لوگوں نے مجھے کچھ تحائف دیئے تاکہ سواع کے ہاں چڑھاؤں۔ میں

سواع کے پاس جاتے ہوئے ایک اور بڑے بُت کے پاس پہنچا۔ تو وہاں سے آواز آئی

اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ خُرُوجِ بَنِي مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمَطْلَبِ يَحْرِمُ الزِّنَاءَ

وَالرِّبَاعَ وَذَبْنِ الْأَصْنَامِ وَحُرْمَتِ السَّمَاءِ وَرَمَيْنَا بِالشَّهْبِ الْعَجَبُ

كُلُّ الْعَجَبِ۔ بڑا تعجب ہے اس نبی کی آمد جو حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہے جس

نے زنا، سود اور بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے کو حرام کیا۔ اور آسمان کو محفوظ اور ستاروں

کے ساتھ شیطین کو مارا کیا۔ بڑا تعجب ہے۔

اس کے بعد ایک اور بُت سے آواز آئی۔ تَرِكَ الصَّنَادُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً

أَخْرَجَ بَنِي يُصَلِّي الصَّلَاةَ وَيَأْمُرُ بِالنَّكَاةِ وَالصِّيَامِ جس کی عبادت کی جاتی

تھی اس کی عبادت چھوڑ دی گئی مبعوث کیا گیا ہے جو ایک نبی جو نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ

اور روزہ کا حکم دیتا ہے۔ پھر ایک اور بُت سے آواز آئی۔

إِنَّ الْإِذْنَ وَرَبَّ النَّبُوتِ وَالْهُدَى

بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ أَجْمَدُ

بے شک مریم کے بیٹے علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت کے جو وارث ہوں گے

ہیں وہ قریش سے حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۷۱)
(شواہد النبوت فارسی ص ۱۷۱، حجتہ اللہ ص ۱۹۲، کتاب لوفائے حاج ۱)

عُتْمَانُ عَامِرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا إِيْمَانُ لَنَا | نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ایک

دن جلوہ افروز تھے کہ ایک اونٹنی سوار آیا اُس کے چہرہ پر نیند اور تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اُس سوار نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں سے محمد رسول اللہ کون ہیں؟ صحابہ نے بتایا تو کہنے لگا آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وہ آپ بتاتے ہیں یا کہ میرے بتوں نے جو کچھ مجھے بتایا وہ میں بتاؤں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اسلام پیش کیا۔ وہ کہنے لگا۔ میرا نام عتسان بن مالک العامری ہے۔ ہمارے ہاں ایک بُت ہے جس کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک عصام نامی شخص قربانی دے رہا تھا کہ بُت سے آواز آئی:-

يَا عَصَامُ يَا عَصَامُ بَلِّغِ الْأَنَامَ جَاءَ الْإِسْلَامُ بَطَلَتْ الْأَصْنَامُ وَخَسَّتِ
الذَّمَاءُ وَصَلَّتِ الْأَذْخَامُ وَظَهَرَتِ الْحَقِيقَةُ وَالسَّلَامُ۔ اے عصام
اے عصام۔ یہ اعلان کر دے کہ اسلام آگیا۔ بُت باطل ہو گئے اور خون محفوظ ہو گیا۔ صلہ رحمی
کا دور آگیا۔ جیفیت اور صراطِ مستقیم واضح ہو گئی۔ اور سلام۔

عصام ڈر کر باہر آگیا۔ اور یہیں خبر دی کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی خبر ہمیں پہنچی
ابنی دنوں ایک طارق نامی آدمی قربانی کے لیے بُت کے پاس گیا۔ بُت سے آواز آئی:-

يَا طَارِقُ يَا طَارِقُ بُعِثَ النَّبِيُّ الصَّادِقُ
جَاءَ بَوْحِي النَّاطِقُ مِنْ عَيْنِ بَيْنِ الْخَالِقِ

اے طارق! اے طارق! نبی صادق علیہ السلام مبعوث ہو چکے ہیں۔ ایسی وحی لے کر
تشریف لاتے ہیں جو ناطق ہے اور عزیز الخالق سے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ بات سُنی تو بحیر
خداوندی کہنے لگے اس کے بعد عتسان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ضمن میں میں
نے تین بیت کہے ہیں۔ اجازت ہو تو پڑھوں پھر اس نے اسی مجلس میں پڑھ کر سُنائے۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۸) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

ضمار نامی بت کی گواہی | عباس بن مرداس بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گرگاہ

میں نے دیکھا کہ اس پر کوئی ایسا آدمی پوشش آدمی سوار ہے جو مجھے کہنے لگا۔ اے عباس بن مرداس اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِیْ نَزَلَ بِالْبَرَدِ الثَّقِیِّ کیا تو نے اس ہستی کو نہیں دیکھا جو نیکی اور پرہیزگاری سے آتے ہیں۔

میں ڈر کر اونٹوں سے باہر آ گیا اور ایک بت کے پاس آ گیا جسے میں پوچھا کرتا تھا۔ اس کا نام ضمار تھا اس کے پاس جا کر میں نے اس پر ہاتھ رکھا اور اسے چوما۔ ناگاہ بت سے آواز آئی۔ قُلِ الْقِبَاۤئِلُ مِنْ سُلَیْمٍ کُلَّهَا + هَلْکَ الضَّمَادُ وَفَاۤزَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ هَلْکَ الضَّمَادُ وَ کَانَ یُعْبَدُ مَرَّةً قُلِ الصَّلٰوةُ عَلٰی النَّبِیِّ الْمُحَمَّدِ اَنَّ الَّذِیْ جَاۤءَ بِالنَّبِیَّةِ وَ الْهُدٰی بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ قَدْ لَبِثَ مُهْتَدً سُلَیْمِ کے سب قبیلوں کو یہ کہہ دو کہ ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور مسجد واسے کامیاب ہو گئے۔ ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کبھی عبادت کیا جاتا تھا۔ نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ بے شک جو نبوت اور ہدایت لے کر آتے ہیں۔ حضرت مریم کے بیٹے کے بعد یہ قریشی سے اور ہدایت والا ہے۔

اس کے بعد میں ڈر کر آٹا باہر آیا۔ اور اپنی قوم کو سارا ماجرا سنایا۔ اور تین ہزار آدمی لے کر میں مدینہ پہنچا۔ مسجد میں پہنچا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ پر پڑی تو مسکرا کر فرمایا اے عباس تمہارے نزدیک اسلام کیسا دین ہے؟ تو میں نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ آپ بہت خوش ہوئے تو ہم سب بل کر حلقہ مجلس اسلام ہوئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۸، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶، کتاب لونا ص ۱۵۸ ج ۱)

وائل بن حجر کے آنے حضور کا اطلاع دینا | حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آہ و ستم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور میری آمد کی اطلاع نبی مغیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اپنے اصحاب کو میرے آنے سے پہلے ہی دے دی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کے پاس حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور دراز علاقہ حضرموت سے آ رہا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور میری ذات کی طرف رغبت ہے۔ اور وہ شامی خاندان میں سے ہے۔

حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں حاضر ہوا تو ہر ایک صحابی مجھے یہی کہہ رہا تھا۔ کہ آپ کی آمد کی تین مرتبہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے مرتباً فرمایا اور اپنی چادر مبارک بچھا کر مجھے اپنے قریب اُس کے اوپر بٹھایا۔ اور بارگاہِ خداوندی میں میرے لیے یہ دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ دَائِلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِيْہِ وَوَلَدِ وَلَدِيْہِ۔ اے اللہ تعالیٰ! دائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو برکت دے اور اُس کی اولاد اور اولاد میں برکت فرما۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا۔ یہ دائل بن حجر ہے جو تمہارے پاس دور دراز علاقہ حضرموت سے آیا ہے۔ اس کے دل میں اسلام کی رغبت اور محبت ہے حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی بعثت کی خبر پہنچی تھی! اور میں اپنے ملک میں بادشاہ شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں نے وہ سب کچھ چھوڑ کر دینِ الہی کو اختیار کر لیا ہے۔ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ تیرے بچ کہا ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ دَائِلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِيْہِ وَوَلَدِ وَلَدِيْہِ۔

حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ ہمارا عقیق کائیت تھا۔ میں وہ پہر کو سویا ہوا تھا کہ میں نے اس دیوار کے جس کے ساتھ وہ بت تھا ایک آواز سنی۔ میں بت کے پاس آیا اور بت کو سجدہ کیا۔ تو اچانک کسی کہنے والے نے یہ کہا۔ دائل بن حجر کے لیے تعجب ہے کہ اس کو یہ خیال ہے کہ میں مذہب کو جانتا ہوں حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ اس ترستے اور اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بت سے کیا امید ہے۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ نقصان۔ کاش یہ پتھر کو پوجنے والا میرے حکم کی اطاعت کرنے حضرت دائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آواز دینے والے کیا تو

سیری آواز کو سنتا ہے؛ تو اس نے جواباً کہا۔

ادْخُلْ اِلَى مِثْرَبِ ذَاتِ النَّحْلِ تَدِينُ دِيْنَ الصَّيَّامِ الْمُصَلِّ !
مُحَمَّدُ النَّبِيُّ خَيْرُ الرُّسُلِ

کھجوروں والی جگہ میثرب کی طرف جاؤ۔ اور اس مہستی کا دین اپنا دسویں نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے میں جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔ اور سب رسولوں سے بہتر ہیں۔ پھر وہ بت منہ کے بل گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی تو میں نے اس بت کے پاس کھڑے ہو کر اس کو سیدھا کیا۔ اور فوراً میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ۱۹۶۷ھ)

حضرت حبیب الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔
نبی کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ | نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے

ایک ماہ پہلے ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہم نے اونٹ کو ذبح کیا۔ تو اچانک بت کے پیٹ سے ایک چھینے والے نے چیخ کر کہا ایک عجیب بات کو کان کھول کر سنو۔ شیطانوں کا چوری چوری آسمان سے باتیں سننا ختم ہو گیا ہے۔ اور ان پر شہاب ثاقب پھیلے گئے ہیں۔ لَبَّيْكَ بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ مُهَاجِرُكَ اِلَى مِثْرَبِ سَبِّ كَيْدِ اس نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہوا ہے۔ جو کہ مکہ معظمہ میں تشریف لانے

والے ہیں۔ ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان کی ہجرت گاہ میثرب (مدینہ منورہ) ہے۔ حضرت حبیب الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر حیرانگی کا عالم طاری ہو گیا۔ اور سب کی کام چھوڑ دیئے۔ اور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ (حجۃ اللہ علی

غریبہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نماز، روزہ اور نیکی کا حکم دینے والے نبی | ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ

اچانک اس کے اندر سے زوردار آواز آئی۔ ذَهَبَ اسْتِرَاقُ الْوَسْخِ دَرْمِي يَا
شَهْبُ لَبَّيْكَ بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ وَمُهَاجِرُكَ اِلَى مِثْرَبِ يَا مُرْ
يَا الصَّلَاةَ وَصِيَّامِ وَالْبِرَّ وَصِلَةَ لِلْاَرْحَامِ۔ وحی کا چوری ہونا ختم ہو گیا جنوں پر شہاب

ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ میں مبعوث ہوتے ہیں۔ ان کا اسم شریف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو نماز۔ روزہ۔ نیکی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔ ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے اس نبی کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا۔ حَسْرَجَ بِمَكَّةَ نَبِيُّ اسْمُهُ اَحْمَدُ۔ وہ نبی مندرجہ میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا نام احمد ہے (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۷)

بتوں کے لیے جانور ذبح کرنا حرام کرنے والا نبی | حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باب

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بُت پر ایک جانور ذبح کیا۔ تو میں نے اس بُت سے آواز سنی۔ اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ خَوْجَ نَبِيِّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَحْرِمُ الزَّنا وَيَحْرِمُ الذَّبْحَ لِلْاَصْنَامِ وَحَرَمَتِ السَّمَاوُ وَرُصَيْنَا بِالشُّهْبِ۔ بہت زیادہ تعجب ہے کہ بنی عبدالمطلب سے ایک نبی جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ جو زنا۔ اور بتوں کے لیے جانور ذبح کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور آسمان محفوظ ہو گئے ہیں کہ اب شیطان آسمان نہیں نہیں لا سکتے۔ اور ہم پر شہاب ثاقب پھینکے گئے ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۸)

کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبیدہ خشم کے ایک

شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ قبیدہ خشم واسے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ ایک رات ہم ایک بُت کے پاس بیٹھ کر کسی تنازعہ کا فیصلہ کر رہے تھے کہ بُت کے اندر سے ایک گرجدار آواز آئی۔ اے بتوں سے فیصلہ طلب کرنے والو۔ کیا تم جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے؟

هَذَا نَبِيُّ سَيِّدِ الْاَنَامِ
يَصْدَعُ بِالْحَقِّ وَبِالْاِسْلَامِ
مُسْتَعْلِيٌّ بِالْبَلَدِ الْحَرَامِ
جَاءَ بِهَذِهِمُ الْكُفْرَ بِالْاِسْلَامِ

مِنْ سُلَاطِعِ يَجْلُو دُجَى الظُّلَامِ
مِنْ هَاشِمٍ فِي ذُرْوَةِ السَّنَامِ
اَعْدَلُ ذِي حُكْمٍ مِنَ الْاَحْكَامِ
قَدْ طَهَّرَ النَّاسُ مِنَ الْاَثَامِ

جو ایسا چمکتا ہوا نور ہیں جس نے ظلمتوں اور تاریکیوں کو دور کر دیا ہے۔ وہ نبی ہیں اور تمام لوگوں کے سربراہ ہیں۔ وہ بنو ہاشم سے بلندی کی چوٹی پر ہیں جو حق اور اسلام کی دعوت دیتے ہیں بہت زیادہ انصاف والے ہیں۔ بلکہ الحرام مکہ مکرمہ میں اعلان کرنے والے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں اور وہ جلوہ افروز ہوتے ہی اسلام سے کفر کو ختم کر دیا ہے قبیلہ خثعم والے کہتے ہیں کہ ہم اس آواز پر حیران ہو گئے اور مکہ مکرمہ کی طرف چل پڑے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔
(حجۃ اللہ علی العالمین نرنجانی ص ۱۹۵-۱۹۶)

تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر پڑا | اہم جلال الدین سیوطی اور اہم
یوسف النجفی قدس سرہما الزبانی

فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کا ایک گروہ درقبن نوفل - زید بن عمرو بن نفیل - عبداللہ مجش - عثمان بن حویرث رات کو ایک بُت کے پاس آئے تو انہوں نے بُت کو منہ کے بل گرا ہوا دیکھا۔ اور اس کی اس حالت پر تعجب ہوئے۔ اور اس بُت کو اٹھا کر سیدھا کیا تو پھر وہ اونڈھا گر پڑا عثمان بن حویرث نے کہا کہ اس کے اونڈھے گر پڑنے میں ضرور حکمت ہے۔

یہ رات وہی رات تھی جس رات کو سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات و التسلیمات کائنات میں جلوہ افروز ہوئے تھے بُت سے آواز آئی۔

مَرَدَى لِمَوْلَايَ أَنَارَتْ مَنُورُهُ	جَمِيعُ فَجَاجِ الْأَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ
وَحَرَّتِ الْأَوْتَانُ طَرًا وَأَدْعَدَتْ	قُلُوبُ مُلُوكِ الْأَرْضِ طَرًا مِنَ الرُّعْبِ
وَنَارُ جَمِيعِ الْفُرْسِ بَاخَتْ وَأَظْلَمَتْ	وَقَدَّ بَاتَ شَاهُ الْفَرَسِ فِي أَعْظَمِ الْكُوبِ
وَصَدَّتْ عَنِ الْكُفَّانِ بِالْغَيْبِ جَنْهًا	فَلَا تُخْبِرُ مِنْهُمْ بِحَقِّي وَلَا كَذِبِ
فَيَا لِقُصَى إِرْجِعُوا عَنْ ضَلَالِكُمْ	وَهَبُوا إِلَى الْإِسْلَامِ الْمَنْزِلَ الرَّحْبَ

بُت اس نور کی وجہ سے گر پڑا ہے جس نور نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا ہے سب

بُت تھر تھرا کر گر پڑے ہیں۔ اور سب بادشاہوں کے دل کانپ اُٹھے ہیں۔ فارس کی وہ

مدتوں کی آگ بجھ گئی ہے۔ فارس کے بادشاہ نے آج کی رات بڑے مصائب میں گزاری۔
کاہنوں کے جن کاہنوں کے پاس آسمان کی خبریں لانے سے رک گئے ہیں۔ اب اُن کو کوئی
سچی خبریں دینے والا ہے اور نہ ہی جھوٹی۔ اے آلِ قصی اپنی گمراہی سے لوٹ کر اسلام اور
اپنی واضح منزل کی طرف آ جاؤ۔ (خصائص بکبری ص ۱۱۳۱ جلد اول حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

تیری آمد بھئی کہ بیت اللہ مجھے کو جھکا !

تیری ہیبت بھئی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر پڑا

اعنایم حرم ٹوٹ گئے | علامہ جمال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء
بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زید بن عمرو بن

نفیل اور ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ابرہہ بادشاہ کے بعد ہم نجاشی بادشاہ
کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے ہم سے کہا کہ جو کچھ میں پوچھوں مجھے بالکل درست بتانا۔ اُس نے
پوچھا کہ تمہارے قبیلہ میں ایسا بچہ کوئی پیدا ہوا ہے کہ جس کے والد کو ذبح کیا جانا تھا مگر اُس
کی قربانی کے بدلے اونٹ ذبح کر دیئے گئے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تم کو
اس شخص کے متعلق علم ہے کہ اُس نے کیا کیا ہم نے نجاشی بادشاہ سے کہا کہ اُس شخص نے
ایک آمنہ نامی عورت سے نکاح کیا۔ اور محوڑی دیر بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ جب
اُس کا انتقال ہوا تو اُس کی زوجہ حاملہ تھی۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اس عورت کے ہاں اس
بچہ کی ولادت ہوئی ہے یا کہ نہیں؟ ورقہ نے کہا اے بادشاہ! ایک رات میں ایک بُت
کے پاس تھا کہ اس بُت سے میں نے یہ آواز سنی۔

وُلِدَ النَّبِيُّ فَذَلَّتِ الْأَمْلَکُ

وَنَآى الضَّلَالُ وَأَذْبَرَ الْإِشْرَاقُ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ بادشاہ ذلیل و رسوا ہو گئے۔

گمراہی و ضلالت دور ہوئی۔ اور شرک بھاگ گیا۔

طر جتنے بدر منیر دا نور چمکے اوتھے رہندیاں کہوں سیاہیاں نہیں

پھر وہ بُت اپنے سر کے بل گر پڑا۔ حضرت ورقہ فرماتے ہیں کہ زید جو میرے ساتھی تھے

انہوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں اس رات کو جبل ابوقیس پر آیا۔ اور میں نے اس پہاڑ پر ایک آدمی کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا۔ جس کے دو سبز بازو تھے وہ جبل ابوقیس پر اُترا۔ اور مکہ مکرمہ کی طرف اس نے جھانک کر کہا۔ ذَلَّ الشَّيْطَانُ وَبَطَلَتِ الْأَوْتَانُ وَوُلِدَ الْإِيمَانُ۔ شیطان ذلیل ہو گیا۔ بُت ٹوٹ گئے۔ اور حضرت امین (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لے آئے ہیں۔
(خصائص الکبریٰ ص ۱۳۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۸)

طریقہ تیری آمد مہتی کہ اصنامِ حرم ٹوٹ گئے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے اولاد ملنا:۔ حضرت مازن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قرۃ عمان میں رہتا تھا۔ اور وہاں کے بتوں کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہاں ایک بہت بڑا بُت تھا جس کو ناجر کہتے تھے۔ میں نے ایک دن اس بُت کو سجدہ کیا تو اُس سے میں نے یہ بشارت سُنی۔

یا مَازِنُ اسْمِعْ تَسْمَعُ ظَهَرَ خَيْرٍ رَّطَنَ
شَهْرًا بُعِثَ نَبِيٌّ مِنْ مَضَرٍ بِدِينِ
اللَّهِ أَكْبَرُ فَنَدَعُ نَحْنًا مِنْ حَجَرٍ
تَسْلَمُ مِنْ حَرِّ سَقَرٍ۔
اے مازن بشارت سُن اور خوش ہو خیر البشر کا ظہور ہونے والا ہے۔ قبیلہ مضر سے ایک نبی ظاہر ہوں گے۔ دین حق لے کر آئیں گے۔ یہ پتھر کھدے ہوئے بُت ہیں۔ انہیں چھوڑ۔ تم کہ سفر سے نجات حاصل ہو۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آواز سن کر میں حیران تھا کہ پھر دوسری آواز آئی اَقْبِلْ اِنِّیْ اَقْبِلُ بِسْمَعٍ مَا لَا تَجْهَلُ۔ هَذَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ جَاءَ بِحَقِّ مُنْزَلٍ فَاَمِنْ بِهٖ كَیْ تَعْدِنُ۔ ادھر دیکھ ادھر دیکھ سن اور جہالت نہ کر۔ یہ نبی مرسل شریعتِ حق لے کر نازل ہوئے ہیں پس اُن پر ایمان لا۔

یہ آواز سن کر میں نے خیال کیا کہ حجازِ مقدس میں ضرور کوئی پیغمبر ظاہر ہوا۔ جو دینِ حق کی طرف بلاتا ہے۔ پس مجھ کو اس چیز کی جستجو ہوئی۔ ان ہی دنوں میں حجاز سے عمان میں ایک قافلہ آیا۔ مجھے اس قافلہ کا جب علم ہوا تو میں خود آکر اس قافلہ والوں کے پاس گیا۔ اُن سے حجازِ مقدس کی خبریں دریافت کیں تو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخصیت جلوہ افروز ہے جس کا نام نانی

اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور دین حق پھیلانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر مجھے یقین آگیا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے متعلق میں نے دو دفعہ آواز سنی ہے۔ پھر میں نے جلدی جلدی سامان سفر باندھا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر میں نے سرور کائنات سے فجر موعودات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے تین چیزوں کے بارے میں حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ ۱۔ مجھے گانے بجانے اور شراب نوشی کی بہت عادت ہے۔ ۲۔ ہمارے ملک میں قحط بہت زیادہ رہتا ہے۔ ۳۔ میں بے اولاد ہوں مجھے اولاد کی بہت زیادہ تمنا ہے۔

اس عرض پر حبیب کبریاؐ رازدار رب العالی نے میرے لیے دُعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْهُ بِالطُّبِّ قِسْمَةَ الْقُسَّانِ وَبِالْحَسَامِ الْخِلَالَ ذَاتَهُ بِاَلْحَيَاوَةِ هَبْ لَهُ وَلَدًا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپؐ کی دُعا کی برکت سے میرے تمام عیب جاتے رہے۔ ہمارا ملک سرسبز و شاداب ہو گیا۔ قحط سالی جاتی رہی۔ چار

عورتیں میرے نکاح میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حیان بن مازن حبیب لائق بیاعطا فرمایا۔ (دلائل النبوت بیہقی ص ۳۶ تا ۳۷ ج ۱ حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۹۴ کتاب لوفالجزئی شیخ طیب اردوباد)

تاریخ انجیس میں ہے کہ حضورؐ پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سرکار سیدنا عبد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی لات اور عزتی بتوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بُت پکاراٹھتے کہ اے وہ ذات جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے

ہم سے دور ہو جا۔ اس لیے کہ اس نور مبارک کے لامحول ہماری اور دنیا بھر کے بتوں کی تباہی اور ہلاکت ہوگی۔ (تاریخ انجیس ص ۱۷۱ ج ۱)

نبی آخر الزمان جلوہ گر ہو گئے | حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ لائت کو میں کعبہ میں تھا۔ سحری کے وقت میں نے دیکھا کہ کعبہ نے مقامِ ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور بکیر کہی۔ اور تمام بُت جو کعبہ اور اس کے ارد گرد نصب کئے ہوئے تھے۔ اوندھے گر گئے۔ جب پہل نامی سب سے بڑا بُت گرا تو اس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ ہو جاؤ نبی آخر الزمان پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کا نور مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا۔

(معارض النبوة فارسی ص ۷۷، شواہد النبوة فارسی ص ۲۲)

لائت اور عزی کا بشارت دینا | جناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے جب غلگندہ عالم کو اپنی جلوہ افروزی سے بقتہ نور بنایا تو نکست الاضنام کلہا واما اللات والعزی فانہما خرجا من حنذا انتہا وھما یقولان ویح قریش جآء ہم الایمن جآء ہم البصیق۔ تمام بُت اوندھے ہو گئے لائت اور عزی اپنے اپنے مقام سے نکل کر کہہ رہے تھے قریش کے لیے افسوس ہے کیونکہ ان کے پاس امین اور صدیق صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ (خصائص البکری ص ۱۱ ج ۱)

قاہرے کرام: بتوں کی گواہی کے بعد اب جنات کا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے بارے میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرنا اور ان کی شانِ ارفع و اعلیٰ کا بیان کرنا درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

گستاخِ رسول کو قتل کرنا | علامہ رباوی رحمۃ اللہ الباری رقمطراز ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ولید نامی ایک کافر رہتا تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک بُت تھا جس کی وہ پر جا کرتا تھا ایک روز اُس بُت نے بولنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگا۔ لوگو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ اُس کی نبوت کی تصدیق نہ کرنا۔ یہ سن کر ولید بہت زیادہ خوش ہوا۔ اور خوشی سے باہر نکلا اور لوگوں کو مبارک باد دی کہ آج میرے معبود نے کلام فرمایا ہے اور واضح الفاظ میں اُس نے اعلان کیا ہے کہ محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ یہ سن کر خوشی خوشی کافر اُس کے گھر آئے۔ اور انہوں نے بت کو یہ جملے دہراتے

سنا جس سے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دوسرے روز انہوں نے ایک جلسہ عام کا اعلان کیا۔ ولید کے گھر بُت سے وہی جملے سننے کے لیے بہت سے کفار جمع ہو گئے۔ تو کفار نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دعوت دی تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بُت سے وہی الفاظ سن جائیں۔ چنانچہ اُن کی دعوت پر اہم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التوحید و الثناء بھی تشریف لائے۔ جب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی آمد ہوئی تو بت بول اٹھا کہ اے مکہ مکرمہ والو! یقین جان لو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اُن کا ہر فرمان نچا ہے۔ ان کا دین برحق ہے۔ تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں۔ اور خود بھی گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اگر تم اس رسول برحق پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے۔

لہٰذا سوچو اور سمجھو اور فوراً اس سچے رسول کی غلامی اختیار کر لو۔ بُت نے جب یہ وعظ و نصیحت کی تو ولید بہت زیادہ گھبرایا اور بُت کو غصے سے زمین پر دسے مارا اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت عظمت اور شان و شوکت سے جب واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک گھوڑا سوار ملا۔ اور وہ سبز پوش تھا۔ اُس کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے پوچھا تم کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا حضور میں جن ہوں مسلمان ہوں اور آپ کا نیاز مند۔ جبلِ طور پر رہتا ہوں۔ میرا نام مہین بن العبر ہے۔ میں کچھ دنوں کے لیے باہر گیا ہوا تھا۔ جب آج میں واپس آیا تو میرے گھر والے رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ ایک مسفر نامی کافر جن مکہ معظمہ میں آکر ولید کے بت میں داخل ہو کر آقا تے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات کہہ گیا ہے آج وہ پھر وہاں گیا ہے کہ پھر بُت میں داخل ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں بکواس کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مجھے سخت غصہ آیا۔ اور میں تلوار لے کر اُس کے پیچھے دوڑا اور راستے میں ہی اس کو اس تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر اس ولید کافر کے

بُت میں خود داخل ہو کر آپ کی مدح سرائی کی۔ آج جس قدر بھی تقریر کی ہے وہ میں نے ہی کی ہے۔ رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ قصہ سُن کر خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے اس کے لیے دُعا کی مغفرت

(جامع المعجزات ص ۷ مطبوعہ مصر)

جن کی شہادت | خلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص سواد بن قارب

گذا۔ لوگوں نے بتایا کہ اسے جنوں نے اسلام اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ اور اسے کہا کیا تم کا ہن ہو؟ وہ بہت غضبناک ہوا اور کہنے لگا۔ آج تک یہ بات کسی نے مجھے نہیں کہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خفاء ہو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے متعلق کون سے جنوں نے اطلاع دی تھی؟ کہنے لگا۔ ایک دن میں نیم خوابی کے عالم میں تھا کہ ایک جن میرے پاس آیا۔ اور مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہنے لگا۔ اے سواد بن قارب اٹھو اور باہوش ہو کر میری چند ضروری باتیں سُن لو تمہیں پتہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور وہ خدا کی عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا چھوڑو مجھے سونے دو۔ میں کل سے سو نہیں سکا۔ دوسری رات پھر وہی شخص آیا اور جو کچھ پہلی رات کو کہا تھا کہنے لگا۔ میں نے پھر وہی جواب دیا۔ تیسری رات پھر آیا۔ مگر میں نے وعدہ کیا کہ میں صبح مدینہ جاؤں گا۔ دوسرے روز میں مدینہ کو روانہ ہوا۔ وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائی تو آپ نے مجھے وہی اشارہ سنائے جو میں خواب میں سُن چکا تھا۔ (شواہد النبوة فارسی ملز ۲، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۸۱-۱۸۲، دلائل النبوة بیہقی)

علامہ یوسف نبھانی اور علامہ

شیطان کے پوتے | ہمارے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہونا | کمال الدین دیمیری علیہما الرحمة

تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے

پہاڑوں سے باہر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں میں موجود تھا کہ اچانک ایک بڑھا شخص نیزہ (عصا) کا سہارا ایسے ہوئے ہماری طرف آ رہا تھا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی رفتار جنوں کی ہے۔ اُس نے قریب آ کر سلام کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی آواز جنوں کی ہے۔ تو اُس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس جن سے ہے؟ تو اُس نے عرض کیا میں ہامہ بن لاقیس بن ابیس ہوں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور ابیس کے درمیان دو واسطے ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اُس سے عمر کے متعلق پوچھا۔ تو اُس نے عرض کیا بہت کم عرصہ زندگی بسر کی ہے۔ جب قابل نے ہابیل کو قتل کیا تو میں چند سال کا بچہ تھا اور میں پہاڑوں میں لوگوں پر سوار ہو کر ان سے کھیلا کرتا تھا۔ تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ بہت بُرا کام ہے۔ حامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملامت سے معاف فرمائیے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لایا اور اُن کے دستِ پاک پر توبہ کی۔ حضرت ہود علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو میں اُن کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔

فَقَالَ لِي اِنَّ لِقَيْتَ مُحَمَّدًا فَاتَّخِذُوْهُ
عَلَيْهِ السَّلَام۔ پس اگر تم ان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کو میرا سلام عرض کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ يَا هَامَةُ مَا
حَاجَّتَكَ اے ہامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور تجھ پر بھی سلام۔ تجھے کوئی حاجت ہے۔

تو اُس نے عرض کیا۔

اِنَّ هُوَ مَنِيَّ عَلَمِيَّ التَّوْرَةِ وَرَاتِ
عِيْسَى عَلَمِيَّ الْاِنْجِيلِ فَعَلِمَنِي الْقُرْآنَ
بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے
تورات سکھائی اور عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل

سکھائی مجھے قرآن پاک سکھا دیں۔

توصنور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی سورتیں سکھائیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳-۱۸۴ حیوۃ الجوان ص ۳۱ ج ۱)

مدینہ منورہ میں بعثت کی سب سے پہلی خبر | حضرت ہباب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی بعثت کے بارے میں مدینہ منورہ میں جو سب سے پہلے خبر پہنچی وہ ایک عورت کے ذریعہ تھی۔ جو کہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھی۔ اُس پر ایک جن عاشق تھا۔ ایک دن اس کے پاس جن پرندہ کی شکل میں آیا اور اس کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے کہا کہ نیچے اتر آؤ۔ تو اُس جن نے کہا کہ اب میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ اِنَّهُ قَدْ بُعِثَ بِمَكَّةَ نَبِيٌّ مِّنَ الْقُرَآءِ وَ حَسْرَتٌ عَلَيْنَا الْزَّانَا۔ کیونکہ بے شک مکہ مکرمہ کی سرزمین میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ہمارا مدینہ منورہ میں قیام ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور ہم پر زنا حرام کر دیا ہے۔ تو اُس عورت نے نبی پاک کی بعثت کی خبر مدینہ والوں کو سنائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳ مطبوعہ مصر)

تمیم داری کو حین کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دینا | اہم اہل علم ابو یوسف نبھانی قدس سرہ

انورانی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو میں اُس وقت ملک شام میں تھا اور وہاں ہی شہر کے باہر مجھے رات گزارنی پڑی۔ میں رات کو لیٹا ہوا تھا کہ کسی منادی کرنے والے نے یہ مجھے بڑادی کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ نیز اُس نے کہا قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَيْنَا خَلْفَهُ بِالْجُحُونِ وَاسْلَمْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ كَيْدُ الْجُنِّ وَرُمِيَتْ بِالشُّهْبِ فَانْطَلَقَ إِلَى مُحَمَّدٍ وَاسْلَمَ بِشَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مبعوث ہوئے۔ اور ہم نے ان کے پیچھے مقام جحون پر نماز پڑھی ہے۔ اور ان کے دستِ اقدس پر ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور ان کی اتباع اختیار کر لی ہے۔ اور جنات کے

مرد و فریب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کو شہاب ستاروں سے آسمان کی طرف جانے سے روک دیا گیا ہے۔ پس تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لو۔

صبح ہوتی تو میں دیرایوب کی طرف ایک راہب کے پاس گیا اور اس کو رات والا سارا واقعہ بتایا۔ تو اُس راہب نے کہا کہ جنوں نے سچ کہا ہے مَجْدَلُ لَا يَخْتَرُجُ مِنَ الْحَرَمِ آيَ مَكَّةَ وَمُهَاجِرُهُ الْحَرَمِ آيَ الْمَدِينَةِ وَهُوَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَا تَسْبِقُ عَلَيْهِ ہم نے اپنی کتابوں میں ان کے متعلق لکھا پایا ہے کہ وہ حرم شریف منۃ الحمرہ سے ظاہر ہوں گے اور ان کی ہجرت گاہ مدینۃ المنورہ ہوگی۔ اور وہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہوں گے۔ اُن پر کسی کو فوقیت اور بزرگی نہ دینا۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دستِ اقدس پر ایمان لے آیا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۴)

امام بوصیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے ۷

وَالْحَقُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَخْنَى وَ مِنْ كَلِمٍ

جنات آواز دینے لگے اور نور بلند ہو کر چلنے لگے اور قرآن کریم سے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادوں سے حق ظاہر ہو گیا۔ (قصیدہ بردہ شریف)

میلادِ مصطفیٰ پر جنات کی مبارک علامہ فروپتی علیہ الرحمۃ نے اسی شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جنات کے مبارک دینے کی آوازیں سُنی گئیں۔ مواہب اللدنیہ میں جیسے درج کی ہے کہ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ جَنَّ الْمَشْرِقُ إِلَى الْمَغْرِبِ وَالْمَغْرِبُ إِلَى الْمَشْرِقِ يَبْشِرُونَ بِوِلَادَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹) اُس

وقت مشرق کے جنات نے مغرب والوں اور مغرب کے جنات نے مشرق والے جنات کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی خوشخبری دی۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹)

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی جنت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَسْنَا أَوْحَىٰ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِلَيَّ جَعَلْتُ لَا أَمْرٌ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جب مجھ پر وحی نازل ہونی شروع ہوتی تو ایسا ہوتا تھا کہ میں جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کہتا۔

خصائص الکبریٰ ص ۲۴۱ ج ۱، دلائل النبوة لابو نعیم،

حضرت برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو منصب نبوت مرحمت فرمایا تو اُس زمانہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاہ حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو آبادی سے بہت دُور نکل جاتے۔ پس آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السلام علیک یا رسول اللہ۔ تو آپ دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔ فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَانَ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَخَلْفِهِ فَلَا يَرَىٰ أَحَدًا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۲۴۱ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۷۱ اعلام النبوة لقاضی ابوالحسن ماوردی)

علامہ علی علیہ الرحمۃ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ نقل فرماتے ہیں (سیرت حلبیہ ص ۲۹۱ ج ۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنِّی لَا عَرِفْتُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّی لَا عَرِفْتُ الْاَن۔ (طبرانی شریف ص ۶)

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۲، خصائص الکبریٰ ص ۲۴۱ ج ۱، صحیح مسلم ص ۱، کتاب الوفا ص ۱۶۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۵، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۵۲ ج ۴، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۰۱ القول البدیع)

شیخ المعنقین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اور علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ
اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض نے گویند کہ مراد حجر اسود ست و اکثر
برآئند کہ آں حجر لیت کہ بازار است در کوچہ کہ در آنجا اثر مرفی آنحضرت ست در طریق بیت
خدیجہ یزید و یتبرک بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ ایں متواتر آئندہ از اہل مکہ خلفا عن سلف و آں
کوچہ را زقاق الحجر مے گویند یعنی بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اکثر کہتے ہیں
کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجہ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ
اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا ہے کہ اہل مکہ خلفا سلف اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اس کوچہ کو زقاق الحجر کہتے ہیں۔
(اشعۃ اللمعات فارسی ص ۵۴ ج ۴، سیرت حلبیہ ص ۳۹ ج ۱)

حضرت علی المرتضیٰ، شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي لَعُضٍ نَوَاحِيهَا مکہ مکرمہ سے باہر جب بھی جاتے جو پہاڑ
فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا اور درخت سامنے آتا تو کہتا سلام علیک
وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ یا رسول اللہ کہتا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴، ترمذی شریف ص ۱، دارمی شریف ص ۱، کتاب الوفا ص ۱۹، خصائص
ابی بکر ص ۲۴ ج ۱، دلائل النبوت ص ۱)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام

کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

حضرت یعلیٰ بن مضر ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے نمیند فرمائی:-

فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشْتَقُ الْأَرْضَ حَتَّى
غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا
اسْتَبْقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ
اسْتَأْذَنْتُ رَبَّهَا فَيَا أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ
لَهَا.

(مشکوٰۃ شریف ج ۵، القول البدیع ص ۶۵)

پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور
امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ لیا۔
پھر اپنی اصل جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔
تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس درخت
نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجنے کی
اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس
کو اجازت مرحمت فرمائی۔

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں !

معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب ملک شام
کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ہمراہ ہو گئے
جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے
مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے
پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا۔ تو وہ راہب ان
کے پاس آیا

پس اُس نے رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے
سرور ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں
اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لیے رحمت
بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں
زُریرہ کہہ کر اُن کے زور سے کہہ کر کہہ کر

فَاخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا أَسِيدُ الْعَالَمِينَ هَذَا
رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخُ
مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّمَا
هَذَا أَشْيَاخُ فَتَرَوْا مَا اللَّهُ يَفْعَلُ

يَنْبَغُ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا حَرَسًا جَدًّا
وَلَا لَيْسُ جَدًّا إِلَّا لِنَبِيِّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ
بِحَاثِمِ النَّبَوَّةِ

معلوم کیا ہے۔ تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے
چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر لیا
نہیں تھا کہ جو سجدہ میں گر پڑا ہو۔ اور یہ سوائے
نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ
کو ہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا۔ اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب کھانے کے آئے تو حضور
پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا کہ آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف
لائے وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ لَظْلَةٌ تُوَآبُ پَر بادل سایہ کر رہا تھا۔ جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم
درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں۔ آپ بھی بیٹھ گئے۔ تو درخت کا سایہ آپ
کی طرف جھک گیا۔ تو راہب نے اُن سے کہا:

اُنْظُرُوا إِلَى فِي الشَّجَرَةِ مَا لَ
عَلَيْهِ

دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ
کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متوی کون ہے۔ قریش نے کہا ابو طالب راہب نے قسمیں کھا کر
ابو طالب کو کہا کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو واپس بھیج دو۔

(مقام الحدیث ۶۲ از محدث سخاوی علیہ الرحمۃ، راہب الدنیا، مشکوٰۃ شریف مشکوٰۃ، ترمذی شریف ص ۱)

علامہ شرف الدین بوسیری صاحب قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے۔

جَاءَتْ لَدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً !

تَمَشَّى إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ !

قاصی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بقریف حقوق المصطفیٰ میں ایک حدیث شریف

نقل فرماتی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے سرور

کائنات علیہ فضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قُلْ

لِبَلَدِكَ الشَّجَرَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ اس درخت کو کہو

کہ تم مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے ہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ وہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکا۔ جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا اور خاک اڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اعرابی نے کہا کہ اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اُس جگہ پر چلا گیا۔ اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے عرض کیا۔ اِغْذِنْ لِّیْ اَسْجِدُ لَکَ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو یہ حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلا شک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے بعد ازیں اس نے عرض کیا اِغْذِنْ لِّیْ اَنْ اُقْبِلَ بِیَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ فَاَذِنْ لَّہُ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چوموں تو ہادی سُبُل صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ (شفاء شریف ص ۹۶ ج ۱، سطر ۲ تا ۱۰، تنبیہ الغافلین عربی لیسر قذی ص ۲۶۲، شامی شریف لعلامہ ابن عابدین ص ۵، تنویر القلوب للعلامہ کردی ص ۱۹۹)

سید المفترین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام والشارکی بارگاہ اقدس میں مین سے ایک وفد حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ابیت اللعن آپ لعنت سے دور رہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں میں بادشاہ تو نہیں ہوں۔ میں تو محمد بن عبداللہ ہوں۔ تو انہوں نے عرض کیا اے ابوالقاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں کو اور ان کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا۔ آپ کی رسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے۔ تو رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا دست مبارک زمین کی طرف برمھا کر مسطحی مبارک میں کنکریاں اٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں جو کہ بے جان ہیں میری رسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں۔

فَسُبْحَنَ فِي يَدِهِ وَقُلْنَ نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ

ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور یوں گویا ہوئے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ص ۱۱ ج ۱)

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہل سنت نے خوب کہا ہے۔
پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تہسار
بے سنگ و شجر میں چہر چاٹھا راء!

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں

بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ اِعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا
قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت
میں سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے
آیا۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا
تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے
سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے
اُس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے
اور اس کے رسول ہیں۔

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ اس کی کون گواہی دیتا
ہے قَالَ هَذِهِ السَّلَامَةُ تَوَاقَّفُ
فَدَعَا هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ
الْوَادِئِ فَأَقْبَلَتْ تَحْدُ الْأَرْضِ

نے ارشاد فرمایا یہ کبیر گواہی دیتا ہے۔
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اس درخت کبیر کو بلایا۔ حالانکہ آپ
وادی کے کنارے پر تھے۔ پس وہ

حَتَّىٰ قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَاسَتْ
سُتُشْهَدَ هَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ
ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ
إِلَىٰ مَنْبَتِهَا -

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴ سنن دارمی
شریف ص ۱)

زمین پھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ
نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب
فرمائی۔ پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی
کہ واقعی جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے
ویسے ہی ہے پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر
چلا گیا جہاں سے وہ اُگا ہوا تھا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا۔

کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت
کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

هَلْ رَأَيْتَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ شَيْئًا
مِنْ دَلَائِلِ نَبْوَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا : ہاں

میں ایک درخت کے سایہ میں جاہلیت
کے دور میں بیٹھا ہوا تھا کہ درخت کی شاخوں
میں سے ایک شاخ میرے قریب آگئی
حتیٰ کہ وہ میرے سر پر آگئی۔ تو میں نے
اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟
تو اس درخت سے میں نے ایک آواز
سنی کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فلاں وقت ظہور پذیر ہوں گے اور آپ
ان پر ایمان لانے والے سعادت مند

بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ تَدَلَّى عَلَيَّ
غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا حَتَّى
صَارَ عَلَى رَأْسِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ
إِلَيْهِ وَأَقُولُ مَا هَذَا؟ فَسَمِعْتُ
صَوْتًا مِنَ الشَّجَرَةِ هَذَا النَّبِيُّ
يَخْرُجُ فِي وَقْتٍ كَذَا وَكَذَا
فَكُنْ أَنْتَ مِنَ أَسْعَدِ النَّاسِ
بِهِ -

۱۴۸-۱۴۹

(سیرت حلبیہ ص ۳۳۵ ج ۱ مشواید النبوة فارسی) لوگوں میں سے ہو جائیں۔

حضور پر نور علیہ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے
حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدْقَ مِنْ
هَذِهِ الْخَلَّةِ لَيَشْهَدَ اَنِّي رَسُولُ
اللّٰهِ فَنَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ
مِنَ الْخَلَّةِ حَتَّى اسْقَطَ اِلَى
نَجْوِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ اَرْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ
الْاَعْرَابِيُّ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴)

اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی
دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہوں (تو وہ گواہی دے گا) پس آپ
نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت
سے گر کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا پھر
آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے
کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ
اعجاز مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا

درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سیر
کی یہاں تک کہ ہم ایک فرخ دادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ
کر لیں۔ ناگاہ آپ نے اس داری کے کنارے دو درخت دیکھے آپ نے ان دو میں سے
ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر یوں ارشاد فرمایا۔ اللہ کے
اذن سے میری فرمانبرداری کر۔ اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے
مخمل والا اونٹ شتربان کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت
کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں مجھ پر
بل جاؤ۔ پس وہ درخت باہم مل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے اپنے دل میں اس امر عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر
اٹھائی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف آ رہے ہیں
اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تئیں پر قائم ہے
(صحیح مسلم شریف مشکوٰۃ شریف ص ۵۳)

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
درود یوار کا آمین کہنا کہ رسول کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عباس

بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا۔ اے ابوالفضل! کل آپ اور آپ کے
 بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں مجھے آپ سے ایک کام ہے انہوں
 نے آپ کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ چاشت کے بعد تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا:
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اُنہوں نے جواب دیا وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
 بَرَكَاتُهُ۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیونکر کی
 تو انہوں نے عرض کیا بحمد اللہ ہم نے صبح بخیریت کی۔ تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ
 نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے
 متصل ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا۔ اور یوں دعا فرمائی
 اے میرے پروردگار یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں۔ اور میری
 اہلبیت ہیں۔ تو اُن کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپالینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر
 میں چھپا لیا ہے۔ اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔

دلائل النبوة للبيهقي، ابن ماجه شريف، دلائل النبوة لابو نعيم اصبهالي، مواهب اللدنية رزاقی شریف

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ
غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجار الزبانی اور شیخ المحدثین علامہ عبد الحق محدث

دہلوی رحمۃ اللہ العالی نے روایت درج فرماتی ہے کہ ہجرت کے وقت قریش نے مڑیہ
 عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تو کوہِ ثبیر نے عرض
 کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے نیچے تشریف لے جائیے کیونکہ مجھے
 خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کر دیں اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے۔
 پھر غارِ حرا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے اندر
 تشریف لے آئیں۔

صَدِیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکارِ سیدنا امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے۔

اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بیس برس کے تھے۔ تجارت کے سلسلہ میں شام کی طرف جانے کا ارادہ تھا۔ دورانِ سفر ایک ایسی جگہ پر نزول فرمایا جہاں بیری کا درخت تھا۔ فَتَعَدَّ فِي ظِلِّهَا آپ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک راہب کی طرف چلے گئے جس کا نام بجیرا تھا۔ اس راہب سے کچھ پوچھتے تھے۔ راہب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ اس درخت کے سایہ میں جو شخص بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ محمد بن عبدالمطلب ہیں۔ بجیرا نے کہا وَاللّٰهِ نَبِيٌّ مَا اسْتَظَلَّ تَحْتَ ظِلِّهَا بَعْدَ عَيْسَى الْاَحْمَدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا اُس دن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارے میں عظمت مزید جاگزیں ہو گئی۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمانے پر سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱۱) الحمد للہ رب العالمین! انوار محمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ جلد اول اختتام پذیر ہوئی۔ بارگاہِ رب العالمین میں دعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب و انائے غیوب منزہ عن کل عیوب خاتم الانبیاء مالک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔ نیز دوسرا حصہ بھی جلد پایہ تکمیل کو پہنچائے۔ آمین ثم آمین

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰذْوَاٰجِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّم۔

نایاب کتب دستیاب ہوئے!

نزل الابرار ، ہدیۃ المہدی عربی۔ اردو
عرف الجادی ، رشید ابن رشید
تاریخ الہدیت ، کرامات الہدیت ۔
فتاویٰ الہدیت ۲ جلد ، فتاویٰ ثنائیہ ۲ جلد
فتاویٰ نذیریہ ۳ جلد ، فتاویٰ ستاریہ ۴ جلد
الشمامۃ العنبریہ ، فیصلہ مکہ ، یک روزہ
حفظ الایمان ، ترجمان وہابیہ ، الامداد
سراجا منیرا ، مرثیہ محمود الحسن ، میزائل
ملنے کا پتہ

قادی کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ
سیٹھی پلانز

فون نمبرز ۵۹۱۰۰۸ - ۵۸۶۶۷۳ - ۲۳۲

مقبول عرب و عجم، فاتح نجدیت و مرزائیت، شمشیرِ بے نیام
 مناظرِ سلام، ضیائے ملت، فخرِ اہلسنت حضرت مولانا
 علامہ الحاج محمد ضریا اللہ قادری اشرفی
 ابوالحامد پیر سیالکوٹی علیہ الرحمۃ

کی مدلل تقریروں کی محققانہ تصنیف

مدلل خطبات

ملنے کا پتہ

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ
 فون نمبرز ۰۲۳۲-۰۸۱۰۰۸-۵۸۶۶۷۳

علامہ الحاج ابوالحسن محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کسی یادگار تصانیف



الانوار المحمدیہ گیارہویں شریف ختم نمبر کا



فقہ وہابیہ

ہاتھ پاؤں
چومنے کا ثبوت

وہابی مذہب

اہل سنت و جماعت
کون ہیں؟

وہابیت
کا پوسٹ مارٹم

قصر
وہابیت پر

خلفاء ثلاثہ اور
اہلیت کے تعلقات
اور رشتہ داریاں

الوہابیت

میلادِ مصطفیٰ

وہابی توحید

فرقہ ناجیہ

وہابیت و
مرزائیت

فضائل
صحابہ کبار



مرزا قادیانی
کی حقیقت
عقائد وہابیہ

تبلیغی جماعت سے
اختلافات کیوں؟

مدلل
خطبات

سیرت
غوث الثقلین

نجد سے قادیان
برآستہ دیوبند

علماء اہلحدیث
کے نام کھلا خط

قادری کتب خانہ تحفیل بازار سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی بلازہ چوک علامہ اقبال سائیکل

0336 8678692